تحقیقِ جمیل
لزومِ کفرِ اسماعیل

مصنفہ

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی

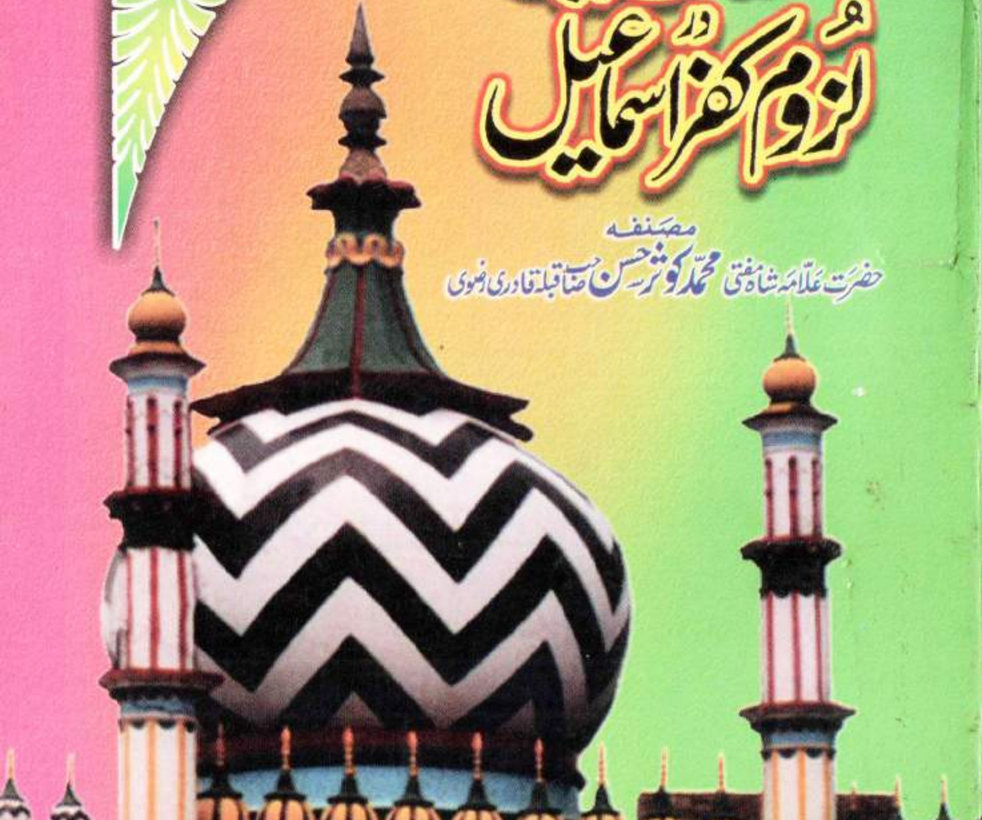

رضا اکیڈمی ممبئی
۲۶، رنمبر کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

۷۸۶

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے

اس مبارک رسالہ میں محقق ممدوح دام ظلہ العالی نے اکابر اہلسنت علیہم الرحمۃ والرضوان کے ان کلمات طیبات کو جلوہ دیا جن کی تجلیات سے یہ حقیقت ظاہر و روشن ہے کہ امام وہابیہ ہند اسماعیل دہلوی کے اقوال کفر لزومی ہیں متبین فی الکفر ہیں لہذا اسماعیل دہلوی کا لزوم کفر اور بد دینی یقیناً ثابت ہے اور باتفاق علمائے اہلسنت اسماعیل دہلوی کے گمراہ ہونے میں شک نہیں۔ ہاں اس کی تکفیر میں علمائے اہلسنت کا اختلاف ہے تفصیل کے لیے بوستانِ

تحقیقِ جمیل
در
لزومِ کفرِ اسماعیل

کی سیر کا قصد کیجیے جس کی بہاریں اہلسنت کے مشام جاں کو معطر کرتی اور تشنہ ظلمت کے مارے پر نور ہوش و خرد کی پھوار برساتی ہیں

مصنفہ

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مد ظلہ النورانی
نوری دار الافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام مانا پار بہریا حسین آباد گرنٹ
ضلع بلرام پور۔ یوپی ۲۷۱۶۰۴

خلیفہ

حضور بدر الملۃ والدین حضرت علامہ مفتی شاہ بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

بفیض :۔ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بموقعہ :۔ ۱۵۰/ سالہ جشنِ ولادت امام احمد رضا قدس سرہ

ناشر: رضا اکیڈمی بمبئی

سلسلۂ اشاعت نمبر: ۳۱۰

مشمولات

۱۔ تقدیم ـــــــــ ص۱ تا ص۱۴

حضرت علامہ مفتی اسرار احمد صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی

۲۔ تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل ـــــــــ ص۱۵ تا ص۹۴

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

۳۔ برق تابندہ ـــــــــ ص۹۹ تا ص۱۱۳

مولانا غلام رسول نوری

تصدیقات ـــــــــ ص۹۵

۱۔ زیب و زینت علم و فن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ نوری

۲۔ حضرت علامہ مولینا مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی

تاریخ تصنیف ـــــــــ ۱۸/ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ روز شنبہ مطابق ۶/ اکتوبر ۲۰۰۱ء

سن اشاعت بار اوّل ـــــــــ ۱۴۲۳ھ

ضروری اعلان

"اُطیب البیان" جسکی اشاعت رضا اکیڈمی ممبئی کیطرف منسوب و مشہور ہوئی جس کے مقدمہ میں سرکار اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف جو باتیں شائع ہوگئیں اسکی ہم سخت تردید کرتے ہیں اور اسکے باقاعدہ رد کیلئے حضرت علامہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب رضوی کی تالیف تحقیقِ جمیل در لزوم کفرِ اسمٰعیل شائع کرتے ہیں۔

اسیر مفتی اعظم ہند

سعید نوری

تقدیم

از ــــــ حضرت علامہ مفتی **اسرار احمد** صاحب قبلہ مدظلہ العالی

۷۸۶

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ الفخیم۔

سیف اللہ المسلول مولانا المحقق معین الحق **فضل الرسول** قدس سرہ جن کی حمایتِ حق و نکایت باطل کا چرچا چار دانگ عالم میں پھیلا ـــــــــــــ ماہر منطق و فلسفہ علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے تقریظ "معتقد منتقد" میں جن کی جلالت علمی کا خطبہ پڑھا بلکہ حمایت سنیت و ردِّ وہابیت میں جن کی اصابتِ رائے کا لوہا مانا ـــــــــــ جنہوں نے امام وہابیۂ ہند اسماعیل دہلوی کی گمراہی و بے دینی کے خلاف متعدد تحریرات لکھیں اور دوٹوک رد فرمایا ـــــــــــ یہاں تک کہ کتاب مستطاب "سیف الجبار المسلول علی الاعداء للابرار" میں علامہ خیر آبادی کی جانب سے تکفیر دہلوی پر مشتمل خلاصہ فتویٰ بیان فرمایا ـــــــــــ اور اس کے آخر میں یہ تک ذکر فرمایا کہ

> مہریں و دستخط اکثر اعلام کی اس پر ثبت ہوئیں۔ (سیف الجبار ص ۶۰)

مگر بایں ہمہ **حضرت ممدوح** نے خود **دہلوی** پر **فتوائے کفر** نہیں دیا رہا جن علمائے اہلسنت نے دہلوی کی تکفیر کی ان کے فتوے کو بیان

فرمانا تو یہ **نقل تکفیر** ہے تکفیر نہیں اور اس سے غایت مقصود **امام وہابیہ** کا **رد** ہے ——— جیساکہ خود علامہ بدایونی قدس سرہٗ نے دوسرے باب میں فرمایا

> کتاب التوحید صغیر پہلے دن مکہ معظمہ میں گئی کہ علماء مکہ نے اس کا رد لکھا اور تفویۃ الایمان گویا اسی کا ترجمہ و شرح ہے۔ راقم اسی کا ترجمہ لکھ کر بعد بڑھانے لفظ فائدے کے اشارہ کردے گا کہ تفویۃ الایمان میں بھی یوں ہی لکھا ہے اس کے بعد **نقل** کرے گا کلام علمائے مکہ کا کہ دونوں کے **رد** کے واسطے کافی ہو۔ (سیف الجبار ص ۶۹)

علامہ بدایونی قدس سرہٗ اگر دہلوی کے کفر کو التزامی جانتے اور دہلوی کو کافر کلامی مانتے تو "سیف الجبار" میں انھیں خود دہلوی کی تکفیر جزمی حتمی کرنے سے کیا مانع تھا خصوصًا اس صورت میں کہ امام وہابیہ کا رد اور ضلالت وہابیت کی نقاب کشائی ہی سیف الجبار کا موضوع و مقصود ہے۔ یہ مقصود دوسروں کی تکفیر نقل کرنے سے جیسا حاصل ہے خود تکفیر کرنے سے اور بڑھ کر حاصل تھا ——— یعنی دہلوی اگر علامہ بدایونی قدس سرہٗ کے نزدیک کافر کلامی ہوتا تو اس کی تکفیر جزمی حتمی سے بڑھ کر علامہ بدایونی کی طرف سے اس کا اور رد کیا ہوسکتا تھا ———

——— پھر "المعتقد المنتقد" جو خاص بحث عقائد میں ہے اس میں جگہ جگہ علامہ بدایونی قدس سرہٗ دہلوی کے اقوال و عقائد کی شناعت، ضلالت، کفریت آشکارا کرتے ہیں۔ خود اس پر بیان حکم میں اسے **مخالف اہل سنت** یعنی **گمراہ** بھی کہتے ہیں مگر اس کے کسی قول

عقیدہ پر اسے خود **کافر نہیں** کہتے ــــــــ جیسا کہ اس کا نہایت مفید و جامع اور با معنیٰ و واضح بیان کتاب مستطاب "**تحقیق جمیل**" میں ہے

تو معلوم ہوا کہ دہلوی پر دیگر علماء کی تکفیر نقل کرنے پر اکتفا کرنا علامہ بدایونی قدس سرہٗ کی طرف سے دہلوی کا شدید **رد** تو ہے مگر وہ خود دہلوی کی تکفیر کے قائل نہیں ــــــ

دہلوی پر احکام تکفیر علامہ بدایونی قدس سرہٗ نے "سیف الجبار" میں اور بھی **نقل** فرمائے ہیں ــــــ چنانچہ "صراط دہلوی" میں اس کے پیر کے متعلق جو لکھا تھا اس کا خلاصہ نقل کر کے فرماتے ہیں

> دیکھو کہ اس کلام میں کیسی کیسی خرابیاں بھری ہیں پہلے سید احمد کو لکھا کہ "کمال مشابہت پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے مخلوق کیے گیے تھے اس سبب سے بے علم رہے" (سیف الجبار ص ۵۲)

پھر اس پر رد کرتے اور تکفیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"ــــ استغفر اللہ استغفر اللہ یہ کیا جرأت و بے ادبی ہے خدا پناہ میں رکھے ایسی گمراہی سے ــــــــــــــــ

شفائے قاضی عیاض وغیرہ معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ کسی کو اس کی برائی کے واسطے تشبیہ دینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس بات میں کہ ان پر دنیا میں جائز تھی بہت برا ہے اور مرتبۂ نبوت اور رسالت کی بے توقیری اور

بے تعظیمی ہے اُمی ہونا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور بڑی فضیلت تھی۔ سوائے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سب کے حق میں عیب ہے کہ سبب ہے جہالت کا ـــــ اوروں کے حال کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال سے کیا نسبت ـــ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شق قلب سبب ہوا کمال کا ـــ دوسروں کو سبب ہے ہلاک کا ـــ اس کلام میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیر واہانت ہے اور لوگوں نے ایسے کلام کرنے والے کو کافر بھی کہا ہے اور حکم کیا ہے قتل کا ـــ یہ سب تفصیل شفا کی وجہ خامس اور وجہ سابع میں مذکور ہے۔" (سیف الجبار صـ۵۲، ۵۳)

پھر دوسری خرابی کے عنوان سے فرماتے ہیں ـــــــ

دوسری خرابی لکھا کہ ـــ "ایک مقام والوں کو احکام شرعیہ بے واسطہ پیغمبروں کے وحی باطنی سے معلوم ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو پیغمبروں کا شاگرد بھی کہہ سکتے ہیں ـــ اور پیغمبروں کا ہم استاذ بھی ـــ اور ان کا علم بعینہ پیغمبروں کا علم ہے مگر ظاہری وحی سے یعنی جبریل کے واسطے سے نہیں ملا۔ اور ان کو پیغمبروں کی سی عصمت بھی ملتی ہے۔" (سیف الجبار صـ۵۳)

اس کے رد میں بطور **نقل** فقہائے کرام کا فتوائے تکفیر دکھاتے ہوئے فرماتے ہیں

"دیکھو کیسا بے پردہ دعویٰ ہے پیغمبری کا ——————

—— دیکھو کہ شیعہ جو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ اور ان کی بعض اولاد کرام کو معصوم کہتے ہیں تمام اہلسنت اول سے آخر تک کیسا ان پر طعن کرتے ہیں اور جو شیعہ کی تکفیر کرتے ہیں ایک سبب یہ بھی لکھتے ہیں کہ وہ غیر نبی کو معصوم کہتے ہیں۔ واہ حضرت مرتضیٰ علی کے معصوم ہونے میں یہ کلام —— اور سید احمد معصوم صاحب وحی باطنی ہوں اور ہم استاذ پیغمبر کے۔ پھر اس دعویٰ کرنے والے کو جو شیعہ سے اچھا سمجھے وہ سنی نہیں ہے بلکہ نرا بے دین اور ختم نبوت کے معنیٰ کا منکر[ع۵] ہے"۔ (سیف الجبار صد ۵۳)

پھر تیسری خرابی کے تحت فرماتے ہیں ——————

تیسرے لکھا کہ —— "ایک مقام والوں کو مکالمہ اور مسامرہ کا خلعت ملتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتے ہیں" —————— اور لکھا کہ —————— "گاہے کلام حقیقی میشود" —————— اور خاص سید احمد کے حال میں لکھا کہ —————— "خدا سے یوں پوچھا اُس طرف سے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر یہ حکم ہوا" —————— (سیف الجبار صد ۵۳، ۵۴)

ع۵ مخفی نہ رہے کہ یہ الزام ہے جیسا کہ "سل السیوف صد ۱۱" میں الدر الثمین شاہ ولی اللہ صاحب مطبع احمدی صد ۵۴ کے حوالہ سے ہے "الامام عندھم ھو المعصوم المفروض طاعتہ الموحی الیہ وحیا باطنیا وھذا ھو معنی النبی فمذھبھم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحھم اللہ تعالیٰ ترجمہ:۔ رافضیوں کے نزدیک امام وہ ہے کہ معصوم اور اس کی اطاعت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہے اور یہی معنیٰ نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ ان کا بُرا کرے" —————— ۱۲ منہ

اس کے رد میں حکم تکفیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اور حال یہ کہ اہلسنت کے عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مکالمۂ شفاہی و حقیقی کا دعویٰ کرنا کفر ہے ——— شرح عقائد جلالی میں لکھا ہے والظاھر ان التکفیر فی المسئلة المذکورة بناء علی دعوی المکالمة شفاھا فانه منصب النبوة بل اعلی مراتبھا وفیه مخالفة ماھو فی ضروریات الدین وھو انه علیه السلام خاتم النبیین علیه افضل صلوٰة المصلین یعنی جو دعویٰ کرے کہ میں اللہ کو دیکھتا ہوں دنیا میں ——— اور اللہ مجھ سے باتیں کرتا ہے بالمشافہہ ——— اس کو کافر کہنا اسی سبب سے ہے کہ خدا سے باتیں کرنے کا بالمشافہہ ——— دعویٰ کیا ——— کیوں کہ یہ منصب پیغمبری کا ہے ——— بلکہ پیغمبری کے مرتبوں میں سے بہت بڑا مرتبہ ہے اور اس میں مخالفت ہے اُس بات کی کہ ضروریات دین سے ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ہے۔ شفا میں بیان کلمات کفر میں لکھا ہے وکذلك من ادعی مجالسة اللہ تعالیٰ ومکالمتهٗ" (سیف الجبار ص۵۴)

پھر فرمایا

"الغرض اس طرح کی **بے دینیاں** اُس کتاب میں اول سے آخر تک بہت بھری ہوئی ہیں طول کے لحاظ سے ان تین باتوں پر کفایت

کی ۔ بے دینی و گمراہی کے واسطے ایک عقیدے کا فاسد ہونا کافی

ہے"۔ (سیف الجبار ص۵۴)

یعنی دہلوی بکواسوں کو صرف **بے دینی و گمراہی** قرار دیا **کفر صریح نہیں** فرمایا

اور نہ ہی ان بکواسوں پر خود دہلوی کی تکفیر کی بلکہ صاف صریح فرمایا

"یہ سب ایک قسم کی بے دینی ہے یعنی **خلاف** عقائد **اہلسنت** کے" (سیف الجبار ص۵۴)

علامہ بدایونی قدس سرہ کے ان واضح بیانات سے یہ بات اور بھی ظاہر و واضح ہوجاتی ہے

کہ دہلوی گمراہ ہے۔ بے دین ہے۔ اہلسنت سے خارج، اہلسنت کا مخالف ہے ——

—— مگر اس کا کفر **التزامی نہیں** لہٰذا علامہ بدایونی نے خود اس کی تکفیر نہیں

فرمائی ——

حضرت علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی علیہ الرحمۃ والرضوان، حضرت تاج الفحول

علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی قدس سرہٗ کے شاگرد رشید ہیں —— قاضی

صاحب نے امام اہلسنت قدس سرہٗ کو تمام باطل پرستوں، دین وسنیت کی بیخ کنی کرنے

والے تمام گمراہوں، مرتدوں کے خلاف بلاخوف لومۃ لائم بر سر پیکار دیکھا ——

—— اپنے نفع وضرر سے بے غرض، اپنے آرام سے بے نیاز خود کو حمایت دین و

نکایت مفسدین پر وقف کر دینے والا پایا —— تو خالص لوجہ اللہ دینی

درد کے جذبے سے امام اہلسنت قدس سرہٗ کی حمایت و اعانت میں سرگرم عمل

ہوئے ——

دہلوی کے متعلق مسلک تفضیل و عدم تکفیر میں قاضی صاحب نے امام اہلسنت

قدس سرہٗ کی جو موافقت بلکہ اس مسلک کی حمایت واشاعت فرمائی جس کی تفصیل کتاب مستطاب "تحقیق جمیل" میں ہے یہ سب محض اتباع امام یا کسی مذموم یا بے معنیٰ جذبہ کی کارفرمائی نہ تھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ "سیف الجبار" المعتقد المنتقد، کوکبۂ شہابیہ اور سل السیوف" وغیرہ کتب ردّ وہابیہ کو بنظر انصاف دیکھنے والے ہر شخص پر دہلوی اور اس کے کفریات کی یہی حالت منکشف ہوگی ــــــــ

قاضی صاحب ممدوح نے بھی "سیف الجبار" وغیرہ سے اپنے جد علمی و روحانی حضرت علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہٗ کا دہلوی سے متعلق وہی مسلک جانا جو امامِ اہلسنت قدس سرہٗ کا ہے اور اسے احتیاط و تحقیق کے موافق پایا ــــــــ لہٰذا اس کی تائید وحمایت بلکہ نشر واشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ــــــــ

ــــــــ ورنہ یہی قاضی صاحب ممدوح ہیں جنہوں نے فرعی مسئلہ میں امام اہلسنت اور حضرت علامہ فضل رسول بدایونی یا حضرت تاج الفحول علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی قدست اسرارہم کے ارشادات واحکام میں تعارض سمجھا تو برملا استفسار فرمایا ــــــــ اور امام اہلسنت سے دافع تعارض جواب شافی پایا جس کی نظیریں العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ دوازدہم ص ۱۶۳، ۱۶۴ میں شرح کلام علماء کے زیر عنوان موجود ومطبوع ہیں۔

اس استفسار میں بھی حق اور دین قاضی صاحب ممدوح کے پیش نظر تھا ــــــــ یہ استفسار اُن جاہلانِ بے خرد کی طرح نہ تھا جو "تحقیق الفتویٰ" کو آڑ بنا کر مسلک امام اہلسنت پر ــــــــ نہیں نہیں

بلکہ ــــــــ ہزار ہا ائمۂ دین **محتاطین متکلمین** کے مسلک

احوط وانسب پر حملہ کرتے ــــــــ اس میں طرح طرح سے اپنی جہالت و

بلادت کا مظاہرہ کرتے ــــــــ اور شدید سے شدید مہلکے میں

گرتے پڑتے ہیں ــــــــ اور پھر خود کو سنی کہتے اور دعویٰ علم و دیانت

کرتے نہیں شرماتے ــــــــ کیا دیکھتے نہیں کہ دہلوی فتنہ کے رونما ہونے پر

علامہ خیر آبادی علیہ الرحمۃ اسی "تحقیق الفتویٰ" میں اہل ایمان کی حالت کیا بیان

فرماتے ہیں

"جب قائل مذکور کی اس گفتگو (اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے الخ)

سے حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

شان میں اس کا دلی عقیدہ ظاہر ہوا اور مخلص ایمان داروں کے

دلوں میں اس کے ایمان کے بارے میں شبہہ واقع ہو گیا"۔ (تحقیق الفتویٰ ص۱۶۲)

یعنی دہلوی کفریہ کو سن کر دہلوی، اہل ایمان کی نظروں میں مشکوک ہو گیا ــــــــ

ــــــــ اہلِ ایمان اسے مومن نہیں کہہ پاتے تھے اور ظاہر ہے کہ کافر بھی نہیں کہہ پاتے تھے

کہ شک استوائے طرفین کو کہتے ہیں اور پھر ایسے لوگوں کو علامہ خیر آبادی نہ صرف مسلمان بلکہ

مخلص ایماندار فرماتے ہیں

لفظ التزام کا شور بے معنیٰ برپا کرنے والوں سے کیا کہوں ــــــــ لزوم و

التزام میں امتیاز، تبین و تعین میں فرق، واقفان معانی صاحبان بصیرت کا حصہ ہے

ظاہر و مشاہد کو دیکھنے میں جن کی بصارت ناکارہ اور کل سرمایہ جن کا تقلید کورانہ ہے

وہ کسی بولی میں تاویل بعید ابعد، احتمال ضیعف اضعف نہ جانیں تو اس سے انقلابِ ماہیت نہ ہو جائے گا ـــــــ اور ظاہر و متبین، ظہور و تبین سے نکل کر صریح و متعین نہ ہو جائیں گے

کور چشموں کا عصائے تخمینہ "تحقیق الفتویٰ" مترجم میں ہر کہ در کفر او شک آرد الخ کے اردو ترجمہ پر تو پڑتا ہے مگر دہلوی عبارات پر وہ کس طرح سے آیا ٹٹولتے پھرتے ہیں کچھ پتہ نہیں چلتا ـــــــ سچی طلب حق، قدر دین، فکر آخرت تو ہے نہیں کہ راہ پائیں ـــــــ گمراہانہ استفسار تاویل سے باز آئیں ـــــــ اعتراض کفر مآل سے ہاتھ اٹھائیں ـــــــ اپنے عدم علم احتمال کو عدم احتمال کی دلیل نہ بنائیں ـــــــ چشم انصاف وا کریں تو خاص مقام حکم میں دیکھیں ـــــــ

"بر استخفاف اشتمال و دلالت دارد" ـ مختصرًا (تحقیق الفتویٰ بحوالہ سیف الجبار ص۶)

اگر الصریح یفوق الدلالۃ حقیقت بلا ارتیاب ہے تو اس دلالت کے لیے الدلالۃ دون الصراحۃ کی تسلیم میں کیا پیچ و تاب ہے ـــــــ نیز اسی مقام میں

"تاویلات دور از کار" (تحقیق الفتویٰ بحوالہ سیف الجبار ص۶)

پر نظر ڈالیں کہ دہلوی عبارات میں تاویل بعید ابعد احتمال ضعیف اضعف کی گنجائش کا پتہ دیتا ہے ورنہ متعین کو تاویلات دور از کار سے کیا علاقہ؟ الموت الاحمر میں فرمایا

"**مقدمہ ۱** ـ تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر کما فی منتھی السؤل و فصول البدائع و غیرھما ـــ ثالث حقیقۃً تاویل نہیں تحویل ہے باعتبار زعم مرتکب یا تجریدًا اس پر بھی اطلاق ہے

قول علماء لا یقبل التاویل فی الضروری میں ضروریہی

مراد کہ ضروری میں غیر متعذر متعذر یہی معنی تاویل متعین میں متعین۔

ورنہ متعین نہ ہو ہاں متبین میں سب قسمیں ممکن"۔ (الموت الاحمر ص۲۷)

حکم "تحقیق الفتویٰ" اور کف لسان امام اہلسنت سے دفع تعارض غایت یہ کہ ایک سوال تھا

جس کی حقیقت کسی صحیح العقیدہ مسلمان سنی کے لیے **وسوسہ** سے زیادہ نہیں ہوسکتی تھی

اس پر یہ طومار باندھنا اور اپنے پاؤں میں تیشہ زنی کو ______ عرب وعجم کے

معتمد ______ امام مستند ______ یادگار سلف ______

حجۃ خلف ______ وارث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم

______ معجزۂ رحمۃ للعلمین ______ ظل صداقت صدیقی

______ پرتو جلالت فاروقی ______ عکس لینت عثمانی

______ لمعۂ شجاعت مرتضوی ______ اعلیحضرت

عظیم البرکت مجدد دین وملت ______ عالم یکتا، حقیقت رسا، علامۂ زمن،

باطل شکن ______ شاہ احمد رضا ______ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ وعنا ارضاہ ______ پر منہ آنا ______ یہ علم ہے؟ ______

دین ہے؟ ______ دیانت ہے؟ ______ یا جہالت وحماقت ہے

______ بددینی وبد مذہبی ہے ______ غوایت و

ضلالت ہے ___

انتخاب صاحب اور ان کے ہم نوا، ہم صدا، ہم خیال یا نظائر وامثال اب بھی

نظر انصاف سے کام لیں ہوا کی تقلید کورانہ چھوڑیں ــــــ ظلمت کے دلدل سے نکلنے اور اپنا دین سنبھالنے کی فکر کریں ــــــ

مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَالَہٗ مِنْ نُّوْرٍ (پ ۱۸ ع ۱۲) — جسے اللہ نور نہ دے اس کے لیے کہیں نور نہیں ـ سے ڈریں تو

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (پ ۳ ع ۲) — اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے ـ کی تجلی کا ظہور ہو اور

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (پ ۲۱ ع ۳) — اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے ـ کا مژدہ ملے

دہلوی کے اقوال کفر متبین ہیں لزومی ہیں ــــــ یہ حق وحقیقت ہے اکابر علمائے اہلسنت اسی کے موافق حتیٰ کہ "تحقیق الفتویٰ" اسی پر ناطق ــــــ لہٰذا باجماع علماء سنت دہلوی کی ضلالت و بددینی یقینی ہے ہاں اس کی تکفیر سے کف لسان بلاشبہہ مسلک کلامی ہے

حضرت استاذ محترم علامہ شاہ مفتی **کوثر حسن** صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی نے "**تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل**" میں نہایت سلیس و بامعنی اور محققانہ پیرایہ میں اسے تحریر فرمایا ہے ــــــ ساتھ ہی ساتھ ضمناً کئی علمی و دینی مسائل بھی بڑی نفاست و دقیقہ سنجی سے بیان فرمائے ہیں جو حضرت

موصوف ہی کا حصہ ہے ـــــــ عربی عبارات کا ترجمہ شرعی نزاکتوں، لطافتوں سے جیسا آراستہ ہے بایں ہمہ سلاست و فصاحت سے بھی لبریز ہے ـــــــ اہل علم طالبان علم اور صاحبانِ ذوق سلیم کے لیے نہایت قابل دید بلکہ گوہر نایاب ہے۔ مثلاً روشن و تاریک ـــــ، حق کی دو صفتیں نہیں بلکہ حق صرف اور صرف روشن و منور ہے ہاں تاریکی قلوب و اذہان پر چھا جاتی ہے تو حق روشن نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے "معتقد منتقد" پر علامہ خیر آبادی کی تقریظ میں

ـــ " قد فصح بها فرق الفرق بين العقائد الحقة الدينية وبين اباطيل الفرق الدنية "۔ (معتقد منتقد ص۳)

کی تعبیر اس لطافت کی حامل تھی ترجمہ میں بھی بالقصد ملحوظ رہی اور حضرت ممدوح دام ظلہ العالی نے اس کا یہ ترجمہ فرمایا

ـــ " دین کے سچے عقیدوں اور رذیل فرقوں کی بکواس میں جو روشن فرق ہے اس رسالے سے واضح ہو گیا"۔ (تحقیق جمیل ص۲۴)

یا پھر یہ ترجمہ فرمایا

" ـــ اس رسالے سے دین کے برحق عقیدوں اور رذیل فرقوں کی باطل باتوں کے درمیان قائم خط امتیاز کی ضیا چمک اٹھی"۔ (تحقیق جمیل ص۲۳)

خطبۂ علامہ خیر آبادی میں لفظ " الام" کی شرح معنیٰ میں الامر یا الأم کسی طرح خیال میں نہیں آتا جبکہ المعتقد کے ایک نسخۂ ترکیہ اور رضا اکیڈمی کے نسخۂ جدیدہ دونوں کے حاشیۂ "المستند المعتمد" میں الام اور الأم ہی ہے ان دو کے علاوہ اور کوئی قدیم نسخہ نہیں

بہ تقاضائے محل ومقام اسے اَللّاٰمُ (مصدر) اور خطبہ میں مذکور لفظ اَلْاٰمْ کو اسی کا اسم تفضیل ہونا چاہیے جیسا کہ حضرت استاذ محترم نے یہی لحاظ فرمایا اور اس کا نہایت جامع ومعنی خیز ترجمہ "مصلح اعظم وقت"ؐ فرمایا

اس پوری تحریر نفیس کو دیکھنے سے میں نے شرف حاصل کیا اور اسے **حق وصواب** پایا "تحقیق جمیل" کو مولیٰ تعالیٰ حق کے متلاشیوں کے لیے منارۂ نور اور فتنہ وکجی کے دلدادوں کے لیے حسرت وعذاب کرے۔ اور ہمیں حضرت مصنف جیسے اپنے برگزیدہ بندوں کے برکات انفاس سے دوجہان میں بہرہ ور فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین بجاہ حبیبک رحمۃ للعلمین صل وسلم وبارک علیہ وعلی الہ وصحبہ وحزبہ وابنہ اجمعین الیٰ یوم الدین واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

اسرار احمد نوری

نوری دار الافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام ماناپار بہریا

ڈاکخانہ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور (یوپی) ۲۷۱۶۰۴

۱۹ شوال المکرم ۱۴۲۲ھ مطابق ۴ جنوری ۲۰۰۲ء جمعہ مبارکہ

ؐ تحقیق جمیل ص ۲۲

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدد　　یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ المدد

یا غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ المدد　　مسلک اعلیٰحضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) زندہ باد

۱۸ رجمادی الآخرہ ۱۴۲۲ھ ۷ ستمبر ۲۰۰۱ء

محترم مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نوری دارالافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدرالاسلام بہریا۔ حسین آباد، ضلع بلرامپور (یوپی)　　السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و فقہائے عظام مسئلہ ذیل میں کہ زید کہتا ہے کہ علامہ فضل حق خیرآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسمٰعیل دہلوی کو شفاعت کا انکار کرنے کی بناپر کفر کا فتویٰ دیا۔ بحوالہ "اس بیہودہ کلام کا قائل از روئے شریعت کافر اور بے دین ہے اور ہرگز مسلمان نہیں ہے اور شرعاً اس کا حکم قتل اور کفر ہے۔ جو شخص اس کے کفر میں شک و تردد لائے یا اس استخفاف کو معمولی جانے کافر و بے دین ہے اور نا مسلمان و لعین ہے"۔ (تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ۔ صفحہ ۲۴۷۔ افادات: امام حکمت و کلام علامہ محمد فضل حق خیرآبادی قدس سرہ العزیز ٭ ترجمہ و تحقیق: محقق عصر مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ، لاہور، پاکستان ٭ ناشر اول: شاہ عبدالحق محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اکیڈمی۔ دارالعلوم مظہریہ امدادیہ (بندیال) (سرگودھا۔ پاکستان) ٭ ناشر دوم: دائرۃ المعارف الامجدیہ۔ قادری منزل، گھوسی، اعظم گڈھ یوپی) جو کفر التزامی کے اعتبار سے ہے۔ اس کے برعکس (امام) احمد رضا بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا۔ "عرض: اسمٰعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیئے؟" "ارشاد: میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے۔ اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں"۔ (الملفوظ کامل حصہ اول صفحہ ۱۱۴۔ تصنیف اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں

فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ، مؤلفہ ومرتبہ : حضور مفتیٔ اعظم ہند علامہ مصطفےٰ رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ - ناشر : قادری کتاب گھر۔ نزد نو محلہ مسجد، بریلی شریف، یو پی) نیز فرمایا "علمائے محتاطین انہیں (اسماعیل دہلوی اور اس کے متبعین کو) کافر نہ کہیں " (تمہید ایمان صہ۴۲ مؤلفہ : اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز ناشر مکتبہ جام نور ۴۲۲، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶)

اور زید لکھتا ہے کہ "اسماعیل دہلوی کا کفر، کفر التزامی ہے۔ جو اس کی تکفیر نہ کرے یا اس تکفیر کو نہ مانے تو وہ تکفیر نہ کرنے یا نہ ماننے کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہے "۔

نیز زید لکھتا ہے کہ "اسماعیل دہلوی جیسے گستاخ رسول کو اکابرین اہلسنت نے کافر اور واجب القتل لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اسماعیل دہلوی کے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (امام) احمد رضا بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اسماعیل دہلوی کی تکفیر نہ کرکے جیسا کہ تمہید ایمان و الملفوظ سے ظاہر ہے اپنا ایمان سے رشتہ توڑ لیا ہے " (معاذ اللہ) —— مذکورہ بالا اعتراضات و بیانات کا آپ مدلل اور مفصل مع حوالجات شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب بیان فرمائیں۔ نیز یہ بھی بیان فرمائیں کہ زید پر احکام شرعیہ کیا ہوں گے ؟

آپ سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ جلد سے جلد جواب بیان فرما کر عند اللہ ماجور ہوں بینوا توجروا

المستفتی

صدر و اراکین انجمن رضائے حبیب A-12/2622/2، ہرائی اسٹریٹ، نزد ہرائی مسجد رندر پورا، سورت - 395002، گجرات

الجواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَنَارَ مَنَارَ اَنۡوَارِ الدِّیۡنِ بِجَمَالِ فَضۡلِ رَسُوۡلٍ مُّبِیۡنٍ

ساری خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے فضل رسول کے جمال روشن سے دین کے منارۂ نور روشن

فَلَاحَ فَلَاحُ الۡمُسۡتَرۡشِدِیۡنَ وَاَعۡلٰی اَعۡلَامَ مَعَالِمِ الۡیَقِیۡنِ بِجَلَالِ نَقِیٍّ

فرمائے تو طالبان ہدایت کی کامیابی کا ستارہ چمک اٹھا اور نقی علی (بلند رتبہ پاکیزہ محبوب) کی عظمت با تمکین

عَلِیٍّ مَّکِیۡنٍ فَسُدَّ فَسَادُ الۡمُفۡسِدِیۡنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ

سے سرچشمہائے یقین کے جھنڈے بلند فرمائے تو فساد انگیزوں کی راہ فساد مسدود ہوگئی۔ اللہ پاک

وَابۡنِہٖ وَحِزۡبِہٖ وَعِیَالِہٖ قَدۡرَ حُسۡنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَجَاھِہٖ وَجَلَالِہٖ وَجُوۡدِہٖ

اس محبوب پر اور ان کے آل واصحاب وفرزند وگروہ وعیال پر تاقیامت ان کے حسن وجمال ووجاہت و

وَنَوَالِہٖ وَجَدَاہُ وَاِفۡضَالِہٖۤ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ وَعَلَیۡنَا بِہِمۡ وَفِیۡہِمۡ وَلَہُمۡ

عزت وجود وکرم ونوازش واحسان کے برابر رحمت اتارے اور ان نفوس قدسیہ کے ساتھ انہیں کے جھرمٹ میں

یَآ اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ اٰمِیۡن ۝

انہیں کے صدقے ہم پر بھی۔ اے ارحم الراحمین ایسا ہی کر۔

مستفتیان اہلسنّت وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رب عزّوجلّ فرماتا ہے

فَبَشِّرۡ عِبَادِ ۝ الَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَہٗ ؕ اُولٰٓئِکَ

خوشخبری دو میرے ان بندوں کو جو کان لگاکر بات سنتے پھر سب میں بہتر

ع ے یہ خطبہ امام اہلسنّت قدس سرہ کے خطبۂ "المستند المعتمد" سے تبرکاً اقتباس ہے۔ ۱۲ منہ

اَلَّذِیْنَ ھَدٰىھُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ ھُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (پ۲۳ ع۱۶)	کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور یہی عقل والے ہیں۔

ہماری کیا حقیقت ہے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ مخالفین کے چند طریقے رہے

پہلا طریقہ سرے سے بات نہ سُننا

لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ (پ۲۴ ع۱)	یہ قرآن سنو ہی نہیں اور اس میں غلبل کرو شاید تم غالب آؤ۔

دوسرا طریقہ سُن کر دشمنی میں جھٹلا دینا

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ (پ۲۲ ع۱۹)	تم تو نہیں مگر جھوٹے۔

تیسرا طریقہ اعلان حق میں کوئی غرض و مطلب بتانا

اِنَّ ھٰذَا الشَّیْءُ یُّرَادُ ۝ (پ۲۳ ع۱)	اس میں تو ضرور کچھ مطلب ہے۔

چوتھا طریقہ باطل کے ذریعہ حق کی مخالفت اور حق کا مقابلہ کرنا

وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَمَآ اُنْذِرُوْا ھُزُوًا ۝ (پ۱۵ ع۲)	کافر باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں کہ اس سے حق کو زائل کردیں اور انھوں نے میری آیتوں اور ڈراووں کو ہنسی بنالیا ہے۔

مسلمان پر فرض ہے کہ ان سب باطل طریقوں سے پرہیز کرے اور دور رہے اور اس طریقہ پر عمل پیرا ہو جو رب عزّوجلّ نے پہلی آیت بشارت میں بتایا۔ ہر تعصب و طرفداری

سے خالی الذہن ہوکر کان لگا کر بات سُنے جو حق پائے دل نشین کرلے تاکہ بارگاہِ ربُّ العزت سے ہدایت کا دانشمندی کا خطاب ملے۔

صاحب تحقیق الفتویٰ علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ نے جنہیں زید بے قید بے بصارت اپنے مدّعائے باطل کے لیے براہِ غلط بطور جہالت اپنا مُستند بنائے ہوئے ہے۔ کتاب مستطاب ''المعتقد المنتقد'' ۱۲۷۰ھ پر جو تقریظ لکھی اس تقریظ میں مؤلّف کتاب سیف مسلول حضرت علّامہ مولانا فضل رسول بدایونی قدس سرّہ النّورانی کو

مولانا الاودع الاروع الاورع (معتقد منتقد صا، ۲ ؁)	ہمارے سردار، نہایت باوقار جن کی سیرت و بلندیٔ نظر نیز فضل و کرم و سیادت حیران کُن روزگار شُبہات سے برکنار۔

فرمایا

معاصرت وجہ منافرت ہوتی ہے مگر علامہ بدایونی کا مقام علم و فضل وہ ہے کہ علّامہ خیرآبادی نے انہیں

اَلْفَادِعُ	بلند رتبہ

فرمایا

اَلْمُتَفَرِّعُ	علمائے معاصرین پر فوقیت لے جانے والے

فرمایا

خوف و خشیت ربّانی جو مفتی کے لیے اہم شرائط سے ہے اس سے ان کی تعریف کی اور انہیں

اَلضَّارِعُ الْمُتَضَرِّعُ	خدا سے ڈر کر اس کے حضور جُھکنے گڑگڑانے والے

؁ ''المعتقد المنتقد'' کے تمام حوالجات جدید نسخہ کے مطابق ہیں جسے رضا اکیڈمی نے شائع کیا ہے۔ ۱۲ منہ

فرمایا

ان کی پاکیزہ سیرت اور مشکلات علوم میں تعمّق نظر کو یوں سراہا

ذوالمناقب الثواقب الجلیلة والانظار الثواقب الدقیقة۔	بڑے عمدہ اوصاف کے مالک، فقہ وکلام وغیرہ علوم میں بلند و باریک نظر کے حامل۔

ان کے دائرۂ علم وفضل کی وسعت کو یوں بیان فرمایا

الجامع بین العلوم العقلیة والنقلیة ومعارف الشریعة والحقیقة۔	علوم نقلیہ وفنون عقلیہ کے جامع علوم شریعت وحقیقت کے سنگم۔

ان کی بلند ہمّتی کا یوں نقشہ کھینچا

طَلّاعُ الثّنایا والنّجاد	بڑے بڑے اُمور کا فاتحانہ قصد فرمانے والے۔

پھر فرمایا

ذائع الصیب فی انجاد الحق وفل قرن طلع من النجد فی الاغوار والانجاد (معتقد منتقد ص۲)	حق کی حمایت کرنے اور نجد سے اُبھری سنگت کو ہر نشیب وفراز میں شکست دینے میں جن کی اصابت رائے کا چرچا پھیلا ہوا ہے۔

یعنی حمایت سُنّیت اور ردّ وہابیت میں جن کے نظریے، جن کی رائے کی درستگی کو قبولیت عامّہ حاصل ہوئی اور وہابیہ نے ہر میدان میں ان سے شکست کھائی

پھر متعدد اوصاف گنائے اور فرمایا

العریف العریف الشریف الغطریف	عالم علّامہ ذی شرف، سردار باصفائے

الصفی الحفی	تابندہ ۔

نیز الحصی کہا الحفی فرمایا یعنی بڑے عقلمند اور علوم وفنون خصوصاً فقہ وکلام سے پوری طرح آگاہ، مولانا مولوی فضل رسول قادری حنفی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نیز خود کتاب مستطاب "المعتقد المنتقد" ۱۲۷۰ھ جس کے بارے میں صراحۃً فرمایا

فقد طالعت الرسالۃ ۔ (معتقد منتقد)	بیشک میں نے یہ رسالہ پڑھا ۔

اس کو یوں سراہا

ھی مع وجازتھا جامع لحقائق العقائد دافع لمکائد اھل الحقائد ۔ (معتقد منتقد ص۲)	یہ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود سچے عقیدوں کا خزانہ اور سیاہ باطنوں کے مکروفریب کے لیے تازیانہ ہے ۔

یعنی اہلسنّت کے تمام عقائد حقّہ اس کے دامن میں جلوہ گر ہیں اور عقائد حقّہ کے خلاف باطل پرست جو بھی عیّاری ومکّاری کرتے ہیں ان سب کا رد اس میں موجود ہے ۔ علّامہ خیرآبادی یہ اس وقت فرما رہے ہیں جب کہ " المعتقد المنتقد "کے تمام بیانات آپ کے پیش نظر ہیں چنانچہ آگے صاف صراحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

کلھا تبیان و اصراح للحق الصراح وتبیین لاوضاع الھدیٰ وایضاح ۔ (معتقد منتقد ص۳)	پورا رسالہ حق خالص کا صاف اظہار و بیان اور مقامات رشد و ہدیٰ کی واضح نشاندہی ہے ۔

رسالے کے کلمات میں جو دریائے معانی موجزن ہے جس میں شناوری ہرکس وناکس کے بس کی بات نہیں ـــــــ اس سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرماتے ہیں

طلاع مطالع عباراتها الفصاح لصبح الحق الصابح اصباح وافصاح ولظلام ظلم المبطل کشف وفضاح (معتقد منتقد ص۳)	رسالے کی عباراتِ فصیحہ میں کافی غور و خوض کر کے آگاہی حاصل کرنے والے کی آگاہی حق کے روئے روشن کی نُورانیت کو صاف اُجاگر کر دیتی اور ظلمت باطل کے اندھیر کو رسوا و بے نقاب کر دیتی ہے۔

پھر اہل علم کے لیے المعتقد کی قدر و قیمت و اہمیّت کو واضح کیا چنانچہ فرمایا

وتلائم الکلم التی سردت فیها بالاقتراح الام للقرائح بالهام الحق القراح وکلم وقرح وجرح لمن اجترح الافساد والاستجراح۔ (معتقد منتقد ص۳)	رسالے میں فی البدیہ جو کلمات کہے گیے دلوں میں حق خالص کو جلوہ دے کر اور فساد انگیزوں کو کُچل کر طبائع انسانی کے مُصلح اعظم وقت کا ساتھ دیتے اور قوت بازو بنتے ہیں۔

پھر کہا اور کیا خوب کہا رسالے کے ذریعۂ رُشد و سبب ہدایت ہونے کا کس شان سے اعلان فرمایا

یهتدی بها الضلیل الی سنن اهل السنة السنیة ویرتوی بها الغلیل من شریعة الشریعة البیضاء الهنیة (معتقد منتقد ص۳)	یہ مبارک رسالہ چاہ عمیق ضلالت کے اُفتادہ کو مسلک اہلسُنّت کا منارۂ نور دکھلاتا اور نہایت تشنہ باطن کو شریعت روشن کے خوشگوار چشمہ سے سیراب کرتا ہے۔

پھر فرمایا

قد فصح بھا فرق الفرق بین
العقائد الحقة الدینیة وبین
اباطیل الفرق الدنیة وافتضح
بھا عوار الاعاور الردیة من
المعتزلة والنجدیة (معتقد منتقد ص ۴۰۳)

اس رسالے سے دین کے برحق عقیدوں
اور رذیل فرقوں کی باطل باتوں کے
درمیان قائم خط امتیاز کی ضیا چمک اٹھی
اور رذیل کور دلانِ معتزلہ ونجدیہ کے
معایب مذہب کا پردہ فاش ہوگیا۔

یعنی اس رسالے نے دودھ کا دودھ، پانی کا پانی کر دکھایا اور حق کے روئے روشن پر باطل کا ذرّہ برابر گرد وغبار نہ رہنے دیا۔ باطل کو حق سے صاف جُدا کرکے باطل کی خباثت کو بے نقاب کر دیا۔ آگے فرماتے ہیں

فاذ قد نجد بھا الحق نجودا
ترك كل نجدی منكودا
منجودا بل ھالكا منجودا
(معتقد منتقد ص ۴)

اس لیے کہ حق جب اس سے خوب روشن
ہوگیا تو سارے نجدیہ ایسے سرنگوں
رہ گیے کہ ہاتھ میں کاسۂ گدائی لیے پھرتے
ہیں اور بھیک تک نہیں ملتی، نہیں نہیں
بلکہ نجدیہ سرے سے نیست و نابود اور
تباہ وبرباد ہوکر رہ گیے۔

رسالے کی حق گوئی وبے باکی ایسی ہے کہ

یجد علیھا كل من بغیٰ
وطغیٰ وَجدا۔

جادۂ حق سے برگشتہ ہر سرکش اس
رسالے پر بہت پھنکارے گا۔

اور قلب و رُوح کے لیے ایسا سرد و شیریں چشمہ ہے کہ

ویجد بہا کل من بغی وجد الرشد فیجدہ بہا وجودا

(معتقد منتقد صؔ)

دولت رشد کا ہر طالب اس رسالے کا گرویدہ ہوگا اور اس کی بدولت دولت رشد ضرور پائے گا۔

زید بے چارہ کہتا ہے کہ

"علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ نے اسماعیل دہلوی کو شفاعت کا انکار کرنے کی بنا پر کفر کا فتویٰ دیا"

اور استناد اس عبارت تحقیق الفتویٰ مترجم سے کرتا ہے کہ

"اس بیہودہ کلام کا قائل از رُوئے شریعت کافر و بیدین ہے اور ہرگز مسلمان نہیں اور شرعاً اس کا حکم قتل اور تکفیر ہے جو شخص اس کے کفر میں شک و تردّد لائے یا اس استخفاف کو معمولی جانے کافر و بے دین ہے اور نامسلمان ولعین ہے"

اس کے کس لفظ سے انتساب انکار شفاعت، بحیثیتِ انکار شفاعت، بلحاظ ابتنائے حکم اشد پیدا ہے؟ جسے زید مدار تکفیر دہلوی ٹھہراتا ہے ——— زید کا یہ ڈوبتے کی طرح ہاتھ پیر مارنا بہ بانگ دہل پکار رہا ہے کہ وہ ایک نابینا کی طرح تحقیق الفتویٰ مترجم کے اردو الفاظ میں مدار تکفیر دہلوی ٹٹولتا پھر رہا ہے اور مدار اس کے ہاتھ لگ نہیں رہا ہے، ——— تو جس کے افلاس علم و ناداری فہم کا یہ حال ہے وہ دریائے فقہ و کلام بحر لزوم والتزام میں شناوری کا مدعی بنے؟ ——— یہ منہ اور یہ دعویٰ؟

" المعتقد المنتقد" دیکھے جس کی اور جس کے مصنّف کی مدح میں علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ رطب اللّسان ہیں " المعتقد المنتقد" میں علّامہ بدایونی قدس سرّہ النّورانی نے ایک مقام پر تفویت دہلوی کی بکواس کا کچھ حصّہ نقل کرتے ہوئے لکھا کہ

" کبیر النجدیة فی (تفویة الایمان) مثله سبحانه بسلطان یرحم علی سارق لم یجعل السرقة صنعته بل صدر عنه من شامة النفس وهو نادم علیه خائف لیلا ونهارا ' لکن السلطان نظرا الی قانون السلطنة لایقدر علی العفو عنه بلاسبب لئلا ینتقص قدره حکمه فی قلوب الناس انتهی " (معتقد منتقد ص۹۲)

پھر شفاعت کے بیان میں کچھ زیادہ حصّہ اس کی بکواس کا نقل کیا تو لکھا

" فصرح عمادهم فی (تفویة الایمان) بتمثیل ان السارق ثبت علیه السرقة لکن لیس سارقا علی الدوام ولم یجعل السرقه صنیعه لکنه صار القصور من شامة النفس فهو نادم علیه ویخاف لیلا ونهارا ویضع قانون السلطان علی راسه وعینه ویفهم نفسه من اهل التقصیر ومستوجبا للجزاء ولایطلب جوار امیر و وزیر فرارا من السلطان ولایظهر حمایة احد فی مقابلته واللیل والنهار یری وجهه فقط انه ما یحکم فی حقی فالسلطان بمشاهدة حاله علی هذا المنوال یرحم علیه ولکن نظرا الی قانون السلطنة لایقدر علی العفو عنه بلاسبب لئلا ینقص قدر حکمه فی قلوب الناس فواحد من الامراء والوزراء بعد ادراك ان

هذا مرضی السلطان یشفع لہ والسلطان لزیادۃ عزتہ فی الظاہر باسم شفاعتہ یعفوعنہ' ھذا ھو الشفاعۃ باذن وھٰذا القسم یمکن فی جنابہٖ تعالیٰ وکل نبی وولی ذکر شفاعتہ فی القرآن والحدیث فھذہٖ معناہ انتھی ملخصاً مترجماً " (معتقد منتقد ص ۱۳۰، ۱۳۱)

پہلے مقام پر رد کرتے ہوئے آخر میں فرمایا

تفصیل ما فیہ من الخبط والضلال والخلط بالاعتزال مذکور فی رسائلنا۔ (معتقد منتقد ص ۹۲)	اس عبارت میں جو خبط وگمراہی ہے اور گمراہ معتزلیوں کے عقیدے سے جو خلط ملط ہے اس کی تفصیل ہمارے رسائل میں مذکور ہے۔

اور دوسرے مقام پر وہابیہ کا رد کرتے ہوئے فرمایا

وفی تخصیص الشفاعۃ بالتائبین والنادمین المخصوصین بالخصوصیات المذکورۃ الذین کانھم النجدیۃ مخالفۃ صریحۃ لاھل السنۃ و موافقۃ للمعتزلۃ وقولہ فلا یقدر علی العفو عنہ بلا سبب غلو فی الاعتزال وما بعدہ زائد علیہ فی الضلال ولما ظھر بما ذکرنا	گناہ سے تائب گناہ پر نادم جنہیں خصوصیات مذکورہ سے مخصوص ٹھہرایا گویا کہ ان اوصاف کے حامل یہ نجدیہ ہی ہیں ان کے ساتھ شفاعت کو خاص ٹھہرانے میں اہلسنّت کی صریح مخالفت اور معتزلہ کی موافقت ہے اور دہلوی کا یہ کہنا کہ "بے سبب درگذر نہیں کرسکتا" اعتزال کے مسلکِ ضلال میں غلو ہے اور اس کے بعد جو بکواس ہے

مخالفۃ النجدیۃ فی ھذہ العقیدۃ لاھل السنۃ لاحاجۃ الیٰ تفصیل ما فیہ من الضلال والتضلیل۔

(معتقد منتقد ص ۱۳۱، ۱۳۲)

وہ اس سے زیادہ گمراہی ہے۔ جب ہمارے بیان سے ظاہر ہوگیا کہ نجدیہ اس عقیدۂ شفاعت میں اہلسنّت کے مخالف ہیں تو تقویت دہلوی کی بکواس میں جو گمراہی اور گمراہ گری ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔

✧ ✧ ✧ ✧ ✧

اس میں مخالفۃ صریحۃ لاھل السنۃ دیکھے موافقۃ للمعتزلۃ دیکھے غلو فی الاعتزال دیکھے زائد علیہ فی الضلال دیکھے الضلال والتضلیل دیکھے الضلال والخلط بالاعتزال دیکھے یہ بھی دیکھے کہ اذناب دہلوی کے لایقدر کو لایفعل بنانے پر بھی امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے حاشیہ میں کیا فرمایا

وھو بعد کما تری لایخلو عن ضلال واعتزال۔ (المستند المعتمد حاشیہ معتقد منتقد ص ۹۲)

وہ اب بھی جیسا کہ پیش نظر ہے گمراہی اور اعتزال سے خالی نہیں۔

اسی طرح حضرت **محدّث سورتی** علّامہ وصی احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ نے **وہابیہ** کے **انکار شفاعت** کو **ضلالت** وگمراہی کہا فرماتے ہیں

" امور مذکورہ فی السّوال اکثر **صرف** حدِّ گمراہی اور ضلالت تک ہیں "

(اظہار شریعت ص ۶)

یہ بالتفصیل آگے ص ۶۳، ۶۴، ۶۵ پر آتا ہے۔

——— خود "تحقیق الفتویٰ" میں علّامہ خیرآبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

"بارگاہِ الٰہی میں ایک شخص کے دوسرے شخص کے لیے شفاعت کرنے اور دعا کرنے میں کوئی فرق نہیں، جن کا معنیٰ ایک ہے (ص۷۸) احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے کہ انبیاء وصالحین کی دعائیں (عَلَی الْاَنْبِیَآءِ وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم) عامّۃ النّاس اور خطاکاروں کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہیں اور حصولِ مُدّعا کا اکثر سبب بنتی ہیں اس امر کی حقیقت کا انکار بھی کُفر اور زندقہ کی طرف لے جائے گا اور درحقیقت نبوّت و ولایت کے انکار تک پہونچا دے گا" (تحقیق الفتویٰ ص۷۹، ۸۰)

اب تفسیر کبیر کے یہ الفاظ

معلوم ان فتح ھذا الباب یفضی الی الطعن فی القراٰن وکل الشریعۃ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص۲۶) ع۵	معلوم ہے کہ اس دروازے کا کھولنا قرآن مجید اور تمام شریعت میں طعن تک لے جائے گا۔

اور شفا شریف کے یہ الفاظ

من قال بالمآل لما یودی الیہ قولہ فکانھم صرحوا عندہ بما ادی الیہ قولھم	جنھوں نے مآل مقال اور لازم سُخن کی طرف نظر کی اس لیے کہ قول قائلین، مآل تک پہونچا رہا ہے تو انھوں نے حکم کُفر دیا

ع۵ فتاویٰ میں تفسیر کبیر سے منقول متعلقہ زائد عبارت "الخبر اذ اجوز علی اللّٰہ الخلف فیہ فقد جوز الکذب علی اللّٰہ تعالیٰ وھذا خطاء عظیم بل یقرب من ان یکون کفرا فان العقلاء اجمعوا علی انہ تعالیٰ منزہ عن الکذب ومعلوم ان فتح ھذا الباب یفضی الی الطعن فی القراٰن وکل الشریعۃ اھ ملخصاً" (فتاویٰ رضویہ ششم ص۲۶) ۱۲ منہ

مختصراً ۔	گویا ان کے نزدیک قائلین نے اس
(فتاویٰ رضویہ جلد ششم صـ۲۶۶)	مآل کی تصریح کردی جس کی طرف ان قائلین کا
	سخن مؤدّی تھا ۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

ملاحظہ کرے اور انہیں آئینہ بنا کر الفاظ "تحقیق الفتویٰ مترجم"

"اس امر کی حقیقت کا انکار بھی کُفر و زندقہ کی طرف لے جائے گا اور

درحقیقت نبوّت و ولایت کے انکار تک پہونچا دے گا"

میں غور کرے اور یفضی، یؤدی، لے جائے گا، پہونچا دے گا پر نظر غائر ڈالے اور نسخہ "شفا"

سے استفادہ کرے تاکہ شفا پائے ورنہ اپنے اس ادّعا کو کہ

"علامہ خیرآبادی نے دہلوی کو شفاعت کا انکار کرنے کی بنا پر کُفر کا فتویٰ دیا"

بیٹھ کر روئے ۔

خیر زید صاحب کو ان کے ادّعائے جہالت پر یہ صاف و واشگاف منع و تنبیہ کرنے کے بعد ہم آگے بڑھیں اور جہالت و منشاء ضلالت کے آئندہ شاخسانوں کے پر کترنے کے لیے شہباز المعتقد المنتقد (۱۲۷۰ھ) و الاستمداد علی اجیاد الارتداد (۱۳۳۷ھ) اور تحقیق الفتویٰ سے استمداد و استناد کی طرف عنانِ قلم کا رُخ کریں المعتقد المنتقد میں اگرچہ ہے کہ

فانکار الوجاھۃ	خدائے تعالیٰ کے نزدیک حضراتِ انبیاء
والمحبۃ مخالفۃ صریحۃ	و اولیاء علی الانبیاء وعلیھم الصّلاۃ والسّلام
للاٰیات الکریمۃ ۔	کے محبوب ہونے اور وجیہ و باعزّت ہونے کا

انکار قرآن کریم کی آیات کی صریح مخالفت ہے (معتقد منتقد ص۱۳۱)

تو یہ انکار، صراحۃً مفاد کلام دہلوی نہیں۔ "الاستمداد" میں اسی کا اشعار کیا کہ دو شنیع احتمال دکھا کر ایک کو کفر دوسرے کو ضلال کہا چنانچہ زیر تکمیل ۱۵ فرمایا

"مسلمانوں کے ایمان میں انبیاء و حضور سیّد الانبیاء علیہ و علیہم افضل الصلاۃ والثناء ضرور شفیع ہیں اور ضرور بارگاہِ الٰہی میں ان کے لیے عظیم وجاہت ہے اور ضرور ان کی وجاہت کے سبب ان کی سفارش قبول ہے جو وہاں وجاہت نہیں رکھتا اس کا کیا منہ کہ کسی کی سفارش کر سکے۔ ان کی وجاہت کا انکار کفر اور اس کے سبب ان کی شفاعت کا قبول نہ ماننا **ضلال** ہے۔" (الاستمداد ص۱۱۱)

پھر زیر تکمیل ۱۶ فرمایا

"مسلمانوں کے ایمان میں انبیاء و حضور سیّد الانبیاء علیہ و علیہم افضل الصلاۃ والثناء ضرور محبوب ہیں ان کے غلام تک محبوب ہیں

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ۳ ع۱۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ اگر خدا سے محبّت رکھتے ہو تو میرے غلام ہو جاؤ اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے۔

اور ضرور ان کی محبوبیت کے سبب ان کی سفارش قبول ہے ان کی محبوبیت کا انکار کفر اور اس کے سبب ان کی شفاعت کا قبول نہ ماننا **ضلال** ہے۔" مختصراً (الاستمداد ص۱۱۱، ۱۱۲)

خود "تحقیق الفتویٰ" میں علامہ خیر آبادی کلام دہلوی میں یہی دو احتمال کفر و ضلال دکھاتے ہیں کہ

"یہ قائل جو بارگاہِ الٰہی میں حضور نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور انبیاء

واولیاء کی شفاعتِ محبّت کی نفی کرتا ہے، دو حال سے خالی نہیں، یا تو اس کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضور نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیاء واولیاء سے محبّت ہی نہیں، شفاعت محبّت کیسے متحقق ہوگی، یہ کفر صریح ہے اور نصوص قطعیہ و احادیث صحیحہ کا انکار ہے، یا محبّت کو قبول شفاعت کا سبب نہیں مانتا، یہ عقیدہ بھی نصوص صریحہ اور احادیث صحیحہ کے انکار تک لے جائے گا۔" (تحقیق الفتویٰ صـ۱۳۹)

علامہ خیرآبادی کی اسی تعبیر کے آئینے میں یہ مواخذہ بھی دیکھ لیجیے جو انھوں نے دہلوی کے شفاعت بالوجاہت کا انکار کرنے پر فرمایا ہے کہ

"گناہ گاروں کی نجات کے لیے حضرات انبیاء واولیاء وملائکہ ومشایخ کی شفاعت مقبول ہے اور اس مقبولیت کا سبب وہ قدر ومنزلت و وجاہت ہے جو بارگاہ الٰہی میں ان حضرات کو حاصل ہے تو گناہ گاروں کی نجات کے لیے ان حضرات کی شفاعت کے سبب ہونے کا انکار بارگاہِ الٰہی میں ان حضرات کی قدر ومنزلت و وجاہت کا انکار ہے۔"

مترجماً (تحقیق الفتویٰ" مقام ثالث زیر وجہ اوّل صـ۱۸۳)

دہلوی کے انکار وجاہت کا لزوماً ہونا اس سے صاف عیاں ہے اور ذی علم، ذی فہم کے لیے مقام، مقام حفظ وضبط ہے کہ علامہ اس کے بعد معاً فرما گیے ہیں

"اگر یہ تنقیص شان نہیں تو اور کیا ہے؟"

یہ "تحقیق الفتویٰ" کی اردو تعبیرات ہیں اور اوپر المعتقد المنتقد کی عربی عبارات گذریں۔ زید اگر دیکھ سکتا ہے تو انہیں دیکھے سمجھے اور بتائے کہ کیا متعیّن فی الکفر یا کفر التزامی پر وارِ تعبیر یوں ہی ہوتا ہے؟ ——— ہاں سمجھ شرط ہے سمجھ شرط ہے، سمجھ شرط ہے ———

——— لیکن جسے "تحقیق الفتویٰ" مترجم کے اردو الفاظ سمجھنے کے لالے پڑے ہیں وہ کیا خاک سمجھے بتائے ——— مگر نہیں مدعیٔ اسلام وسُنّیت ہے، یقین کُنندۂ قیامت وآخرت ہے تو ——— خوفِ خدا، شرم نبی (جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) ——— اپنے سمجھانے والوں سے سمجھے نہ فقط یہی بلکہ یہ بھی کہ

علّامہ بدایونی قدس سرّہ تفویت کی بکواس کی بنا پر دہلوی اور اس کے متبعین کے حکم میں کلام فرماتے ہیں تو کیا کہتے ہیں

والنجدیة خالفوا اھل السنة والجماعة فی الشفاعة (معتقد منتقد صد ۱۳۰)	نجدیہ مسئلہ شفاعت میں اہلسُنّت کے مخالف ہوئے۔
لما ظھر بما ذکرنا مخالفة النجدیة فی ھذہ العقیدة لاھل السُنّة لاحاجة الیٰ	جب ہمارے بیان سے ظاہر ہوگیا کہ نجدیہ عقیدۂ شفاعت میں اہلسُنّت کے مخالف ہیں تو "تفویت" کی بکواس میں

تفصیل ما فیہ من الضلال والتضلیل ۔ (معتقد منتقد ص ۱۳۲)	جو گمراہی اور گمراہ گری ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں ۔

تو صاف ظاہر کہ علامہ بدایونی قدس سرہٗ **مقام بیان حکم** میں نہ تو دہلوی کی تکفیر خود کرتے ہیں اور نہ دہلوی کی تکفیر نہ کرنے والے کو مَنْ شَکَّ کے تحت لاتے ہیں ——

اور —— اس کے باوجود **علامہ خیرآبادی کی شہادت** یہ ہے کہ ——

—— علامہ بدایونی کی کتاب "المعتقد المنتقد" میں وہابیہ کی ذرہ برابر رُو رعایت نہیں —— وہابیہ کے پاس ولحاظ سے یہ کتاب سراسر پاک اور مکمل ذریعۂ رشد وسببِ ہدایت ہے —— دیکھو علامہ خیرآبادی کے الفاظ تقریظ، بالخصوص یہ الفاظ

کلہا تبیان واصراح للحق الصراح وتبیین لاوضاع الہدیٰ وایضاح ۔	شروع سے آخر تک پورا رسالہ حق کا واشگاف بیان ہے جو باطل کی ملاوٹ سے سراسر پاک ہے اور مقامات رُشد وہدیٰ کی کھلی نشاندہی کرتا ہے ۔

اور یہ الفاظ

یہتدی بہا الضلیل الیٰ سنن اہل السنۃ السنیۃ ویرتوی بہا الغلیل من شریعۃ الشریعۃ البیضاء	گمراہی کے اندھے کنویں میں گرے شخص کو اس رسالے سے چمکتی سُنّیت ماننے والوں کے نقش قدم مل جاتے ہیں اور طلب حق میں نہایت پیاسی جان کو اس رسالے

الهنية ۔ (معتقد منتقد ص ۳)	کی بدولت شریعت کے صاف شفاف خوشگوار چشمے سے سیرابی میسّر آتی ہے ۔

نیز یہ الفاظ

قد فصح بها فرق الفرق بين العقائد الحقة الدينية وبين اباطيل الفرق الدنية ۔	دین کے سچّے عقیدوں اور رذیل فرقوں کی بکواس میں جو روشن فرق ہے اس رسالے سے واضح ہوگیا ۔

یوں ہی " المعتقد المنتقد "کی شان صداقت وحقّانیت سے متعلق حضرت مولانا **صدرُ الدّین** صاحب علیہ الرحمہ کی **شہادت** یہ ہے کہ ــــــ اسے بہ نظر قبول واستحسان دیکھنا بھلائی حاصل کرنے کا سبب اور خوش نصیبی کی علامت ہے ــــــ دیکھو ان کے الفاظ تقریظ

فطوبیٰ لمن یوا فیها ویری فیها ۔	بھلائی اور خوش نصیبی ہے اس کے لیے جو اسے پُورا پڑھے اور بغور دیکھے ۔

اور یہ الفاظ

ــــ " جلها نور وکلها سرور " ــــ	رسالہ کل کا کل اہل ایمان کی آنکھوں کا نُور اور دل کا سرور ہے ۔

اور حضرت مولانا شیخ **احمد سعید** مجددی علیہ الرحمہ کی **شہادت** یہ ہے کہ ــــــ " المعتقد المنتقد "میں اہل سُنّت کے عقائد نہایت واضح اور روشن ہیں ــــــ اور ــــــ یہ کتاب وہابیہ وغیرہ گمراہوں کے

ردّ و ابطال کے لیے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے ——— بلکہ ان مفسدوں کے لیے پیغام موت ہے۔ دیکھو ان کے الفاظ تقریظ فرماتے ہیں

فوجدته مشتملا علی عقائد اهل السنة والجماعة باوضح بیان فی ضمن فصول هی للدین قواعد و اصول لدفع اهل البدع والبطلان قامعا راس اهل الهوی قرن الشیطان۔

* * * *

* * * *

(معتقد منتقد ص ۶)

میں نے پایا کہ یہ کتاب ایک ہالہ ہے جس میں اہلسنت کے عقائد نہایت صاف اور واضح طور سے کئی فصلوں میں جلوہ گر ہیں وہ فصلیں کیا ہیں دین کی جڑیں ہیں اور گمراہان اہل باطل کے ردّ و ابطال کے لیے اصول و **بنیاد** ہیں نیز کتاب مستطاب **معتقد منتقد** خواہش پرست **شیطانی سنگت** کا **سر کچل** کر رکھ دینے والی ہے۔

یعنی حضرت شیخ کی نظر میں " المعتقد المنتقد " کا دامن وہابیہ کی رو رعایت کے گرد و غبار سے یکسر پاک ہے۔

افادۃً اس عنوان پر حضرت مولانا **حیدر علی** صاحب علیہ الرحمہ کے الفاظ بھی نقل کردیں، موصوف " المعتقد المنتقد " پر اپنی تقریظ میں فرماتے ہیں

فوجدت هذا الکتاب مشتملا علی اثبات عقائد اهل السنة

میں نے پایا کہ اس کتاب کے احاطہ میں اہلسنّت کے عقائد دلائل سے

وابطال هفوات المعتزلة ومن یتبعون خطوات ھٰؤلآء الضالین ویخرجون من جماعة اھل الحق والیقین ۔ (معتقد منتقد ص)	ثابت کیے گیے ہیں نیز گمراہانِ معتزلہ اور جماعت اہل حق ویقین سے خارج ان کے پیروکاروں کی ہفوات کا بطلان ظاہر کیا گیا ہے ۔

نیز خود علّامہ بدایونی قدس سرّہ مقام بیان حکم میں دہلوی کی تکفیر نہ کرنے کے باوجود علّامہ خیرآبادی علیہ الرحمہ کی نظر میں

ذو المناقب الثواقب الجلیلة والانظار الثواقب الدقیقة ۔	ان کی خوبیاں کامل وبلند وبالا اور ان کی باریک نظریں علوم کی گہرائیوں میں اتری ہوئیں۔

ہیں بلکہ

الاروع	اپنی سیرت وبلندیٔ نظر نیز فضل وکرم وسیادت سے حیران کُنِ روزگار۔

ہیں، یہاں تک فرمایا

ذائع الصیب فی انجاد الحق وفل قرن طلع من النجد فی الاغوار والانجاد ۔	یہ بات مشہور ومعروف ہے کہ حق کی نصرت وحمایت میں جو کچھ علامہ موصوف نے کہا ٹھیک کہا اور وہابیہ نجدیہ کے اصول وفروع میں جو اُن کا فاتحانہ رد کیا صحیح وصواب اور درست ہے ۔
☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆	

جیسا کہ اس سے زائد تفصیل کے ساتھ شروع میں گزرا۔

یوں ہی **مصدق** "تحقیق الفتویٰ" حضرت مولانا **صدر الدین** علیہ الرحمہ کی **نظر** میں علامہ **بدایونی** قدس سرہ

الحبر المدقق النحریر المحقق الفاضل الکامل العالم الفائق البحر الخضم الالمعی اللوذعی الاحوذی الاصمعی

عالم صالح، دقیق النظر، تجربہ کار، صاحب تحقیق ذی فضل، باکمال، ذی علم، فائق العصر بحر ذخار، تیز خاطر، فصیح حاذق، عالی ذہن۔

(معتقد منتقد ص ۵)

ہیں۔ اور ایسی عظیم الشان شخصیت کے مالک نیز احقاق حق و **ابطال باطل** میں کسی بھی طرح کی کمی کوتاہی سے ایسے **پاک و برکنار** رہیں کہ موصوف خوش ہو کر فرماتے ہیں

فیا لجھد من الفھا ویا لسعی من رصفھا ویا لشان من صنفھا ویا لخطب من اطرفھا حیث لم یال جھدا فیما سعیٰ۔

کیسی عظیم جدّ وجہد اور کوشش ہے مؤلّف و مرتّب رسالہ کی۔ کتنا بلند رتبہ ہے مصنّفِ رسالہ کا۔ اور کتنی اونچی شان ہے ان کی جو یہ نفیس و نرالہ تحفہ لائے اس لیے کہ انھوں نے اپنے کام اپنے مقصد کے متعلق جد وجہد میں ذرہ برابر کمی کوتاہی نہیں برتی۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

یوں ہی **مصدق** "تحقیق الفتویٰ" مولانا شیخ **احمد سعید** نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ والرضوان کی **نظر** میں علامہ **بدایونی** قدس سرہ

الفاضل الکامل العالم العامل الذی

فاضل کامل، عالم عامل جو بڑی شان کے

هوجلیل الشان الجامع بین
المعقول والمنقول والمعانی و
والبیان والحاوی لعلوم الادیان
مولٰنا وبالافضل اولٰنا۔ (معتقد منتقد ص۶)

مالک ہیں۔ معقول ومنقول کے معانی و
بیان کے جامع ہیں۔ علوم ادیان پر حاوی
ہیں۔ ہمارے دوست، فضیلت و
خوبی میں ہم سے بڑھ کر۔

ہیں۔

افادۃً یہ بھی بتادیں کہ **علامہ** بدایونی مقام **بیان حکم** میں دہلوی کی تکفیر نہ کرنے کے باوجود مولانا **حیدر علی** صاحب کی **نظر** میں کیا ہیں۔ موصوف اپنی تقریظ "المعتقد المنتقد" میں فرماتے ہیں

العلامة الذی لم یوجد نظیرہ فی
العالمین وھو امام العارفین و
نظام العابدین المستغنی عن التوصیف
والتبیین مولانا جامع المعقول و
المنقول حاوی الفروع والاصول و
مقتدانا المقدس المقبول کیف لا
وھو فضل الرسول۔

وہ علامہ کہ علماء میں ان کی مثال نہیں ملتی
پیشوائے عارفین ہیں۔ سرمایۂ عابدین
ہیں۔ تعریف وتعارف سے مستغنی ہیں۔
جو ہمارے سردار ہیں۔ جامع معقول و
منقول ہیں۔ حاوی فروع واصول ہیں۔
ہمارے مقدس پیشوا، برگزیدہ ومقبول ہیں
کیوں نہ ہوں جب کہ وہ **فضل رسول** ہیں۔

اس کے بعد ہم نظر کرتے ہیں کہ ——— کتاب مستطاب "المعتقد المنتقد" سے استفادہ کرنے والا جو شخص بھی ——— دہلوی کو گمراہ تو بیشک جانے ——— مگر ——— اس کی تکفیر نہ کرے ———

——اس کے بارے میں ان حضرات کے کلمات کیا خبر دیتے ہیں——

——توہم دیکھتے ہیں کہ——ان حضرات کے کلمات ایسے شخص کے

کامل ہدایت یاب اور سچے مومن و مسلمان ہونے کا پتہ دیتے ہیں——

——دیکھو علامہ خیر آبادی کے الفاظ تقریظ خصوصًا یہ الفاظ

یہتدی بہا الضلیل الی سنن اھل السنۃ السنیۃ۔ (معتقد منتقد ص۳)	گمراہی کے گہرے کھڈ میں گرا انسان اس مبارک رسالے سے اہلسنّت کا مسلکِ روشن پالیتا ہے۔

اور یہ الفاظ

ویجد بہا کل من بغیٰ وجد الرشد فیجدہ بہا وجودا۔ (معتقد منتقد ص۴)	دولتِ رشد کا ہر متلاشی اس رسالے سے محبّت کرے گا۔ نتیجۃً اس سے بھرپور رشد و ہدایت پائے گا۔

اور دیکھو حضرت مولانا صدر الدین صاحب علیہ الرحمہ کے یہ الفاظ

یہدی الضال بمبانیہا قبل ان یقف علی معانیہا (معتقد منتقد ص۵)	رسالے کے کلمات ہی گمراہ کی ہدایت کو بس ہیں اگرچہ معانی پر مطلع نہ ہو۔

مزید حضرت مولانا حیدر علی صاحب علیہ الرحمہ کے یہ کلمات بھی دیکھ لیجیے

الذی یہدی الی صراط مستقیم ویدل علی نہج قویم یوصل سالکہ الی النجاۃ	"معتقد منتقد" جو رہنمائے صراط مستقیم ہے۔ دلیل شاہراہ قویم ہے جو اس کی راہ چلے اسے یہ نجات ابدی سے

وینجیہ من الظلمات ۔ (معتقد منتقد ص)	ہمکنار کرتی اور تاریکیوں سے نجات دیتی ہے ۔

رہی یہ بات کہ علامہ خیر آبادی نے بشمول مصدقین خود تو بارہ سو چالیس ہجری میں ۱۲۴۰ھ "تحقیق الفتویٰ" میں دہلوی کی تکفیر کی[1] اور "المعتقد المنتقد" میں مقام بیان حکم میں دہلوی کی تکفیر نہ کر کے اسے گمراہ، مخالف اہلسنت[2] کہنے پر اکتفاء کرنے والے علامہ فضل رسول بدایونی اور ان کی کتاب نفیس "المعتقد المنتقد" کی اس درجہ پذیرائی اور مدح سرائی کی اس کی کیا وجہ ہے؟

وجہ صاف ہے علامہ بدایونی ہوں یا علامہ خیر آبادی، تحقیق الفتویٰ کے مصدقین علماء ہوں یا دیگر علمائے اہلسنت، کسی کے نزدیک بھی کلمات تفویت دہلوی

---

[1] علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ نے اپنی تصنیف لطیف "سیف الجبار" میں اس تکفیر کو علامہ خیر آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کے الفاظ میں ص۶ پر بطور نقل بقصد رد ذکر فرمایا ہے جیساکہ حضرت علامہ مفتی اسرار احمد صاحب قبلہ نے تقدیم "تحقیق جمیل" میں اس پر کافی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور خود علامہ بدایونی قدس سرہ کے کلمات سے اسے ثابت کیا ہے۔ ۱۲ منہ

[2] اور فرمایا

"ہر کہ در کفر او شک آرد کافر بے دین و نامسلمان ولعین است" (سیف الجبار ص۶)

مگر اس سے حضرت علامہ فضل رسول بدایونی اور امام اہلسنت وغیرہ علمائے محتاطین ملت متبعین محققان اہلسنت پر کچھ الزام نہیں جنھوں نے دہلوی کی تکفیر جزمی حتمی سے کف لسان فرمایا

فی نفسہٖ متعین فی الکفر یا کفر التزامی نہیں ــــــــــــــــ جیسا کہ ہم "لمعات ثلثہ" (مطبوعہ ۱۴۲۰ھ) میں اس کا صاف اشعار کر چکے بلکہ یہیں ما سبق میں اس پر صاف واشگاف تنبیہ اور قدرے توضیح کر چکے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰)

جیسا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یزید پلید کی تکفیر فرمائی ہے، جو حسب تقریر محقق ابن ہمام علیہ رحمۃ المنعام تکفیر قطعی جزمی حتمی ہے جس کی بحث نفیس و تفصیل جلیل حضرت استاذ محترم دام ظلہ العالی نے اپنے حاشیہ "تحقیق جمیل" ص ۶۸ تا ۷۴ میں فرمائی ہے اس تکفیر سے ان علمائے ملت اساطین و اسلاف اہلسنت پر کچھ الزام نہیں جو یزید پلید کی تکفیر نہیں کرتے اس لیے کہ انہیں کفر صریح کی یزید کی طرف نسبت پر جزم و قطع حاصل نہیں۔

ــــــــــــــــ یوں ہی یہاں جب **کلام فی نفسہٖ نا متعین اور تعیین مرام امر خارج سے ہے تو اس پر جزم، جازم کو قائل کی تکفیر قطعی جزمی حتمی کے لیے کافی بلکہ موجب۔ مگر جنہیں اس پر جزم و قطع حاصل نہیں ان کے لیے باتباع جمہور متکلمین و فقہائے محققین تارکین تفریط و افراط، مسلک تحقیق و احتیاط وہی سکوت و کفِّ لسان ہے** ــــــــــــــــ جیسا کہ حضرت محقق مصنّف ممدوح دام ظلہ العالی نے دوران تصنیف ہی افادہ فرمایا ــــــــــــــــ جب کہ "حکم شرعی بر ہفوات ادیب" نیز "لمعات ثلثہ" میں اس طرف

اور "کشف نوری از کفر کفّ لسان ادیبی" (مطبوعہ ۱۴۱۸ھ) میں بھی اس مطلب کو خاص عبارات "تحقیق الفتویٰ" سے ثابت و واضح کر چکے ——

نیز امام اہلسنّت قدس سرہٗ کے قلم حق رقم نے جو "کوکبۂ شہابیہ"

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱)

ہدایت کرنے کے علاوہ "کشف نوری از کفر کف لسان ادیبی" میں بہت پہلے ہی بر وجہ کافی و کافل باحسن وجوہ اس کا افادہ فرما دیا تھا —— یہاں حضرت استاذ معظم چونکہ مدعی التزام وتکفیر امام اہل اسلام (معاذ اللہ) کی جہالت و بلادت وسفاہت وغباوت کے اظہار اور اکابر علمائے معتمدین حتیٰ کہ علامہ فضل حق خیر آبادی کی طرف سے لزوم وتبین کلمات دہلوی کے بیان نیز اس سے اس بے بصارت گرفتار ظلمت ضلالت پر الزام کے مقام میں ہیں —— لہذا —— قصداً کاشف شبہہ دافع وسوسہ اس افادۂ نافعہ کو یہاں سلسلۂ کلام سے جدا فرما دیا —— کہ مدعی کے ذمّہ ہے اپنے استدلال کے چاک سینا اور اسے نقض وایراد سے سالم بنانا —— اور یہ نہ اس سے ہوسکا نہ ہو کہ باطل کی قسمت میں سالمیت کہاں —— سالمیت تو نصیبۂ اہل حق ہے واللہ الہادی الذی قال فی کتابہ المبین وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ٥ (اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے کامل ایمان والوں کی مدد فرمانا) ولہ الحمد الجمیل والصّلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الجلیل وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وابنہٖ وحزبہٖ بالتبجیل۔ فقط اسرار احمد نوری

سلّ السّیوف" وغیرہ میں دہلوی کو کافر فقہی ثابت کرکے اس کی تکفیر قطعی سے

کف لسان فرمایا اس کی قطعی یقینی واضح بنا بھی ہم "کشفِ نوری" میں بیان کرچکے کہ

______ کلام متبیّن فی الکفر پر بے علم نیت، تکفیر سے سکوت وکفّ لسان کرنا ہی

مسلک متکلّمین ہے

" الموت الاحمر" میں زیر مقدمہ ۴ فرمایا

"کفریت قول مطلقاً مذہب کلامی میں کفر قائل نہیں کہ اسے تبین کافی۔ اور

اسے تعین درکار۔ فتح القدیر وبحر رائق ونہر فائق ومنح الروض میں ہے

ذلك المعتقد فی نفسه کفر فالقائل به قائل بماهو

کفر وان لم یکفر۔

اس کے مثل مجمع بحار الانوار میں ازہری سے دربارۂ خلق قرآن منقول ـــ

یہ ہے وہ کہ "سل السیوف" وحواشی کوکبۂ شہابیہ میں فرمایا کہ

اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات۔ اور قائل کو کافر مان لینا

اور بات۔

اور جب یہ استلزام نہیں تو وہ احتیاط کلامی کہ قائل سے کفّ لسان کی حامی

قول پر حکم میں درکار نہیں" (الموت الاحمر ص ۲۹)

نیز تھانوی باطنی نے جب یہ افترا کیا کہ ______ امام اہلسنّت نے اس کلمہ

(صراط نامستقیم) میں اسماعیل کی نیت پر مطلع ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے کہ اس نے

وہی پہلو مراد لیا ہے جو کفر ہے ______ تو اس پر رد کرتے ہوئے

جواب میں "الموت الاحمر" میں فرمایا

"آپ تو اب طالب تحقیق بنتے ہیں۔ طالب تحقیق کا یہ کام نہیں کہ افترا کرے اور وہ بھی ایسے جیتے۔ اور اتنی بار۔ اور یوں بر رو۔ ہو نہ ہو آپ کے اس لباس کو پردہ بنایا گیا اور یہ مکشوفوں کی باتیں ہیں۔ کیا وہ کذّابین و مکذّبین ربُّ العٰلمین "کوکبۂ شہابیہ" میں کوئی حرف اس سفید جھوٹ کا دکھا سکتے ہیں کہ فرمایا ہو۔ ہمیں اس کی نیت کا علم ہو گیا کہ اس نے معنیٔ کفر مراد لیے ہیں سبحٰن اللہ ایسا ہوتا تو یہی فرمایا جاتا کہ

ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کفِّ لسان مختار صفحہ ۶۲

یہی فرمایا جاتا

ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر کرتے ڈریں گے۔ حاشیہ صفحہ ۶۱

یہی فرمایا جاتا کہ

ہم براہِ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں۔ ایضاً حاشیہ صفحہ ۶۱

یہی فرمایا جاتا

میں اسماعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف

محل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ "

۔ تمہید ایمان ص ۴۳ از سبحٰن السبوح ص ۸۰ عـ۵

ایسا ہوتا تو دیوبندیہ یوں ہی روتے کہ ہائے ہائے امام الطائفہ کو کافر نہ کہا اذناب کی تکفیر کی ان کی نہ کی اذناب کو ان سے چھڑا لیا۔

رہے فقہاء ان کے حکم فرمانے کو دعویٰ اطلاع نیت سے کیا علاقہ۔ کہ وہ ظاہر پر حکم فرماتے ہیں نیت سے بحث نہیں رکھتے (مقدمہ ۲) البتہ جمہور متکلمین اور ان کے موافقین فقہائے محققین اگر تکفیر کریں گے تو یا احتمال نہ مانیں گے معنیٔ کفر میں متعین جانیں گے یا اطلاع نیت کے بعد۔ یہ ہے وہ جو صفحہ ۳۳ تمہید ایمان میں ارشاد ہوا۔ **نیت نہ معلوم ہونے ہی کا تو سبب** ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ

مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ۔

کلام علمائے کرام سمجھنا عوام کو مشکل اور دیوبندیہ کو محال ہے ملاحظہ ہو کہ جہاں **بحث فقہی** تھی بوجہ **تبین** بطور فقہاء **تکفیر** لکھی اور نیت سے بحث نہ کی اور جب مسلک متکلمین ومختار ذکر فرمایا **بوجہ عدم علم نیت تکفیر** سے **احتیاط کی** "

(الموت الاحمر ص ۳۳، ۳۴)

عـ۵ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۶۵ - ۱۲ منہ

امام اہلسنّت قدس سرہٗ کے مسلک کی تائید وحمایت نیز کلماتِ دہلوی کے لزوم وتبیّن پر اکابر علماء کے مزید

کلماتِ بابرکات

حضرت تاج الفحول علّامہ شاہ عبدالقادر ابن سیف مسلول علامہ شاہ فضلِ رسول بدایونی قدس سرہما کے ارشد تلامذہ حضرت علّامہ **قاضی عبدالوحید** فردوسی (ساکن عظیم آباد پٹنہ) علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی تصنیف "صمصام سُنّیت بگلوئے نجدیت" میں حامیان دہلوی کا رَد اور دہلوی سے متعلق امام اہلسُنّت کے مسلک **تضلیل وعدم تکفیر** کی حمایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"یہاں تکفیر (دہلوی) کا دعویٰ خود نہ تھا اور اس (**دہلوی**) کی **ضلالت** (وگمراہی) پر **تمام** علمائے **اہلسُنّت** ہندی وغیر ہندی **متفق** (ہیں)۔۔۔ ارشد تلامذہ شاہ عبدالعزیز صاحب، مولانا رشید الدین خاں صاحب دہلوی وغیرہ معاصرین اسماعیل کے وقائع اور ان کے بعد کے فتاوے ورسائل مخفی نہیں۔"

(صمصام سُنّیت ص۹)

بلکہ موصوف شروع کتاب ہی میں **لزوم والتزام** پر بڑے نفیس پیرائے میں گفتگو کرتے ہوئے آخر میں **تکفیر دہلوی** سے **صریح انکار** کو نہ صرف امام اہلسُنّت بلکہ اہلسُنّت کی طرف منسوب فرماتے ہیں۔ اس

نفیس کلام کی ابتدا یوں ہے

"لزوم کفر کے باعث تکفیر کرنا ائمۂ اہلسنّت کا اختلافی مسئلہ ہے

ہزار ہا ائمۂ دین بے فرق لزوم والتزام قائلان کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں

عامۂ کلمات فقہائے کرام اسی پر حاکم ——— اور مرتبۂ احتیاط،

تفرقہ وانکار اکفار ہے محقّقین متکلّمین اسی پر جازم ——— فقیر

اس پر بکثرت نصوص جلیّۂ ائمۂ علیّہ حاضر کرسکتا ہے۔ سردست مزاج والا

کے علاج ومداوا کو نسخۂ شفا "نسیم الرّیاض" کی ٹھنڈی ہوا پیش کرتا ہے

امام قاضی عیاض "کتاب الشّفاء فی تعریف حقوق المصطفٰے" صلّی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلّم اور علّامہ خفاجی اس کی شرح "نسیم الرّیاض" میں فرماتے ہیں

" اما من اثبت الوصف ونفی الصّفۃ (وھم المعتزلۃ)

فمن قال (من اھل السنّۃ) بالمآل لما یودیہ الیہ

قولہ کفرہ فکانّھم (ای المعتزلۃ) صرّحوا (عند المکفّر

لھم) بما ادّی الیہ قولھم ومن لم یر اخذھم

بمآل قولھم لم یر اکفارھم فعلٰی ھٰذین الماخذین

اختلف النّاس (من علماء الملۃ واھل السنّۃ) فی اکفار

اھل التّاویل والصّواب (عند المحقّقین) ترک اکفارھم

اھ مختصراً "

دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم کی بنا پر کافر کہنا، نہ کہنا دونوں قول

اہلسنّت کے ہیں اور محقّقین کے نزدیک تکفیر نہیں ہے ــــــــــ

ــــــ مگر تقصیر معاف، فقیر کو خوف ہے کہ ملا زمانِ والا کے ذہن میں اس عبارت عربی کا مطلب کیا دخول پائے گا جب کہ رسالۂ اردو (سل السیوف الھندیۃ) کا کلام بے فہم مرام رہا۔ حضرت مصنّف دام ظلہ العالی (امامِ اہلسنّت قدس سرّہ) نے صاف ان تمام مطالب کا اشعار فرما دیا تھا۔ کفریات اسمٰعیل پر ہر جگہ کلام علماء سے حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہِ خوش فہمی حضرت مصنّف (امامِ اہلسنّت) کے احکام سمجھے۔ صدر جواب میں ارشاد فرمایا تھا

"حسبِ تصریحات جماہیر فقہائے کرام ان پر حکمِ کفر ثابت۔"

آخر میں بعد نقل احکام و تفصیل کلام پھر اجمال فرمایا کہ

"بالجملہ جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم۔"

پھر ایسے ہی اذہان عالیہ کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے خاص ایک تنبیہ نبیہ ارشاد فرمائی اور اس کا شروع انھیں لفظوں سے کیا

"یہ حکم فقہی متعلق بکلماتِ سفہی تھا۔"

پھر اپنے نزدیک جو مسلک محقّق تھا بیان فرما دیا کہ

"لزوم والتزام میں فرق ہے ہم احتیاط برتیں گے محتاطین نے تکفیر سے سکوت پسند کیا۔"

ان سب عبارات واضح و روشن سے دو مطلب ایسے صاف مستفاد تھے جنھیں ہر ذی فہم بچّہ سمجھ لے۔ ایک یہ کہ ہم تکفیر نہیں کرتے ہاں

بطور جمہور فقہائے کرام یہ احکام۔ دوسرے یہ کہ بہت ائمۂ اعلام لزوم پر بھی حکم کفر فرماتے ہیں اور مسلکِ تحقیق و احتیاط تخصیص التزام۔

دونوں مطلب سے ایک بھی فہم جناب میں نہ آیا۔ ادھر تو احکام فقہاء کو حکم مختار حضرتِ مصنّف (امام اہلسنّت) جان کر ابتدا سے خاتمہ تک کُفر کُفر[۱] بولنا شروع کیا، ادھر فرق لزوم و التزام پر اجماع مسلمین[۲] مان کر جماعاتِ عظیمۂ ائمۂ اہلسنّت کو معاذ اللہ اصولِ اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا۔

خدارا انصاف! یہ کیا دین و دیانت ہے ایک اپنے چُنین وچُناں کے بچانے کو لاکھوں ائمۂ اہلسنّت پر معاذ اللہ حُکم کفر لگا دینے کا شِعار[۳] کیا حیا و جُرأت ہے —— پُر ظاہر کہ اصولِ اسلام کا بالکل مخالف نہ ہوگا مگر کافر۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ —— سچ فرمایا حدیث شریف میں حُبُّكَ الشَّیْئَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ۔

مکرمی! جواب تو جواب خود سائل فاضل (مولینا فضل المجید قادری فاروقی بدایونی) نے نفسِ سوال میں اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہاء کے نزدیک ان پر حُکم کفر لازم ہے یا نہیں؟ (یعنی مولینا **فضل المجید** بدایونی علیہ الرحمۃ کے

---

۱ ۲ ۵ مخالف نے اپنی دو ورقی حمایت دہلوی میں لکھا تھا کہ —— "لزوم سے کفر کا فتویٰ بعید از انصاف ہے — ایضاً لزوم سے کُفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے — ایضاً ایسے لزوم سے سب پر کُفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں۔" (بحوالہ صمصام سُنّیت ص۶۸) ۱۲ منہ

۳ ۵ لعلّہٗ اشعار - ۱۲ منہ

نزدیک بھی **دہلوی** کا کفر **التزامی نہ** تھا لزومی تھا جس پر نزد متکلّمین تکفیر نہیں)

اور مطلب اوّل تو اس فقیر نے تمہید ہی میں نہایت روشن رَوشن پر گزارش

کر دیا تھا بلکہ اس رسالہ مبارکۂ طیبہ (سَلّ السُّیُوفِ الْھِندِیّۃ) کا چھاپنا ہی

اسی غرض سے بیان کیا تھا کہ ندویوں نیچریوں نے جو علمائے اہلسنّت پر الزامِ

تکفیر تکفیر کی رَٹ لگا دی ہے اس کا دَروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے

پھر **سُبحٰن السُّبُّوح** سے وہ صاف تصریحیں نقل کرکے گزارش کر دیا تھا کہ

جب ہمارے علمائے کرام اسماعیل دہلوی کو بھی کافر

نہیں کہتے اور لوگ جن کے اقوال اس سے بہت ہلکے ہیں ان کے

باب میں اس تہمتِ ملعونہ کی کیا گنجائش ـــــ تمہید در کنار خود صفحۂ لوح پر

یہی مضمون موجود (الحمدللہ کہ یہ مبارک رسالہ (سَلّ السّیوف الھندیۃ)

مع تمہید وضمیمہ مبطل افترا ات ندویہ مثبت **گمراہی طائفہ وہابیہ** جس میں ان کے

پیشواؤں کی کتابوں سے بہ نشان صفحات اس کے **اقوال کفریات** لکھا اور

اسی طرح بہ نشان صفحات کُتبِ ائمۂ دین وعلمائے معتمدین یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ صاحب

وشاہ عبدالعزیز صاحب سے ان پر حُکمِ کُفر نقل کیا آخر میں کمال احتیاط اہلسنّت

روشن کی کہ با وصف ایسے کلمات کُفریہ کے اور باآنکہ گمراہ وہابیہ ناحق ناروا،

مسلمانوں کو مُشرک بتاتے ہیں۔ ہمارے محقّقین نے جب تک صراحۃً ضروریاتِ دین کا

انکار نہ ثابت ہوا ان پر حکم کُفر نہیں دیا **صرف گمراہ** و بدمذہب کہا) مگر

حضرت کو سب سے آنکھیں بند فرما کر وہی کُفر کُفر کی پکار مقصود"، (صمصامِ سُنّیت ص ۶۸، ۶۹)

پھر مقطع کا یہ بند فرمایا

"ہاں یہ کہیے کہ الفال مُوکلٌ بالمُنطِق آوازۂ خلق نقارۂ خدا ہے دہلوی بیچارے کی قسمت میں اگر خدا ہی نے کُفر لکھ دیا ہے کہ جو باوصف صریح نفی وانکار اہلسُنّت اس کے معتقدین کے سر چڑھ کر بول رہا ہے تو جناب من یہ اس کا بدا۔ آپ کا لکھا۔ ہمارا اس میں قصور کیا ہے" (صمصامِ سُنّیت ص۶۹، ۷۰)

اور ایک مقام پر فرماتے ہیں

"ہم مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں (دہلوی جیسی) گستاخی کرنے، کذبِ الٰہی کو جائز رکھنے پر حکم کفر لازم کریں گے"۔ (صمصامِ سُنّیت ص۸۴)

پھر ایک مقام پر یہی علاّمۂ موصوف تکفیر دہلوی سے کفِّ لِسان کرنے والے علمائے سُنّت بالخصوص امام اہلسُنّت علیہم الرحمۃ والرضوان کی باریک بینی، دقیقہ رسی اور علمی گہرائی وگیرائی کے مدح خواں ہو کر فرماتے ہیں

ہمارے علمائے محتاطین دقیقہ رس محقّقین نے تکفیر میں احتیاط فرمائی۔ مُنکِر بیدولت ہمارے علماء کی شدّتِ احتیاط دیکھے اور بدگو مفتری اپنے افترائے تکفیر کو بیٹھ کر روئے۔ وَلِلّٰہِ الحَمدُ۔ (صمصامِ سُنّیت ص۸۷)

کوئی ناصفا اسے مُنھ دیکھی تعریف پر محمول نہ کرے اس لیے کہ علاّمہ قاضی عبدالوحید صاحب فردوسی نے امام اہلسُنّت کی باریک بینی دقیقہ رسی اور علمی گہرائی وگیرائی کا خود اپنی خداداد بصیرت و

ذہانت سے ادراک ومُشاہدہ کیا۔ تب یوں امام کے مدح خواں ہوئے اس پر موصوف کی تصنیف ”صمصامِ سُنیّت“ گواہ کافی ہے ـــــــــــ اس کی ایک جھلک ہم یہاں پیش کریں اور وار ” سلّ السیُوف “ سے ابتدا کریں۔

امام اہلسنّت قدس سرّہ نے ”سل السیوف الھندیۃ علیٰ کفریات بابا النجدیّۃ“ میں دہلوی کا کُفریۂ اُولیٰ یہ نقل کیا

”غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرلیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔“

پھر اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا

” اس کا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ جب چاہے غیب کی بات دریافت کرلے تو صراحۃً لازم کہ اسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں “ (سلّ السیوف ص ۵)

مخالف نے اس رد میں لفظ ”لازم“ کو لازم معہود بین المتکلّمین پر محمول کرتے ہوئے دہلوی کی حمایت میں لکھا کہ

ـــــ آپ لکھتے ہیں کہ ـــــــ صراحۃً لازم کہ اسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں ـــــــ اور اس لزوم سے کُفر کا فتویٰ دیتے ہیں “ ـــــــ

اس پر علّامہ قاضی عبدالوحید فردوسی نے فرمایا

” افسوس کہ ملازمان سامی نے لزوم لزوم کا نام سُن لیا ہے اور اس کا معنیٰ اصلاً نہ سمجھے ـــــــ دریافت کرنا اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرلیجیے ـــــــ اسے سُن کر ہر جاہل گنوار، ہر بچہ جب کہ عاقل ہو قطعاً یہی سمجھے گا کہ ابھی معلوم نہیں

ہاں معلوم کرنا اختیار میں ہے ———— اس میں کونسی خفا ہے کونسی ترتیب مقدّمات کی حاجت ہے کس عاقل کو گنجائش انکار ہے — اِسے لزوم بمعنی معلوم نہ کہے گا مگر مجنون ملوم۔

اسی لیے حضرت مجیب (امام اہلسنّت) نے **صراحۃً لازم** فرمایا تھا افسوس کہ آپ نے آدھا دیکھا یعنی **لازم** اور آدھا نظر نہ آیا یعنی **صراحۃً**۔ بالجملہ کُفریۂ اُولیٰ میں علم قدیم الٰہی کا انکار کلام اسمٰعیل سے ہرگز لزوماً ثابت نہیں بلکہ بالیقین **التزاماً** ہے۔

رہا حضرت مجیب (امام اہلسُنّت قدس سرّہ) کا اس پر بھی تکفیر نہ فرمانا اس کا وہ منشاء ہے جس کی بنا پر محقّقین نے طائفہ **ضالہ کرامیہ** کو صرف **بدمذہب گمراہ** ٹھہرایا **کافر** نہ فرمایا[۱] — یہ آپ کا **اسمٰعیل** بھی اس قول میں یقیناً اسی **گمراہ طائفہ** کا ہے "۔ مختصراً (صمصامِ سُنّیت ص ۸۴، ۸۵، ۸۶)

حاشیہ ۱ چنانچہ شرح عقائد کی شرح "نبراس" میں **کرامیہ** کو **اہل قبلہ** سے گنا

اقوال اهل القبلة فى الايمان راجعة الى خمسة رابعها انه الاقرار وهو للكرامية۔ مختصراً (نبراس ص ۲۵۸)	ایمان کسے کہتے ہیں اس سلسلے میں اہل قبلہ کے اقوال کا حاصل پانچ معانی ہیں جن میں چوتھا یہ ہے کہ ایمان صرف اقرار کا نام ہے اور اس کے قائل کرامیہ ہیں۔

حالانکہ اسی "نبراس" میں تصریح ہے کہ منکر ضروریات، اہل قبلہ سے نہیں چنانچہ

خیر یہ تو جملۂ معترضہ تھا اور بہت ہی نفیس و نفع بخش تھا۔ اب سلسلۂ کلام کو گزشتہ سے پیوستہ کریں اور بتائیں کہ قاضی صاحب ممدوح، مخالف کو تلقین و اظہار حق کرتے ہوئے دہلوی کے **کفر لزومی کی اور اس کی تکفیر میں** علمائے اہلسنت کے اختلاف کی کیسی واشگاف تصریح فرماتے ہیں۔ لکھتے ہیں

"**لزوم کفر وضلالت و بددینی اسمٰعیل** تو یقیناً ثابت ہاں تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف ائمۂ فقہاء و متکلمین ہے" (صمصام سنیت ص۵۸)

(بقیۂ حاشیہ صفحہ ۵۳)

"اھل القبلہ" کے معنیٰ پر فرمایا

معناہ اللغوی من یصلی الی الکعبۃ او یعتقدھا قبلۃ و فی اصطلاح المتکلمین من یصدق بضروریات الدین ای الامور التی علم ثبوتھا فی الشرع واشتھر فمن انکر شیئاً من الضروریات کحدوث العالم وحشر الاجساد و علم اللہ سبحانہ بالجزئیات وفرضیۃ الصلوٰۃ والصوم لم یکن من اھل القبلۃ۔

(نبراس ص۳۴۱، ۳۴۲)

اہل قبلہ کا لغوی معنیٰ ہے وہ لوگ جو کعبہ کی طرف نماز پڑھیں یا کعبہ کو قبلہ جانیں۔ اور متکلمین کی اصطلاح میں اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو ضروریاتِ دین پر ایمان لائیں، ضروریاتِ دین وہ باتیں ہیں جن کا شرع میں ہونا بالیقین معلوم ہو اور مشہور ہو جیسے عالَم حادث و نوپید ہے، قیامت کے دن بندے جسم سمیت اٹھائے جائیں گے اللہ ربّ العزّت کا علم جزئیات کو بھی محیط ہے نماز فرض ہے، روزہ فرض ہے۔ تو جو ضروریات دین میں سے کسی ضروری دینی کا انکار کرے وہ اہل قبلہ سے نہیں ہے۔

تو اس تصریح کے ہوتے ہوئے کرامیہ کو اہل قبلہ میں شمار کرنا صاف بتا رہا ہے کہ کرامیہ

یوں ہی حضرت بابرکت گل بوستان علم ومعرفت سلالۂ خاندان شرف وسیادت جناب مستطاب فضائل مآب حضرت مولینا مولوی سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ واسطی بلگرامی مارہروی قدس سرہٗ رَدّ ندوہ میں اپنی تصنیف لطیف "رغم الهازل" ص۱۲ میں فرماتے ہیں

"وہ سب حضرات حرمین شریفین اور ہندوستان کے جو **وہابیہ** کو **گمراہ یا کافر** ٹھہرا کر ان کے رَد میں مشغول ہوئے"

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۴)

منکر ضروریاتِ دین نہیں۔

"معتقد منتقد" میں علامہ بدایونی قدس سرہٗ نے

اعلم ان اثبات الصفات له تعالی مذهب جميع اهل السنة۔ (معتقد منتقد ص۴۱)	جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے صفات ثابت ماننا ہی تمام اہلسنت کا عقیدہ و مذہب ہے۔

فرماکر باطنیہ، مشبہہ وغیرہ گمراہ فرقوں کے علاوہ کرامیہ کا یہ عقیدہ بتایا

"وجوزت الكرامية حدوث الصفات وزوالها" (معتقد منتقد ص۴۲)

اور آخر میں ان تمام گمراہ فرقوں کے عقیدوں کو کہا

والكل باطل۔ (معتقد منتقد ص۴۲)	یہ سب باطل ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ علامہ بدایونی قدس سرہٗ نے کرامیہ کو اس کے عقیدۂ ضلالت کے سبب مخالف اہلسنّت جانا۔ باطل پرست گمراہ وبدمذہب مانا۔ قطعی اجماعی کافر نہیں ٹھہرایا ولہذا امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے "معتقد منتقد" کی اس عبارت پر کہ

وكذا منكر قدمه۔ (معتقد منتقد ص۳۸)	یوں ہی جو اللہ تعالیٰ کی صفت کلام کو قدیم وازلی نہ مانے کافر ہے۔

اب زید اپنا وہ تفوہ "کُفر التزامی" یاد کرے اور بتائے کہ ——— کیا کُفر التزامی سے لزوم کُفر اور بد دینی ثابت ہوتی ہے ؟ ——— کیا کُفر التزامی پر تکفیر میں فقہاء اور متکلمین مختلف ہو جاتے ہیں ؟ ——— اور جب نہیں اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵)

اپنے حاشیہ "المُستند المعتمد" میں فرمایا

فیہ تکفیر الکرامیۃ وھو مسلک الفقہاء اما جمھور المتکلمین فیابون الاکفار الا بانکار شیئ من ضروریات الدین وھو الاحوط الماخوذ المعتمد عندنا وعند المصنف العلام تبعا للمحققین ۔ (معتقد منتقد ص ۳۸)	اس میں کرامیہ کی تکفیر ہے جو کہ فقہاء کرام کا مسلک ہے جمہور متکلّمین یہ تکفیر نہیں مانتے وہ صرف ضروریاتِ دین کے انکار پر تکفیر کرتے ہیں اور باتباع محقّقین ہمارے اور مصنّفِ علّام کے نزدیک اسی میں زیادہ احتیاط اور یہی قابل اخذ اور لائق اعتماد ہے۔

نیز اسی وجہ سے "معتقد منتقد" میں جو یہ مسئلہ مذکور ہے کہ

صفات اللہ تعالیٰ فی الازل غیر محدثۃ و لا مخلوقۃ فمن قال انھا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیھا بان لا یحکم بانھا قدیمۃ او حادثۃ او شک فیھا او تردد فی ھذہ المسئلۃ ونحوھا فھو کافر باللہ تعالیٰ ۔ (معتقد منتقد ص ۴۹)	اللہ تعالیٰ کی سب صفتیں ازلی ہیں نہ وہ نوپیدا ہیں نہ مخلوق تو جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے یا اس میں توقّف کرے، کہ نہ بالیقین قدیم کہے نہ حادث یا اس میں یا اس جیسے مسائل میں شک و تردّد کرے وہ کافر ہے۔

اس پر حاشیہ میں امام اہلسنّت قدس سرّہ نے فرمایا

ہر گز نہیں تو اعتراف کرے توفیق رفیق باد کہ ——— ہاں ———
یہ صاف واشگاف تصریح ہے کہ دہلوی کے **اقوال، کُفر التزامی** نہیں اور اس کے
کلماتِ کفریہ، صریح کلامی نہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۶)

هذا نص سیدنا الامام الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه فی الفقه الاکبر وقد تواتر عن الصحابة الکرام والتابعین العظام والمجتهدین الاعلام علیهم الرضوان التام اکفار القائل بخلق الکلام کما نقلنا نصوص کثیر منهم فی "سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح" وهم القدوة للفقهاء الکرام فی اکفار کل من انکر قطعیا والمتکلمون خصوه بالضروری وهو الاحوط۔

(معتقد منتقد ص ۵۰)

فقہ اکبر میں سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد صریح ہے اور قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والے کی تکفیر صحابۂ کرام، تابعین عظام مجتہدین اعلام علیہم الرضوان التّام سے بالیقین بہ تواتر ثابت ہے جیسا کہ ان میں سے کثیر حضرات کی تصریحات ہم نے "سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح" میں نقل کیں اور فقہائے کرام جو[۱۳] قطعی کے منکر کی تکفیر کرتے ہیں ان کے یہی حضرات پیش رو ہیں اور حضرات متکلّمین یہ خصوصیت بڑھاتے ہیں کہ وہ قطعی، ضروریاتِ دین سے بھی ہو اور اسی میں زیادہ احتیاط ہے۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

تو علامہ قاضی عبد الوحید فردوسی علیہ الرحمہ نے جو فرمایا

"علم قدیم الٰہی کا انکار، کلام اسمٰعیل سے بالیقین التزاماً ہے" (صمصام سُنّیت ص ۸۶)

"الموت الاحمر" میں فتاوائے امام سے منقول ایک فتویٰ میں ہے

" صریح مقابل کنایہ ہے اسے ظہور کافی نہ کہ احتمال کا نافی۔ محقق حیث اطلق نے

فتح میں فرمایا

ماغلب استعماله فی معنی بحیث یتبادر حقیقة اومجازا

صریح فان لم یستعمل فی غیره فاولی بالصراحة۔

ہدایہ میں ارشاد ہوا

انت طالق لا یفتقر الی النیة لانه صریح فیه لغلبة

الاستعمال ولو نوی الطلاق عن وثاق لم یدین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷)

اس میں **التزاماً** سے **التزام کفر یعنی صراحۃً ضروری دینی** کا انکار ہرگز مراد نہیں

بلکہ التزام **قول کفر لزومی** مراد ہے۔

اور دہلوی کے اس انکار کا کفر لزومی ہونا یوں ہے کہ

"—— صفات، مقتضائے ذات توان کا حادث وقابل فنا ہونا ذات کے

حدوث وقابلیتِ فنا کو مستلزم اور یہ عین انکار ذات ہے۔ والعیاذ باللہِ

ربِّ العٰلمین —" (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صـ ۲۴۰)

اور قاضی صاحب کے اس التزاماً فرمانے کی نظیر وہ ہے جو امام اہلسنّت قدّس سرّہ نے

"سبحٰن السبوح" فتاویٰ رضویہ جلد ششم صـ ۲۶۷ میں فرمایا

"—— ہیہات یہ تو اس نے صاف صریح کہا تھا میں متحیر ہوں اسے

لزوم میں داخل کروں یا التزام میں —"

فی القضاء لانہ خلاف الظاھر ویدین فیما

بینہ وبین اللہ تعالیٰ لانہ نوی مایحتملہ ۔

بہت فقہائے کرام کے نزدیک تکفیر میں بھی اسی قدر کافی۔ ولہذا امثالِ

اسمٰعیل دہلوی پر بحکم فقہائے کبار لزوم کفر میں شک نہیں جس کی تفصیل

"کوکبۂ شہابیہ" سے روشن اور تحقیق، اشتراط مفسّر ہے یہی مسلک متکلّمین

اور یہی مختار و معتبر ہے"۔ (الموت الاحمر ص۵)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸)

جس کی توضیح "ایک امر ضروری" کے عنوان سے "کشفِ نوری" ص۱۹ میں ہم نے کی کہ

"امام اہلسنّت قدس سرّہٗ نے دہلوی کے کفر کو لزومی قرار دیا نہ کہ التزامی،

"کوکبۂ شہابیہ" ہو یا "النہی الاکید" "سل السیوف" ہو یا "سبحٰن السبوح"،

سب اسی پر ناطق"۔

رہا "سبحٰن السبوح" فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص۲۶۷ میں امام کا یہ فرمانا کہ

میں متحیّر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں۔

تو یہاں التزام سے مراد کفر التزامی ہرگز نہیں۔ تسہیل فہم کے لیے

اسی "سبحٰن السبوح" میں فرق لزوم والتزام میں تعبیر امام دیکھیے

فرماتے ہیں

"اور (کفر) لزومی یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کفر نہیں مگر

منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن ولازم حکم کو ترتیبِ مقدمات و

تتمیم تقریبات کرتے لے چلیے تو انجام کار اس سے

پھر اسی کی شرح میں "الموت الاحمر" میں فرمایا

"جمہور فقہاء کے نزدیک اکفار کو متبیّن کافی۔ عامّہ حنفیہ و مالکیہ و حنبلیہ اور بہت شافعیہ کا یہی مسلک اور اکثر متکلّمین و فقہائے محققین حنفیہ وغیرہم شارطِ تعیین" —— (الموت الاحمر ص۲۷)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹)

کسی ضروریِ دین کا انکار لازم آئے۔" (ص۲۶۶ ج۶)

پُر ظاہر کہ قول قائل اور انجام کار کے بیچ دو، تین، پانچ، دس جتنے مقدمات ہوں جیسا کہ جمعیت لفظ "مقدّمات" و "تقریبات" اور استمرار فعل "کرتے لے چلیے" سے مستفاد، وہ سب کفر لزومی ہوں گے اور قول قائل بھی کفر لزومی، مگر قول قائل وہ کفر لزومی ہے جس کا قائل نے التزام کیا اور مقدّمات وسائط وہ کفریاتِ لزومیہ ہیں جس کا اس نے التزام نہ کیا لیکن ممکن کہ مقدّمات وسائط میں کوئی مقدمہ وہ آئے جس کا قائل خود قول کرچکا ہو یعنی قائل کے الفاظ میں وہ مقدمہ موجود ہو تو اس مقدمہ کی دو جہتیں ہوئیں ایک تو وہ قائل کے ایک قول کو لازم ہے اور دوسرے یہ کہ قائل اس مقدمہ کا خود بھی قائل ہے تو اس دوسری جہت سے یہ کہنا بالکل صحیح و بجا کہ قائل نے یہ مقدمہ صاف صریح کہا اس کا التزام کیا —— یہ التزام التزام کفر کے معنیٰ میں ہرگز نہ ہوا بلکہ التزام قولِ کفر لزومی کے معنیٰ میں ہوا اور یہی معنئ التزام ہے اس قول امام میں کہ

"میں متحیّر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں۔"

کلماتِ امام سے اس کے شواہد لیجیے امام نے جس

نیز فرمایا

"کفریت قول مطلقاً مذہب کلامی میں کفر قائل نہیں کہ اسے تبین کافی اور اسے تعین درکار ــــ فتح القدیر وبحر رائق ونہر فائق ومنح الروض میں ہے

ذلك المعتقد فی نفسہٖ کفر فالقائل بہٖ قائل

بما ھو کفر وان لم یکفر" ــــ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۰)

"اصل ہفتم (۴۷) اللہ تعالیٰ بندوں سے چُرا چھپا کر بہلا بھلا کر آیت قرآنیہ جھوٹی کر دے تو کچھ حرج نہیں (ت ۳۱)"۔

(ص $\frac{۲۶۷}{۶ج}$)

کے متعلق یہ فرمایا کہ

"میں متحیر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں"۔

اسے خود ہی ایک صفحہ قبل کفر لزومی کا عنوان دیا کہ فرمایا

"اس (دہلوی) نے تو صرف انھیں چند سطروں میں جو تنزیہ سوم میں اس سے منقول ہوئیں کفر لزومی کی سات اصلیں طیار کیں" (ص $\frac{۲۶۶}{۶ج}$)

اب اس اصل ہفتم کا لزوم یعنی کفر لزومی ہونا اور التزام یعنی اسمٰعیل کا خود اس کا قول کرنا سُنیے وہ اصل ہفتم جسے اسمٰعیل پر لازم آنے والے کفروں میں امام نے (۴۷) واں نمبر دیا اسمٰعیل کے قول

"عدم تکلم کلام کاذب ترفعاً عن عیب الکذب وتنزہا

اور یہ بھی دن دوپہر کے سورج کی طرح ظاہر ولائح ہے کہ علامہ قاضی **عبدالوحید** فردوسی، **دہلوی** سے متعلق امام اہلسُنّت کے **مسلکِ تضلیل وعدمِ تکفیر** سے نہ صرف یہ کہ **اتفاق** کرتے ہیں بلکہ اس مسلک کی تائید وحمایت میں اپنی اعلیٰ صلاحیتیں اور سخت کوششیں صرف کرنے کا عظیم وبے مثال نمونہ بھی پیش کرتے ہیں جسے وہ اہلِ سعادت ہی خوب سمجھ سکتے ہیں جنہیں **اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ** (اللہ ہی کے لیے اس کے پیاروں سے دوستی اور اللہ ہی کے لیے اس کے دشمنوں سے دشمنی) سے حصّہ ملا۔

محروم القلب اس پر انگشت بدنداں اور حیران وسرگرداں ہوں گے ــــــ

ــــــ مگر ــــــ قاضی صاحب کے **کلماتِ طیّبات** برابر انہیں حق وصداقت کا منارۂ نُور دکھلاتے اور غور وفکر راست کی دعوت دیتے رہیں گے ــــــ

اور ــــــ ان سے سوال کُناں رہیں گے ــــــ کہ ــــــ

وہ **قاضی صاحب** ممدوح سے **امامِ اہلسُنّت** اور اُن کے مذکورہ مسلک کی یہ کچھ پُرزور تائید و**حمایت** دیکھ کر نیز "کوکبۂ شہابیہ" و "سَلُّ السُّیُوف" میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱)

عن التلوث بہ " (منقول در ہذیان دوم ص۲۳۶ ج۲)

کولازم تھا لیکن اسمٰعیل خود اس کا قول بھی کرچکا کہ کہا

" بعد اخبار ممکن است ایشاں را فراموش گردانیدہ شود "

(دیکھیے ص۲۵۱ ج۲ تازیانہ ۳۱ کے تحت دہلوی کے رسالہ یکروزی سے منقول عبارت) "۔ ۱۲ منہ

سوال سائل فاضل حضرت مولانا **فضل المجید** قادری بدایونی سے **امام** اور **مسلک امام** کی **اصابت و موافقت** دیکھ کر کیا یہاں بھی بک پڑیں گے اور قاضی صاحب ممدوح اور علامہ فضل المجید قادری بدایونی پر بھی کُفر کا افترا و بہتان جڑ دیں گے؟ ——

—— یا کچھ لجائیں گے؟ —— شرمائیں گے؟ ——

اللہ توفیق دے —— حیا دے۔

امام اہلسُنّت کے ایک اور معاصر حضرت مولینا مولوی **وصی احمد** صاحب قبلہ محدّث سُورتی علیہما الرحمۃ والرضوان کی **تائیدی شہادت** بھی دیکھ لیجیے۔

—— حضرت موصوف کی کتاب "**اظہارِ شریعت**" میں ہے کہ سائل نے یہ سوال کیا

—"کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مُفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کو اپنے باپ سے ترکہ پہونچا جائداد غیر منقولہ غیر منقسمہ۔ اس نے وہ جائداد بھائیوں کو باہمی تصفیہ پر جس کو عرصہ بتیس ۳۲ برس کا ہوا دے دی اب اس عورت کو عرصہ چھ ۶ برس کا ہوا کہ فوت ہوگئی اب اس کا لڑکا اس جائداد کو اپنے ماموں سے مانگتا ہے وہ عورت سُنّی تھی اور لڑکا اس کا اپنی والدہ کے سامنے سے غیر مقلّد۔ جس کے عقیدات حسب تفصیل ذیل ہیں وہ حدِّ کُفر کو پہونچا یا نہیں اور اگر پہونچ گیا تو اس ترکے کا مالک و مستحق ہے یا نہیں؟ ——

تفصیل عقیدات

اوّل ماہ ربیع الاوّل میں جو محفل میلاد شریف ہوتی ہو اس کو بدعتِ سیئہ کہے

جو مسلمان مدینۂ مُنوّرۂ مقدّسۂ مطہرۂ معظّمہ میں دست بستہ ہو کر صلاۃ وسلام پڑھے اس کو منع کرے ۔ **دوم** دلائل الخیرات پڑھنے کو بدعتِ سیئہ کہے **سوم** حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کے مذہبوں کو بدعت کہے **چہارم** ان چاروں اماموں کی تقلید کرنے والوں کو بدعتی کہے ۔ **پنجم** درود وسلام جو قبل اذان کے حرم شریف کے مناروں پر چڑھ کر مؤذّن لوگ باآواز بلند پڑھتے ہیں اس کو بدعت کہے ۔ **ششم** رسول اللہ کی شفاعت کا مُنکر ہو اور آپ کے خاتم النّبیّین ہونے سے انکار کرے اور یوں کہے کہ حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو بعد وفات کے کسی طرح طاقت حاصل نہیں ہے۔ **ہفتم** مرنے کے بعد ثواب پہونچانے اور فاتحہ دینے کو بدعت کہے ۔ **ہشتم** اولیائے مقبولین کی نیاز کے کھانے کو حرام کہے ۔ **نہم** دوجہان کے مالک ومختار، حبیبِ حضرت پروردگار، شفیع رُوزشمار، نبی علیہ الصّلاۃ والتّسلیم کی شان مبارک ومعظّم میں حقارت اور اہانت کے کلمے کہے جو "تفویت الایمان" میں لکھے ہیں ۔ فقط

ملتمسۂ کمترین علی بخش عفی عنہ بتاریخ ۳۰ شوال ۱۳۱۹ھ "

جواب میں حضرت محدّث سُورتی موصوف نے فرمایا

" **جواب** :۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا

اُمور مذکورہ فی السّؤال اکثر **صرف** حدِّ گُمراہی اور ضلالت تک ہیں مگر انکار ختم نبوّت قطعاً اجماعاً کفر وارتداد ہے جو شخص حضور اقدس سرورِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو خاتم النّبیّین نہ مانے یا ختم نبوّت کے معنیٰ بدلے ۔

حضور کو آخر الانبیاء نہ مانے ۔ حضور کے زمانۂ اقدس میں خواہ حضور کے بعد
کسی کو نبی کیا جانا اس طبقۂ زمین خواہ کسی طبقے میں واقع بلکہ جائز ہی مانے
یقیناً کافر و مرتد ہے ۔ لقولہ تعالیٰ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ
خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط الاشباہ والنّظائر میں ہے اذا لم یعرف ان
محمّداً صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ
من ضروریات الدین ۔ امام توریشتی "المعتمد فی المعتقد" میں
فرماتے ہیں ـ وآنکس کہ گوید کہ بعد از وے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نبی بود یا ہست
یا خواہد بود وآنکس کہ گوید کہ ممکن ست کہ باشد کافر ست این ست شرط درستی ایمان
بخاتم الانبیاء صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ۔

یوں ہی جو خبیث ادنیٰ توہین شانِ اقدس کرے یقیناً کافر ہے ۔
"تفویۃ الایمان" میں ضرور کلماتِ توہین و اقوالِ کفریہ ہیں جن کی
تفصیل "الکوکبۃ الشّہابیہ" مصنفۂ عالم جلیل فاضل نبیل مجدّد مائۃ حاضرہ
حضرت مولینا مولوی احمد رضا خاں صاحب میں ونیز دیگر رسائلِ
علمائے اہلسنّت کثرہم اللہ ونصرہم میں مندرج ہے ۔ کوئی کافر کسی مسلمان کا
ترکہ نہیں پاسکتا ہے اگرچہ وہ اس کے والدین ہوں ۔ سراجیہ میں ہے
موانع الارث اربعۃ الٰی قولہ و اختلاف الدینین ۔ حررہ العبد المسکین
المتمسک بذیل شفاعۃ سیّد المرسلین خاتم النّبیّن وصی احمد الحنیفی
الحنفی السنّی المعروف بالمحدّث السورتی حماہ عن شر کل غبی وغوی"

محمد وصی احمد ۱۳۰۱ ناصر دین

(اظہار شریعت صد ۶۵)

دیکھیے محدّث سُورتی علیہ الرحمہ نے وہابیانہ **انکارشفاعت** کو صرف **گمراہی وضلالت** شمار کیا اور "نہم" کے پیش نظر جواب میں یہ احتیاط فرمائی کہ جواب کو دو حصوں پر تقسیم کر دیا ——— توہین کرنے والے کو بایقین کافر فرمایا ——— اور ——— تفویت دہلوی کے **تشنیع کلمات پر** بیان حکم میں **حکمِ کلمہ** لکھا یعنی انھیں کلمات توہین واقوال کفریہ فرمایا۔ **قائل کلمات** کے حکم سے بحث نہیں فرمائی ——— جیسا کہ "کوکبۂ شہابیہ" میں دہلوی کی "صراط نامستقیم" کی گستاخی کو ——— **سب و دشنام کے لفظ** ——— فرمایا۔ جو **حکم کلمہ** ہے اور بیشک دہلوی کا وہ کلمۂ ملعونہ ایسا ہی ہے۔ "الموت الاحمر" میں اس کی یوں وضاحت فرمائی

—"جو کلمہ اپنے صاف صریح متبیّن معنیٰ پر گستاخی و دشنام ہو ضرور اسے گالی ہی کہا جائے گا اور ضرور موجب ایذار ہو گا اگرچہ اپنے پہلو میں کوئی خفی بعید احتمال عدم دشنام رکھتا ہو مگر متعیّن ہرگز نہ ہو گا جب تک ہر ضعیف سا ضعیف بعید سا بعید احتمال بھی منتفی نہ ہو جائے یہ عدم تعیّن اس احتمال پر کہ شاید مراد قائلِ بعید وہ پہلوئے ابعد ہو صرف بطور متکلّمین مقامِ احتیاط میں اسے تکفیر سے بچائے گا اس کے ارادہ پر ہم کو جزم نہ دے گا نہ یہ کہ وہ گالی نہ رہے یا ایذار نہ دے بھلا اگر کوئی شخص خباب دہلوی وتھانوی صاحبان کو ایسا لفظ کہے تو کیا وہ اسے اچھا جان سکتے ہیں یا اس سے ایذار نہ پائیں گے کیا لفظ کان تک آتے ہی ذہن کو اپنے ظاہر متبادر معنیٰ کی طرف فوراً متوجّہ

نہیں کرتا اور جب وہ دشنام و قبیح ہیں تو کیا ایذا ء نہ دیں گے قطعاً دیں گے جس کا انکار نہ کرے گا مگر مکابر ــــ تو واضح ہوا کہ گالی ہونا اور ایذا ء پانا نہ تعیّن پر موقوف نہ خاص معنیٔ قبیح نیتِ قائل جاننے پر دلیل "(الموت الاحمر ص ۳۲، ۳۳)

حضرت **محدّث سُورتی** علیہ الرحمہ کے مذکورہ **فتویٰ** میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ دہلوی کی تقویت کے شنیع کلمات کو " کلمات توہین و اقوالِ کُفریہ " قرار دینے پر موصوف نے " **کوکبۂ شہابیہ** " کا حوالہ دیا ــــــــــــــــ یہ صاف بتا رہا ہے کہ حضرت محدث سورتی نے " کوکبۂ شہابیہ " کو دیکھا، پڑھا اس کے مطالب عالیہ تک ان کا دستِ ادراک رسا ہوا جس میں صدر جواب میں ہے کہ

" حسبِ تصریحات جماہیر فقہائے کرام ان (دہلوی اور اس کے پیرو وہابیہ) پر حکم کفر ثابت " (کوکبۂ شہابیہ ص ۱۰)

پھر نقل احکام و تفصیل کلام کے بعد آخر میں یہ اجمال فرمایا ہے کہ

" بلا شبہہ جماہیر فقہائے کرام و اصحاب فتویٰ اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر " (کوکبۂ شہابیہ ص ۶۲)

نیز حاشیہ میں ایک " تنبیہ نبیہ " ارشاد فرمائی ہے جس کا شروع ان ہی لفظوں سے ہے کہ

" یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا " (ص ۶۱)

پھر امام علیہ رحمۃ المنعام نے اپنے نزدیک جو مسلک محقّق تھا بیان، فرمایا ہے کہ

" لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کُفر ہونا اور بات۔ اور قائل کو کافر مان لینا اور بات۔ ہم احتیاط برتیں گے۔ سکوت کریں گے جب تک

ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے ــــــــ

بالجملہ اس طائفہ حائفہ خصوصاً ان کے پیشوا کا حال مثل یزید پلید علیہ ما علیہ ہے

کہ محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت[ا] پسند کیا۔" (حاشیہ کوکبۂ شہابیہ صلا)

حاشیہ ا شرحِ عقائد نسفی ص۱۱۷ میں ہے

وبعضهم اطلق اللعن عليه لما انه كفر حين امر بقتل الحسين (رضی اللہ تعالیٰ عنہ	بعض علماء نے یزید پر لعنت کا اطلاق کیا اس لیے کہ اس نے کفر کیا جب کہ امام عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

یہاں تکفیر یزید پلید کی بنا کا رَد کرتے ہوئے علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے دوسری سندِ منع میں فرمایا

ولان الامر بقتل الحسين (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) لا يوجب الكفر فان قتل غير الانبياء كبيرة عند اهل السنة والجماعة ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ (شرح فقہ اکبر ص۸۷)	سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دینا موجب کفر نہیں کیونکہ انبیائے کرام علیہم الصّلاۃ والسّلام کے علاوہ اور کسی کو قتل کرنا اہلسُنّت کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے (کفر نہیں)۔

یوں ہی "نبراس" میں فرمایا

الامر بالقتل معصية لا كفر على قواعد اهل السنة۔ (نبراس شرحِ شرحِ عقائد ص۳۳۱)	قواعد اہلسُنّت کے مطابق قتل کا حکم دینا گناہ ہے کفر نہیں ہے۔

محدّث صاحب قبلہ نے یہ سب کچھ دیکھا، پڑھا اور پھر امام اہلسنّت کا ذکر جمیل اسی فتویٰ میں ان الفاظ سے کیا کہ

"عالم جلیل فاضل نبیل مجدّد مائۃ حاضرہ حضرت مولینا مولوی احمد رضا خاں صاحب" (اظہار شریعت ص۶)

یعنی امام اہلسنّت کو نہ صرف عظیم المرتبت صاحب علم و فضل جانا بلکہ ۱۳۱۹ھ ہی میں امام کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸)

نیز یزید پلید کے بدبخت لشکر کی طرف سے امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مظلوم قتل کیے جانے پر یزید کا راضی اور خوش ہونا جس کو "شرح عقائد نسفی" میں فرمایا

والحق ان رضا یزید بقتل الحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) واستبشارہ بذٰلك واھانۃ اھل بیت النبی علیہ السلام مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ اٰحادا۔ (شرح عقائد ص۱۱۷)

اور حق یہ ہے کہ یزیدی مظالم کی ہر ہر روایت اگرچہ متواتر نہیں مگر ان تمام روایات کا جو خلاصہ اور نچوڑ ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر یزید راضی ہوا خوش ہوا اور اہل بیت نبوّت کی توہین کی یہ ضرور متواتر ہے۔

اس پر علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا

الرضا بقتل الحسین لیس بکفر لما سبق من ان قتلہ لا یوجب الخروج عن الایمان بل ھو فسق وخروج عن الطاعۃ

امام عالیمقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر راضی ہونا کفر نہیں ہے اس کی وجہ وہی ہے جو پہلے گزری کہ قتل کی یہ ناپاک جسارت موجب کفر نہیں ہاں فسق ہے، نیکی اور

مجدّد مائۃ رابع عشر ہونے کی گواہی دی ـــــــــــ اس سے صاف ظاہر و واضح ہے کہ امام اہلسنّت قدس سرّہٗ کا مسلک کہ ـــــــــــ دہلوی گمراہ ہے کافر فقہی ہے ہاں مسلکِ متکلّمین پر اس کی تکفیر قطعی سے کفِّ لسان ہے ـــــــــــ اسے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۹)

الی العصیان ۔

(شرح فقہ اکبر ص۸۸)

فرمانبرداری کے دائرے سے باہر نکلنا اور گناہ و نافرمانی کی ناپاک وادی میں قدم رکھنا ہے۔

یوں ہی "نبراس" میں اس پر یوں نظر وارد کی

الرضا والاستبشار انما یکون کفرا اذا کان بالمعصیۃ من حیث ھی معصیۃ واما للعداوۃ الدنیویۃ فلا کما قررہ المحققون ۔

(نبراس شرح شرح عقائد ص۳۳۲)

امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل جیسے گناہ پر اس لیے راضی اور خوش ہونا کہ ایسا قتل گناہ ہے نافرمانی ہے یہ ضرور کفر ہے لیکن یہ رضا اور خوشی دنیوی دشمنی کی وجہ سے ہو تو کفر نہیں جیسا کہ محقّقین کے نزدیک مسلّم ہے ۔

تو معلوم ہوا کہ قتل یا قتل کا حکم یا قتل پر رضا اور خوشی کچھ بھی علی الاطلاق کفر نہیں ـــــــــــ ہاں قتل پر اس لیے راضی ہونا کہ وہ گناہ و نافرمانی ہے یا استحلال یعنی قتل کو معاذ اللہ حلال جاننا وغیرہ اُمور کے ساتھ مذکورہ افعال ضرور موجب کفر ہیں لہٰذا "تحقیق الفتویٰ مترجم" میں علّامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ کی طرف سے جو یزیدیوں کی تکفیر مندرج ہے کہ

حضرت محدّث سُورتی علیہ الرحمہ نے حقّ تحقیق کے موافق پایا تو محض لوجہ اللہ جذبۂ حق پرستی میں امام اہلسنّت قدس سرّہٗ سے اتفاق فرمایا ———

——— زید اور اس کے ہمنوا اپنا تیشۂ کورچشم کیا یہاں بھی لے دوڑیں گے؟ اور حضرت محدّث سُورتی کو بھی اپنے مُنھ معاذ اللہ کافر کہہ دیں گے؟

اب پاکیزہ گُلستان مارہرہ میں گُلِ بُوستان علم و معرفت، سلالۂ خاندانِ شرف و سیادت جناب مُستطاب فضائل مآب حضرت مولینا مولوی سیّد حُسین حیدر میاں صاحب قبلہ واسطی بلگرامی مارہروی قدس سرّہٗ سے عطر ارشاد مانگیں ——— اور ——— فضائے صداقت میں پھیلا دیں ——— تاکہ ——— راست دل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۰)

"جیسے کہ اہل شام کے لشکر نے میدان کرب و بلا میں امام اہل اسلام سیّدنا امام حُسین علیٰ جدّہٖ و علیہ السّلام سے ناحق اُلجھ کر حضرت امام کا خون بہایا اور اپنے ایمان کی آبرو ضائع کر کے اپنے سر پر ذلت و رسوائی کی خاک ڈالی اور بدترین کُفّار اور اشقیائے اہل نار میں سے ہوئے"

(تحقیق الفتویٰ مترجم ص ۲۳۳ ص ۲۳۴)

یہ اس بنا پر ہے کہ علّامہ خیرآبادی نے تکفیر کے سلسلے میں فقہائے کرام کا مسلک اپنایا۔ متکلّمین کا مسلک وہی سُکوت و کفِّ لسان ہے جیسا کہ امام اہلسنّت قدس سرّہٗ نے "کوکبۂ شہابیہ" کے مذکورہ حاشیہ میں فرمایا یعنی متکلّمین محتاطین یزید کو کافر نہیں کہتے اور

مست و بے خود ہوں ــــــــ اور ــــــــ نشۂ ظلمت کے مخمور ہوش میں آئیں۔

مولوی سلیمان ساکن پھلواری پٹنہ۔ بہار کے بھائی حکیم ایوب پھلواروی حامی ندوہ نے اپنے "قول فاصل" نامی کتابچہ میں ایک مقام پر تکفیر کا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۱)

مسلمان بھی نہیں کہتے چنانچہ علامہ علی قاری نے "شرح فقہ اکبر" میں صاحب "فتح القدیر" امام ابن[1] ہمام علیہ رحمۃ المنعام کا یہ کلام نقل فرمایا

قال ابن ھمام واختلف فی اکفار یزید قیل نعم۔ (ص ۸۸)	امام ابن ہمام نے فرمایا کہ یزید کی تکفیر میں علمائے اہلسنّت کا اختلاف ہے۔ (قول اوّل) بعض نے اس کی تکفیر کا قول کیا۔

٭ ٭ ٭ ٭

اس تکفیر کی بنا امام ابن ہمام علیہ رحمۃ المنعام نے ان بعض صریح کلمات کفریہ کو قرار دیا جو یزید پلید کی

---

[1] فتاویٰ رضویہ جلد پنجم حاشیہ میں ہے ــــ "صاحب فتح القدیر امام کمال الدین ابن الہمام اصحاب ترجیح سے ہیں" مختصراً اور متن میں ہے ــــ "امام محقق علی الاطلاق کمال الدین ابن الھمام کی نسبت علماء کی تصریح ہے کہ پایۂ اجتہاد رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان کے بعض معاصر انہیں لائق اجتہاد کہتے حالانکہ معاصرت دلیل منافرت ہے۔ ردالمحتار میں ہے قدمنا غیر مرۃ ان الکمال من اھل الترجیح کما افادہ فی قضاء البحر بل صرح بعض معاصریہ بانہ من اھل الاجتہاد۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۴۷۵) ۱۲ منہ

رُونا رُوتے ہوئے لکھا

"باقی رہے اہلسُنّت ان میں مولوی اسمٰعیل و مولانا اسحٰق اور ان کی جماعت بھی زمرۂ کفرہ و مضلّین میں داخل کی گئی"

اس پر مواخذہ و مطالبہ کرتے ہوتے سیّد ذی شرف، بزرگ مارہرہ مطہّرہ نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۲)

نسبت سے بیان کیے جاتے ہیں اس کے بعد فرمایا

ولعله وجه ما قال الامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنه بتكفيره لما ثبت عنده نقل تقريره لا لما وقع عنه من الاجتراء على الذرية الطاهرة كالامر بقتل الحسين رضی اللہ تعالیٰ عنه وماجرى مما ينبو عن سماعه الطبع ويصم لما ذكره السمع كما علل به شارح كلامه فانه ليس على وفق مرامه كما قد مناه فى لعنه وقيل لا اذ لم يثبت لنا

شاید ان موجب کُفر اُمور کی روایت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک پایۂ ثبوت کو پہونچی اسی وجہ سے انہوں نے یزید پلید کو کافر کہا۔ باقی جو جُرأت و جسارت پاک خاندانِ نُبوّت کے خلاف یزید سے سرزد ہوئی کہ ظالم نے امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حُکم دیا نیز اور بھی جو کچھ ظلم و ستم ہوا جس کے سُننے سے دل ان ظالموں پر نفرین و ملامت کرتے ہیں اور کانوں کو سُننے کا یارا نہیں رہ جاتا یزید کی تکفیر ان باتوں کی وجہ سے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے

"قول فاصل" کے رَدِّ کامل پر مشتمل اپنی تصنیف "رغم الهازل" ۱۳۱۴ھ میں فرمایا
—"کیوں جناب شاہ سلیمٰن صاحب آپ سے خطاب ہے ذرا نگاہ روبرو
آپ کے نزدیک بھی "صراط مستقیم" و "تفویت الایمان" کا مُصنّف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۳)

عنه تلك الاسباب الموجبة ای لکفره وحقیقة الامر التوقف فیه ومرجع امره الی الله سبحانه۔

(شرح فقہ اکبر ص ۸۸)

نہیں کی جیساکہ ان کے کلام کے شارح نے یہی وجہ ٹھہرائی کیونکہ یہ ان کے مقصد کے مطابق نہیں جیساکہ لعن یزید کے سلسلے میں ہم نے پہلے بیان کیا۔ (قول ثانی) اور بعض علماء نے کہا یزید کافر نہیں اس لیے کہ یزید پلید سے وہ اسباب جو اس کے کُفر کو واجب کریں ہم تک پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے۔ (قول ثالث) اور تحقیقی بات یہ ہے کہ یزید کے بارے میں توقّف ہو اس سے زبان روکی جائے (کہ اسے نہ کافر کہا جائے نہ مسلمان) اور اس کا معاملہ علمِ الٰہی پر چھوڑا جائے۔

امام اہلسُنّت قدس سرّہٗ تکفیر کے سلسلے میں مطلقاً متکلّمین عظام کی اتباع کرتے ہیں اسی لیے آپ نے یہ قول ثالث جو قول تحقیق ہے اختیار فرمایا۔ ۱۲ منہ

سُنّی ہے یا بد مذہب **بددین** توہین کُنندہ حضور پر نُور سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔ شاہ سلیمٰن صاحب آپ کو چھ مہینے کی مہلت ہے آخر ربیع الآخر ۱۳۱۵ھ تک یا تو صاف اقرار فرمایئے کہ ایسے **بددین** کو سنّی بتانا "قول فاصل" والے کی بددینی تھی یا کلمات "صراط مستقیم" و "تفویۃ الایمان" کو مطابق مذہب اہلسنّت ثابت کر دکھایئے فان لم تفعلوا ولن تفعلوا اگر حسب عادت سکوت ہی رہا تو صاف ظاہر ہوگا کہ آپ صاحبوں کے دلوں میں بد مذہبی بھری ہے اور یہ تعلیم ناظم صاحب ادعائے سُنّیت تقیہ کی جلوہ گری ہے۔" (رغم الھازل ص۲۲)

یہ **ارشادِ فیض بار** جو خیر و **صلاح** کے بیش بہا موتی اور **اسوۂ سلف** کی جلوہ گری اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے اس سے اس مقام پر مقصود یہ بتانا ہے کہ حضرت مؤلّف اگر دہلوی کے کُفریات "صراط" و "تفویت" کو التزامی جانتے تو بجائے یہ فرمانے کے کہ

"صراط مستقیم و تفویت الایمان کا مصنّف سُنّی ہے یا بد مذہب بددین توہین کُنندہ حضور پُر نور سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلّم۔"

یہ فرماتے کہ

"صراط مستقیم و تفویت الایمان کا مصنّف مسلمان سنّی ہے یا کافر بالیقین؟"

اور بحکم ارشاد قرآن

الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ | کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا

اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ○ (پ ۲۰ ع ۱۶) | کہہ لینے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

تصریح نفی فتن دائرہ چاہتے ہوئے بجائے یہ اقرار و اعتراف طلب کرنے کے کہ

" ایسے بد دین کو سُنّی بتانا " قول فاصل " والے کی بد دینی تھی "

یہ اقرار و اعتراف طلب فرماتے کہ

ایسے کافر بالیقین کو سُنّی بتانا " قول فاصل " والے کا کفر و ارتداد تھا۔

تو معلوم ہوا کہ حضرت بابرکت مولانائے عظیم المرتبت سیّد حُسین حیدر میاں صاحب قبلہ مارہروی قدس سرہ نے بھی کُفریاتِ اسمٰعیل کو لزومی جانا۔

کیا زید اور ہمنوایانِ زید اپنی نجس زبان بے قید یہاں بھی کھول دیں گے؟ اور طیّب و طاہر گُل بوستان مارہرہ کے دامن پاکیزہ پر کُفر کا افترا و بہتان جڑ دیں گے؟

تف تف ——— خدا توفیق دے تومغویانِ تازہ دیکھیں کہ کیسی بلائے نجاست میں لتھڑے پڑے ہیں ———

——— ان متمسّکان کور دیدہ پر آفت یہ ہے کہ ———

حضرت موصوف مذکور نے اپنی اسی تصنیف لطیف میں وہابیہ کی تکفیر کے سلسلے میں علمائے اہلسنّت عرب و عجم کا صاف اختلاف دکھلایا اور فرمایا

" ——— اسی طرح جن **اکابر دین** نے عرب و عجم میں خوارج و روافض کو باوجود ان کے کلمہ گو ہونے اور ہمارے

قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے کے گمراہ یا کافر کہا اور ان کے
رَد کو امرِ ضروری بتایا اور ان سے بغض رکھنے ان کی
اہانت کرنے کو امرِ شرعی دینی مانا وہ سب حضرات مخالف
ندوہ کے ہیں اور ندوہ ان کے مخالف ہے اسی طرح
وہ سب **حضرات حرمین شریفین** اور ہندوستان کے
جو **وہابیہ** کو **گمراہ یا کافر** ٹھہرا کر ان کے رد میں مشغول ہوئے
وہ سب ندوہ کے مخالف ہیں اور ندوہ ان کے مخالف ہے " (رغم الهازل ص۱۲)

اور پھر وہابیہ کو کافر کہنے والے حضرات علماء کے حکم و فتویٰ سے وہابیہ کو صرف گمراہ کہنے کا فر نہ کہنے والے حضرات علماء پر حضرت موصوف نے کچھ الزام نہ مانا اور وہابیہ کو کافر کہنے والے اور صرف گمراہ کہنے والے دونوں گروہ علماء کو **اکابر دین** اور **معظمین اہلسنّت** جانا مانا۔ حتیٰ کہ خاص بحث تکفیر دہلوی میں "تحقیق الفتویٰ" کا ذکر کیا مگر اس میں مذکور تکفیر کی نسبت **کلمات دہلوی** کی طرف کی **دہلوی** کی طرف نہیں کی فرماتے ہیں

" مولوی اسماعیل کی کتاب " تقویت الایمان " وغیرہ کا حال
تو یہ ہے کہ خاص دہلی میں خود مولوی اسمٰعیل کی حیات و زمانہ میں جناب
مولانا مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی نے کتاب "تحقیق الفتویٰ "

تصنیف فرمائی جس میں مولوی اسماعیل کے اون **کلماتِ کفریہ** کا **کفر** ثابت کیا" (رغم الھازل صـ۲۲)

اس سے کفریات دہلوی کا لزومی اور متبیّن فی الکفر ہونا صاف عیاں ہے ـــــــ

اللہ تعالیٰ ان اساطینِ امّت بزرگانِ ملّت پر رحمت و نور کی بارش فرمائے جن کے مبارک کلماتِ طیّبات آج بھی اہل ایمان کو اطمینان وجلا بخشتے اور گم گشتگان راہ کو سچائی اور سلامتی کی منزل کا پتہ دیتے ہیں آمین بجاہ النبیّ الامین صلّی اللہ تعالیٰ وبارک وسلّم علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وحزبہٖ اجمعین وبہم ولہم وفیہم ومعہم علینا الی یوم الدین۔

جو ایمان و سُنّیت کو عزیز، حساب وقیامت کو قریب اور نجات آخرت کو پیارا جانے۔ شنیع تجسّس احتمال واعتراض کفر مآل سے دور ونفور ہو اور اتباع اہلسنّت کرے اور اساطین واسلاف اہلسنّت کے قدموں سے لپٹ رہنے کو بھلا جانے ورنہ اس **جرم شنیع** یعنی مسلمان کو کافر کہنے پر **ظواہر احادیث صحیحہ** کا جو ارشاد ہے اور **فقہائے کرام** کا جو **حکم و فتویٰ** ہے معلوم ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد سوم میں ہے

ـــ" جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کہے **ظواہر احادیثِ صحیحہ** کی بنا پر وہ خود کافر ہے۔ امام مالک واحمد وبخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی واللفظ لمسلم حضور اقدس سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

فرماتے ہیں

ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت علیہ۔	یعنی جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقۃً کافر تھا جب تو خیر، ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا۔

٭ ٭ ٭ ٭

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں

اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدہما۔	جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی رجوع اس طرف بیشک ہو۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں

لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذٰلک الاحار علیہ ولا یرمی رجل رجلا بالفسق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذٰلک۔	جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کُفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر اُلٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا ایسا نہ ہوا۔

ھٰذا مختصراً۔

امام ابن حبان اپنی صحیح مسمّٰی بالتقاسیم والانواع میں بسند صحیح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ما اکفر رجل رجلا قط الا باء بھا احدھما ان کان کافرا و الا کفر بتکفیرہ۔

یعنی کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پا جائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گرے گی اگر وہ کافر تھا تو یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوا۔

٭ ٭ ٭ ٭
٭ ٭ ٭ ٭

وجہ اس پلٹنے کی جس طرح ارباب قلوب نے افادہ فرمائی یہ ہے کہ مسلمان کا حال مثل آئینہ کے ہے ع

ترک و ہندو در من آں بیند کہ اوست

المرء یقیس علیٰ نفسہٖ۔ جب اس نے اسے کافر یا مشرک یا فاسق کہا اور وہ ان عیوب سے پاک تھا تو حقیقۃً یہ اوصاف ذمیمہ اسی کہنے والے میں تھے جن کا عکس اس آئینۂ الٰہی میں نظر آیا اور یہ اپنی سفاہت سے اس کریہ بدنما شکل کو آئینہ تاباں کی صورت سمجھا حالانکہ دامن آئینہ اس لوث وغبار سے صاف و منزّہ ہے۔

بہت اکابر ائمہ مثل امام ابوبکر اعمش وغیرہ عامۂ علمائے بلخ وبعض ائمہ بخارا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم احادیث مذکورہ پر نظر فرما کر اس حکم کو یوں ہی

مطلق رکھتے اور مسلمان کی تکفیر کو علی الاطلاق موجب کفر جانتے ہیں۔

سیّدی اسمٰعیل نابلسی شرح درر وغرر مولیٰ خسرو میں فرماتے ہیں

لوقال لمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لایکفر واتفقت ھذہ المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول الفقیہ ابی بکر رجع الیٰ قولہ الخ ملخصًا۔

رسالہ علّامہ بدر رشید پھر شرح فقہ اکبر ملّا علی قاری میں ہے

فرجع الکل الی فتوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم۔

احکام میں بعد عبارت مذکورہ کے ہے

وینبغی ان لایکفر علیٰ قول ابی اللیث وبعض ائمۃ بخارا۔

اور مذہب صحیح ومعتمد ومرجح فقہائے کرام تفصیل ہے کہ اگر بطور سب ودشنام بے اعتقاد تکفیر کہا تو کافر نہ ہوگا جیسے بے باکوں بے قیدوں کو خرِ بے لجام و سگ بے زنجیر کہیں کہ معنی حقیقی مراد نہیں ورنہ کافر ہوجائے گا۔

فتاویٰ ذخیرہ وفصول عمادی وشرح درر وغرر وشرح نقایہ برجندی وشرح نقایہ قہستانی ونہر الفائق وشرح وہبانیہ علّامہ عبدالبر ودرمختار وحدیقہ ندیہ وجواہر اخلاطی وفتاوےٰ علمگیری وردالمحتار وغیرہا کتب معتمدہ میں تصریح فرمائی کہ یہی مذہب مختار ومختار للفتویٰ ومفتیٰ بہ ہے۔

علما فرماتے ہیں جب اس نے اپنے اعتقاد میں اسے کافر سمجھا اور وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے تو اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو ایسا کہے وہ کافر ہے۔" مختصراً (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۳۰۸، ۳۰۹)

ظالم کس پر کفر کا بہتان اٹھا رہے ہیں اس پر جس کے نہ صرف مسلمان سُنّی صحیح العقیدہ ہونے بلکہ امام اہلسنّت اور مجدّد دین وملّت ہونے پر علما ومشایخ عرب وعجم کی گواہیاں موجود ہیں ______ علّامہ قاضی عبدالوحید فردوسی باوجودیکہ شاگرد نہیں، مرید نہیں، معاصر ہیں والمعاصرۃ وجہ المنافرۃ مگر "سل السیوف" پر اپنی تمہید سدید میں کس وارفتگی اور شیفتگی سے امام ممدوح کا تذکرہ کرتے ہیں فرماتے ہیں

" اب ہم بتوفیقہٖ تعالیٰ ایک مختصر رسالہ حضرت عالم اہلسنّت افضل المحقّقین جناب مولٰینا مولوی محمّد احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی مدّظلہ العالی کا شائع کرتے ہیں جس سے میاں اسمٰعیل دہلوی سنّی ندوہ کا ضال وگمراہ وبددین ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے اور نیز ہر شخص پر یہ بھی بیّن ومبین ہے کہ ندوی صاحبوں نے جو باتباع نیچریہ اہلسنّت کی نسبت تہمت تکفیر تکفیر کی رٹ لگائی ہے کس قدر دروغ بے فروغ ہے۔

ان دونوں امر کے ثبوت عظیم کو حضرت ممدوح کا رسالہ " سُبحٰن السّبوح عن عیب کذب مقبوح (۱۳۰۷ھ)" ہی کافی ووافی تھا جو ندوے کی پیدائش سے کئی سال پہلے شائع ہو چکا مخالفین کی طرف سے برسوں جواب جواب کا شور رہا

بفضلہٖ تعالیٰ اب تک نہ ہو سکا نہ بعونہٖ تعالیٰ قیامت تک ہو۔

اس کی تنزیہ سوم میں ان سنّی ندوہ میاں اسمٰعیل دہلوی کی بددینیاں اس روشن ثبوت سے واضح کیں جو بشرط انصاف کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں ـــــــــ اور خاتمہ میں بآنکہ صرف ایک مسئلۂ **امکان کذب** میں اس علیہ ما علیہ پر **پچھتّر وجہ**[۵۱] سے لزوم کفر ثابت کیا اور متبعون پر تین اور بڑھا کر **اٹھتّر**[۵۲] کا مژدہ دیا مگر صـ۹۰ پر[۵۳] صاف ارشاد فرمادیا ـــــــــ بالجملہ آفتاب روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ایک مذہب علمائے دین پر یہ امام و مقتدی سب کے سب

حاشیہ ۵۱ دہلوی کے کفریات کا ستّر پچھتّر میں حصر نہیں۔ چنانچہ "کوکبۂ شہابیہ" میں تذییل جلیل کے ذیلی عنوان سے امام اہلسنّت قدس سرّہٗ نے فرمایا

"یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اس کے امام کے کفری اقوال اور ان پر کتبِ ائمۂ دین سے احکام کفر و اشدّ الضّلال تھے جن کا شمار بظاہر ستّر کفریات تک پہونچا اور حقیقۃً دیکھیے تو بیشمار ہیں ـــــــــ یہ ستّر کیا ان میں سے جس ایک کو چاہیے ستّر کر دکھائیے تو اب ان کفریات کو خواہ ستّر کہیے خواہ ستّر ہزار کفریات ٹھہرائیے" مختصراً (کوکبۂ شہابیہ صـ۵۸) ۱۲ منہ

حاشیہ ۵۲ اٹھتّرویں وجہ میں امام اہلسنّت قدس سرّہ نے فرمایا

"الحمد للہ کہ علمائے اہلسنّت ان نئے جہلا کی جہالت فاحشہ سے پاک نرالے اور

۵۳ فتاویٰ رضویہ جلد ششم صـ۲۷۲ - ۱۲ منہ

نہ ایک دو کفر بلکہ صدہا کفر سراپا کفر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔
اسی قدر ان کے خسار و بوار کو کیا کم ہے اگرچہ ائمۂ محققین و
علمائے محتاطین انھیں کافر نہ کہیں اور یہی صواب ہے
وبه یفتی وعلیه الفتوی۔"

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۳)

ان کے بہتانی خیالوں، شیطانی ضلالوں پر سب سے پہلے تبرا کرنے والے (ہیں)
مگر ان کی قوت واہمہ نے جو انہیں امام الطائفہ کے ترکہ میں ملی ائمۂ متقدمین
میں کچھ علما ایسے تراشے جو کذبِ الٰہی کے جواز وقوعی بلکہ وقوع بالفعل کے قائل ہوئے۔"

(فتاویٰ رضویہ ششم ص۲۷۱)

دیوبندیہ جب تک وقوع کذب کے قائل نہ ہوئے تھے صرف امکان کذب ماننے کی گمراہی و گندگی میں ملوث ہوئے تھے کذب کے امکان وقوعی اور وقوع سے اپنی برأت ظاہر کرتے تھے مگر اپنے امکان کذب ماننے پر بعض علمائے اہلسنّت سے جو جواز خلف وعید کے قائل ہیں دلیل لاتے تھے لیکن وہ علماء خلف وعید کا صرف امکان ذاتی نہیں بلکہ امکانِ وقوعی بلکہ وقوع مانتے ہیں اور ان حضرات کے قول جواز خلف وعید کو دیوبندیہ کے عقیدۂ امکان کذب سے ذرہ برابر کا بھی واسطہ نہیں۔

اب دیوبندیہ جب اپنے عقیدۂ امکان کذب پر ان حضرات علماء کے قول جواز خلف وعید سے دلیل لائے اور وہ حضرات خلف وعید کا جواز وقوعی بلکہ وقوع مانتے ہیں تو لازم آیا کہ دیوبندیہ نے کذب کا جواز وقوعی بلکہ وقوع جو کفر خالص اور ارتداد یقینی ہے ان حضراتِ

اور صنہ پر فرمایا

" حاشَ للہ حاشَ للہ ہزار ہزار بار حاشَ للہ میں ہرگز

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۴)

علمائے اہلسنّت کی طرف منسوب کیا اور وہ حضرات بحمدہٖ تعالیٰ اس کُفر یقینی سے یقیناً پاک و صاف ہیں تو وہ جنہیں کذب کے امکان وقوعی بلکہ وقوع جیسے کُفر یقینی کا قائل ماننا دیوبندیہ پر **لازم** آیا وہ ان دیوبندیوں کے وہم ہی میں موجود ہوئے ــــــــــ اسی کو امام اہلسنّت نے فرمایا

" وہ تراشیدہ علماء ساختہ ائمّہ (جن کا ان جہال کے وہم وخیال کے سوا کہیں وجود نہیں) قطعاً اجماعاً کافر مرتد تھے، اب انھوں نے ان وہمی موجودوں یقینی مرتدوں کو کافر نہ جانا بلکہ مشایخ دین وعلمائے معتمدین مانا تو خود ان پر کُفر وارتداد لازم آنے میں کیا کلام رہا کہ جو کسی منکر ضروریاتِ دین کو کافر نہ کہے آپ کافر ہے " (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص۲۷۱)

وجہ لزوم وہی ہے کہ دیوبندیہ نے ان وہمی موجودوں کو مشایخ دین وعلمائے معتمدین ماننے کا اگرچہ **التزام** کیا مگر ان کی طرف کُفر وارتداد یقینی یعنی کذب کے جواز وقوعی یا وقوع کے انتساب کا **التزام نہیں** کیا۔ ہاں یہ انتساب ان کے عقیدۂ امکان کذب پر جواز خلف وعید سے استناد کرنے کی وجہ سے ان پر **لازم** ضرور ہے۔

اس انتساب کا التزام بھی اگر دیوبندیہ سے اس وقت پایا جاتا تو دیوبندیہ اسی وقت لزوم کُفر نہیں بلکہ التزامِ کُفر سے حصّہ پاتے اور بحکم مَن شکّ قطعی یقینی اجماعی کافر قرار پاتے ـــ

ـــــــ
لہ فتاویٰ رضویہ ششم ص۲۶۵ ـ ۱۲ منہ

ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو

توابھی تک[لہ] مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں

شک نہیں اور امام الطائفہ کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا "

اگر یہ کتاب مستطاب خلقت ندوہ کے بعد شائع ہوتی تو بحکم المرء یقیس

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۵)

ـــــــ جیسا کہ بعد کو ان کے قطعی یقینی کفریات ظاہر ہوئے تو یہ قطعی یقینی اجماعی کافر قرار پائے ۔۱۲ منہ

حاشیہ لہ ابھی تک پر " سبحٰن السبوح "، مطبوعہ مطبع اہلسنّت و جماعت بریلی باہتمام و اشاعت حضرت صدر الشریعہ مولٰینا امجد علی رضوی علیہ رحمۃ العلی میں صـ۱۱۳ پر یہ کشّاف حقیقت حاشیہ مطبوع ہے کہ

" ابھی تک کی قید بحمد اللہ تعالٰی کس قدر مفید و بامعنٰی واقع ہوئی ان مدعیٔ جدید یعنی جناب مولوی گنگوہی و ملّا انبہٹی صاحبان مع ذریات کے وہ اقوال **ظاہر** ہوئے کہ جناب اسمٰعیل دہلوی کو بھی ان کے آگے کفریات بکنے کا موبھہ نہ رہا اس پر تو کفر **لازم** ہی ہوا تھا ان صاحبوں نے دل کھول کر مونھ بھر کر وہ **صریح یقینی قطعی کفر** بکے جن پر تمام اکابر علمائے حرمین شریفین نے فتوٰی دیا کہ جو شخص ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اس کا بیان کتاب مبارک "حسام الحرمین"، و کتاب مبارک "تمہید ایمان بآیات قرآن" مع مواہیر علمائے حرمین شریفین میں ملاحظہ ہو" ـــــــ ۱۲ منہ

علیٰ نفسہٖ ندویوں کو گمان ہوتا کہ ہمارے اعتراضات پر یہ کلمات زائد فرمائے ہیں مگر الحمدللہ کہ یہ نوخیز انجمن اس وقت تک اپنی ماں کے پیٹ میں بھی نہ پڑی تھی یہ لوگ جن کی تکفیر کا افترا حضرات ندویہ نے علمائے اہلسنّت پر باندھا ان میں سب سے بدتر واشنع حال پر اسمٰعیل دہلوی ہے جب اس کی نسبت ان علمائے کرام کی یہ تصریحات تو اوروں کے باب میں اس تہمت ملعونہ کی کیا گنجائش "

(صدر سل السیوف مطبع اہلسنّت پریس پیلی بھیت میں مطبوع "تمہید سدید" ص ۴۳)

نیز یہی **قاضی صاحب** اپنی تصنیف "**صمصام سنیت بگلوئے نجدیت**" ۱۳۱۶ھ ص ۴۳ میں اپنے مخالف سے فرماتے ہیں

"میں عرض کروں ملازمان سامی کو بوجہ وفور علم بہت دقت پیش آئے گی شاید برسوں ماخذ مسائل کا پتہ نہ لگے لہٰذا "سبحٰن السبوح" سے استعانت کیجیے وہ ارشاد فرمادے گا کہ یہ سب مسائل کیونکر ماجاءَ بہٖ (النبیّ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) میں داخل اور شرع مطہّر میں کس کس طرح ان پر اقامت دلائل ہے "

جسے علم سے واقعی لگاؤ ہے وہ جانتا ہے کہ یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جس نے **امام اہلسنّت** کو علم ودین کا دریائے موّاج پایا اور اس دریا میں شناوری کی ہو

یہی **قاضی صاحب** ندوہ شکن، ندوی فگن اپنے ماہنامہ "**تحفہ حنفیہ**" میں امام اہلسنّت قدس سرہ کو ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں

"مجدّد مائۃ حاضرہ ناصر ملّت طاہرہ عالم اہلسنّت اعلیحضرت مولینا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خاں صاحب بریلوی ادام اللہ تعالیٰ فیضہ القوی"

(تحفہ حنفیہ جلد ۱۱ پرچہ ۲ صفر ۱۳۲۵ھ مطبوعہ مطبع حنفیہ بخشی محلہ پٹنہ)

نیز علمائے حرمین شریفین نے قبل ملاقات ۱۳۱۷ھ میں ردِّ ندوہ میں امام اہلسنّت قدس سرہ کے فتاوے دیکھے جن میں نیچریہ اور روافض تبرائیانِ زمانہ کی تکفیر اور وہابیہ کی تضلیل تھی تو ان پر تصدیق کرتے ہوئے امام ممدوح کو کن کن مدائحِ جلیلہ سے یاد فرمایا اسے دیکھیے

"مذہب اہلسنّت وجماعت کی نصرت ویاوری اور مذہب اہل زیغ و کفر وضلالت کی پردہ دری کی طرف داعی — فاضل رفیع القدر محکم قدم سردار فاضل۔ علّامۂ کامل —— اس تحریر میں تمام علمائے اسلام کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دیا —— مصنّف کی خوبی اللہ کے لیے ہے۔ کس قدر حاذق اور کتنا خوبیوں والا ہے —— عالم علّامہ ہے — فاضل فہّامہ ہے —— راسخ العلم ہے — عمائد میں ایسا ہے جیسے آدمی کے بدن میں آنکھ — بے نظیر علّامہ ہے —— بلند ہمت، صاحب مجد ہے —— اللہ کے لیے ہے اس کی نکوئی —— کثیر العلم، عزیز الفہم، تیز ذہن، علوم کا کمال ماہر، علم کو حسن دینے والا، روشن خاطر ہے —— عمدگان اخیار کا پیشوا ہے —— اس کا قصد صرف

مسلمانوں کی خیر خواہی اور انہیں راہِ ہدایت کا دکھانا ہے ـــــ بڑے علم عظیم والا فاضل ہے۔ تمام محققین کا جس پر اعتماد ہے۔ اہل علم ویقین میں انتخاب ہے۔ میں وہ زبان نہیں پاتا جس سے اس کی تعریف کروں اور مجھ جیسا ایسے عالم کامل کی کہاں مدح کر سکے ـــــ ثریا تک ہاتھ کیونکر پہونچے ـــــ جلیل، مشہور، فاضل، پیشوائے اخیار ہے ـــــ حبر فہّامہ، پرہیزگار ستھرا، عالم عامل، فاضل کامل، ادیب عاقل، حسب نسب والا، تمام علوم منطوق ومفہوم کا جامع ـــــ شریعت روشن کا زندہ کرنے والا۔ طریقت پسندیدہ کو قوت دینے والا ـــــ سعید فرشتہ، یکتا آسمان ـــــ چراغ زماں ـــــ عالم کثیر الفہم "ـــــ (فتاوی الحرمین مترجم ص۲)

اورجب **قادیانیہ دیوبندیہ** کی تکفیر قطعی کلامی پر مشتمل **المستند المعتمد بناء نجاۃ الابد** کا حصّہ ان علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش ہوا تو اس کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے ان حضرات نے **امام اہلسنّت** ـــــ کے متعلق کیا ارشاد فرمایا۔ اسے دیکھیے

ـــــ " علامۂ[1] کامل، استاذ ماہر جو اپنے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دین کی طرف سے جہاد وجدال کرتا ہے ـــــ باریکیوں[2] کا خزانہ ـــــ فضائل[3] کا دریا، علمائے عمائد کی آنکھوں کی

---

[1] تقریظ ع۱ حضرت مولینا سعید بابصیل علیہ الرحمہ [2] تقریظ ع۲ حضرت مولینا ابوالخیر مرداد علیہ الرحمہ

[3] تقریظ ع۳ حضرت مولینا شیخ صالح کمال علیہ الرحمہ۔

ٹھنڈک، زمانے کی برکت ــــــ وہابیہ[1] کی گردن پر تیغ براں، ہمارا سردار، ہمارا پیشوا ــــــ دریائے[2] زخار۔ بحر ناپید اکنار۔ ہمارا مولیٰ ــــــ یکتائے[3] زمانہ مولانا حضرت احمد رضا خاں، وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکّہ اس کے لیے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علماء اس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا **مجدّد** ہے تو البتہ حق و صحیح ہے ــــــ بیشک[4] مجھ پر اللہ کا احسان ہوا کہ میں حضرت سے ملا۔ میں نے ان کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے ہی سنا تھا اور ان کی بعض تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا تھا جن کے نور سے حق روشن ہوا تو ان کی محبّت میرے دل میں جم گئی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے۔ میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں۔ ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد بند کیے گیے۔ علم کلام و فقہ و فرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی۔ عربیت و حساب کا

---

[1] تقریظ ۴ حضرت مولینا علی بن صدیق کمال علیہ الرحمہ۔ [2] تقریظ ۵ حضرت مولینا عبدالحق الہ آبادی مہاجر علیہ الرحمہ

[3] تقریظ ۶ حضرت مولینا سید اسمٰعیل علیہ الرحمہ۔ [4] تقریظ ۷ حضرت مولینا سیّد ابوالحسین مرزوقی علیہ الرحمہ

ماہر، منطق کا دریا، علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا ———

اس[۱] فتنوں کے زمانے میں دین متین کا زندہ کرنے والا، اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کیا، سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا وارث، علمائے مشاہیر کا سردار، دین اسلام کی سعادت، نہایت محمود سیرت، بڑی مبارک گھڑی تھی جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے ان کے آفتاب سعادت سے برکت حاصل کرنے کا موقع ملا ———

مسلمانوں[۲] کا یاور، راہ یابوں کا نگہبان، حجتوں کی تیغ براں سے بیدینوں کی زبانیں کاٹنے والا

ہے وہ معزز کہ ہے تقویٰ کی صفا وصفوت — جس کی سبقت پہ ہے اجماعِ جہاں کی حجت

وہ بریلی وطن احمد وہ رضا ربّ کمال — خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت

اللہ[۳] کا خاص بندہ، مخالفان دین کا دفع کرنے والا، جس کے لیے علمائے مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے ——— بے نظیر ہے ——— میرے سردار میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی ——— اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے ——— اور مجھے اس کی روش نصیب کرے کہ اس کی روش سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے۔

۱ے تقریظ ع۹ حضرت مولینا عابد حسین علیہ الرحمہ — ۲ے تقریظ ع۱۰ حضرت مولینا علی بن حسین علیہ الرحمہ

۳ے تقریظ ع۱۳ حضرت مولینا عبد الرحمن دہان علیہ الرحمہ۔

حق[۱] و دین کی مدد کرنے اور بیدینوں کی گردنیں قطع کرنے پر قائم ــــ پچھلوں کا معتقد، اگلوں کا قدم بہ قدم ــــــــــ اللہ[۲] تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اسے خدمت شریعت کی توفیق بخشی اور نہایت تیز فہم عطا کرکے مدد دی تو جب شبہہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے۔ان حافظان شریعت، اعلیٰ درجہ کے کامل علماء میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہیں ــــــــــ اللہ[۳] تعالیٰ امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے ان کا نفع ہمیشہ رکھے" ــــ

اختصاراً (تمہید ایمان مع حسام الحرمین کے ساتھ مطبوعہ "خلاصۂ فوائد فتویٰ" زیر عنوان گلبن اول ص۵۲ تا ۵۷)

یہ اور وہ تمام **علماء و مشائخ عرب و عجم** جو **امام اہلسنّت** قدس سرّہٗ کو **مسلمان** جانتے، **پیشوائے اسلام و مسلمین** مانتے ہیں زید انھیں کیا کہے گا اور کہے نہ کہے اس کے قول مردود سے لازم تو ہے ہی کہ یہ سب حضرات عالی رتبہ اس کے نزدیک معاذ اللہ کافر ہوں۔ مسلمان اتنے ہی سے اس قول مردود کی **شناعت ضلالت و کُفریت** کا اندازہ کرسکتے ہیں۔

اللہ اللہ۔ اَلحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالبُغضُ فِی اللّٰہِ کے مظہر زمین طیّبین کے

۱؎ تقریظ ۱۵ حضرت مولینا شیخ احمد امدادی علیہ الرحمہ ۲؎ تقریظ ۲۵ حضرت مولینا سید محمد سعید علیہ الرحمہ

۳؎ تقریظ حضرت مولینا شیخ محمد بن موسیٰ خیاری علیہ الرحمہ۔

علمائے اہلسنّت رحمہم اللہ تعالیٰ جن کی طرف سے کسی کی مدح سرائی دینی فضل وشرف کے پیش نظرہی ہوتی ہو وہ حضرات بلند رفعت تو ایسی عظیم وجلیل تعریفوں سے **امام اہلسنّت** کو سراہیں اور آج جسے ان کے سامنے طفل مکتب کی بھی حیثیت نہیں مدعیٔ اسلام وسنّیت ہوکر کفر کی نجاست لے کر امام اہلسنّت کے مسلک مختار متکلمین پر یوں موںھ آئے اسے علامات قیامت میں سے ایک علامت کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

فضل الٰہی ورسالت پناہی نے جسے امام اہلسنّت مجدّد دین وملّت عظیم البرکت نادرالوجود نائب نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارث رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا اس پر یہ جرأت؟ یہ جسارت؟

الحذر الحذر ثم الحذر

؎ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنۂ نیکاں برد

جنھیں مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے وارثوں کی سچّی محبت نصیب ہوتی ہے ظلمت انھیں اپنا لقمہ نہیں بنانے پاتی اور مشکوٰۃ نبوت سے ان وارثوں کے واسطے سے جو نور ان کے دلوں میں جلوہ گر ہوتا ہے ان کی زبان سے یوں گویا ہوتا ہے

"وہ اجلۂ اکابر بندگانِ خدا کہ بفضلہٖ تعالیٰ لا یخافون لومۃ لائم کے مصداق ہیں جو ان مرتدین کے جیتے جی ان کو کافر و مرتد کہہ رہے ہیں اور مرتدین کو کچھ بن نہیں آتی کہ اپنا کفر اٹھائیں انھوں نے مُردہ دہلوی کی تکفیر سے کفّ لسان فرمایا۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مولیٰ عزّوجلّ کی

بے شمار رحمتیں، کیا خوب فرمایا کہ خوف زندوں کا ہوتا ہے نہ کہ مردوں کا۔

فعل اللہ بھشام کذا وکذا۔ اگر دہلوی کی عبارت بھی متعین ہوتی تو

اس مرے ہوئے کا کیا خوف تھا کہ اس کی تکفیر قطعی کلامی سے

کفِّ لسان فرماتے" (الموت الاحمر ص۳۸)

اللہ ایمان والوں کا والی مسلمانوں کو ہر کفر و گمراہی اور فتنہ کی تاریکی سے دور کرے دور رکھے اور ایمان و سنّیت پر خاتمہ نصیب کرے آمین بجاہ حبیبہ الامین المکین صلّی اللہ تعالیٰ وسلّم وبارك علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحٰبہٖ وحزبہٖ وابنہٖ اجمعین وعلینا معھم وفیھم وبھم ولھم الیٰ یوم الدین والحمد للہ ربّ العٰلمین۰

الفقیر محمد کوثر حسن السنی الحنفی القادری الرضوی غفرلہ

۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ روز شنبہ مطابق ۶ اکتوبر ۲۰۰۱ء

محمدی سنّی حنفی قادری رضوی

احمد رضا

من و دست و دامانِ

محمد کوثر حسن

تصدیقات علمائے اہلسنت

(۱) ۸۶/۹۲ بفضلہٖ تعالیٰ فاضل مجیب کا جواب صحیح وصواب اور رافع ارتیاب ہے فاضل مجیب نے اپنی تحریر "تحقیق جمیل" میں حق تحقیق ادا کرکے معترضین کے اعتراضات کے تار و پود بکھیر کر رکھدیے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

کتبہ محمد قدرت اللہ الرضوی غفرلہ

صدر المدرسین دار العلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا بکھرا۔ کبیر نگر۔ یوپی

۲؍ ذیقعدہ سنہ ۱۴۲۲ھ

(۲) ۸۶/۹۲ ذی جاہ عزت پناہ حضرت شاہ علامہ ومولینا کوثر حسن صاحب قبلہ زید حبہٗ ——— السلام علیکم

بعد استمزاج عرض ہے کہ بندۂ ناچیز نے آپ کی تالیف مسمّٰی بہ "تحقیق جمیل در لزوم کفر اسمٰعیل" کا مطالعہ کیا بحمدہٖ تعالیٰ نہایت خوب پایا۔ رأیت الکتاب المستطاب فوجدتہا علیٰ وجہ الصّواب واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم۔ خواجہ مظفر حسین فیض آباد (شیخ المعقولات مصنّفِ کتاب "ٹی وی کی تحقیق")

(۳) الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح ومثاب

عبید المصطفیٰ فقیر محمد اشرف رضا قادری خادم الافتا، والقضا ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر

دار العلوم حنفیہ رضویہ قلابہ ممبئی ۵۔

۲۸؍ رمضان المبارک سنہ ۱۴۲۲ھ

۷۸۶

برقِ تابندہ

از

حضرت مولانا غلام رسول صاحب نوری

محرر

نوری دار الافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام بھریا۔ ڈاکخانہ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور

(یوپی)۔ ۲۷۱۶۰۴

بِسْمِہٖ تَعَالٰی وَبِحَمْدِہٖ

کیا فرماتے ہیں مفتیان اسلام مسئلۂ ذیل میں کہ الملفوظ حصّہ اوّل صلا۱۱۴ پر ایک عرض ہے۔ "اسمٰعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیئے؟" جسکا جواب فاضل بریلوی نے یوں دیا ہے "میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں"۔ جواب کا یہ جملہ کہ "خود کہیں گے نہیں" پر مفتی اعظم نے حاشیہ لگایا ہے کہ "اسماعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں فرق ہے ہم اہلسنت متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ جب تک کسی قول میں تاویل کی گنجائش ہوگی تکفیر سے زبان روکی جائے گی"۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے اسماعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں کیا فرق ہے واضح کریں دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسمٰعیل دہلوی کے وہ کون سے کفریہ جملے ہیں جس کی تاویل فاضلِ بریلوی نے کی ہے اور اس تاویل کی بنا پر تکفیر سے زبان و قلم کو روکا ہے؟

مثال کے طور پر میں پوچھتا ہوں اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے "ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"۔ بتائیں کہ اس کفریہ قول بدتر از بول کی فاضل بریلوی نے کیا تاویل کی ہے؟ "نماز میں خیال گاؤ خر میں ڈوبنا خیال نبی میں ڈوبنے سے ہے"۔ بتائیں کہ فاضل بریلوی نے کیا تاویل کی ہے؟ اسی طرح کے کفریہ جملے تقویۃ الایمان میں بھرے پڑے ہیں ان کی تاویلات کیا کی گئی ہیں واضح کریں ــــ الملفوظ حصّہ دوم صلا۱ پر لکھا ہے کہ زید ابن لصیت منافق نے کہا کہ حضور غیب کی خبر کیا جانیں؟ اس پر آیت کریمہ نازل ہوتی ہے قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ آگے چند سطور بعد فرماتے ہیں یہاں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو مطلقاً غیب کا منکر ہو وہ کافر ہو گیا جو لفظ اس منافق نے کہے جسے قرآن عظیم نے فرمایا تو بہانے نہ بنا تو کافر ہو چکا یہی تو تھا کہ رسول غیب کیا جانے بعینہ یہی تقویۃ الایمان میں لکھا کہ "غیب کی باتیں اللہ جانے رسول کو کیا خبر"۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ زید ابن لصیت نے مطلقاً غیب کا انکار کیا تو قرآن نے اس کو کافر گردانا اس کا کفر کفرِ قطعی اور وہ کافرِ قطعی قرار پایا بعینہ زید ابن لصیت کی طرح اسماعیل نے بھی لکھا تو دونوں کا کفر برابر ہوا یا نہیں؟ ہوا اور یقیناً ہوا تو اسماعیل بھی کافر ہوا یا نہیں؟ ہوا اور بیشک ہوا تو ایسے کھلّم کھلا کافر کو کافر کہنے سے کفِ لسان کرنا چہ معنیٰ دارد؟

یا پھر اسماعیل کے مذکورہ جملے میں بھی فاضل بریلوی نے کوئی تاویل کی ہے اگر کی ہے تو بتائیں کہ کیا تاویل کی ہے اور اگر نہیں تو کافر نہ مان کر خود کیا ٹھہرے ؟ - الملفوظ حصہ سوم ص۵ پر فرماتے ہیں کہ "مطلقاً علم غیب کا منکر کافر ہے کہ وہ سرے ہی سے نبوت کا منکر ہے نبوت کہتے ہی ہیں علم غیب دینے کو"۔

سوال یہ ہے کہ مطلقاً علم غیب کا انکار جب سرے ہی سے نبوت کا انکار ٹھہرا تو اسماعیل دہلوی سرے ہی سے نبوت کا منکر نہیں ٹھہرا ؟ ٹھہرا اور بے شک ٹھہرا تو پھر فاضلِ بریلوی کا کفِ لسان کیا معنیٰ رکھتا ہے ایک منکر نبوت کو کافر نہ مان کر خود کیا ہوئے ؟ جبکہ ایک بات اور بھی غور طلب ہے کہ فاضل بریلوی سے تقریبا ۴۰ سال قبل ہی علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے اسماعیل پر کفر کا فتویٰ دے دیا تھا اسی فتویٰ میں یہ بھی لکھا کہ جو اس کے کفر میں شک و تردد لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ علامہ فضل حق کے فتویٰ کی رو سے فاضل بریلوی کیا ٹھہرتے ہیں ؟ غیر جانبدارانہ طور پر حکم شرعی بیان کریں۔ منطقی فلسفی بحث سے گریز کریں اور سیدھے سادے الفاظ میں ہی جواب دیں تاکہ عام مسلمانوں کو بھی سمجھنے کا بھر پور موقع ملے۔ بینوا و توجروا

المستفتی احقر غلام اشرف اشرفی غفرلہ
امام غوثیہ مسجد جمنی ٹیکرا
عمرواڑہ سورت ۲
گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہ الفخیم

الجواب

ظاہر میں احتمال بعید اور نص میں احتمال ابعد کی گنجائش ہوتی ہے ـــــ مفسر میں کسی طرح کے احتمال کی گنجائش نہیں ہوتی ـــــ علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ الربانی "تلویح" شرح "تنقیح و توضیح" ص۳۳۶ میں فرماتے ہیں

"الظاھر یحتمل غیر المراد احتمالا بعیدا والنص یحتملہ احتمالا ابعد دون المفسر لانہ لا یحتمل غیر المراد اصلا"۔

پھر ظاہر و نص کی قطعیت کے باب میں اختلاف اقوال پر محاکمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"والحق ان کلا منھما قد یفید القطع وھو الاصل وقد یفید الظن وھو ما اذا کان احتمال غیر المراد مما یعضدہ دلیل"۔ (تلویح ص۳۳۹)

الموت الاحمر ص۲۷ میں فرمایا

"تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر کما فی منتھی السؤل وفصول البدائع وغیرھما ثالث حقیقۃً تاویل نہیں تحویل ہے باعتبار زعم مرتکب یا تجریداً اس پر بھی اطلاق ہے۔ قول علماء لا یقبل التاویل فی الضروری میں ضروریہی مراد کہ ضروری میں غیر متعذر متعذر یہی معنی تاویل متعین میں متعین ورنہ متعین نہ ہو

ہاں متبین میں سب قسمیں ممکن"۔

پھر حاشیہ الموت الاحمر ص۳۱ میں فرمایا

"تقسیم تاویل کبھی یوں کی جاتی ہے کہ دلیل سے ہو تو صحیح اور شبہہ سے تو فاسد اور بزور زبان تو استہزاء ـــــــ زرقانی علی المواہب مقصد عبادات میں ان تینوں صورتوں کا بیان فرمایا کہ

ـ حمل الظاہر علی المحمل المرجوح ان کان لدلیل فصحیح او لشبھۃ ففاسد اولا لشئ فلعب لا تاویل"۔ مختصراً

دہلوی کے کلمات سے مسلمانوں کے قلوب کا زخمی ہونا ظہور و تبادر معنیٰ کفر و توہین کا اثر ہے نہ کہ دلیل تعین و نفی احتمال راسًا ـــــــ کوئی جاہل ہی اس سے راسًا نفی احتمال اور تعین پر احتجاج کرے گا ـــــــ امام اہلسنت قدس سرہٗ نے ۱۳۱۲ھ میں دہلوی کے قول گاؤخر کا شدید رد کرتے ہوئے فرمایا

"مسلمانو مسلمانو خدارا ان ناپاک ملعون شیطانی کلموں کو غور کرو۔ مسلمانو للہ انصاف کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قلم سے نکلنے کا ہے حاش للہ ـــــــ اس (دہلوی) نے کس جگرے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت بے دھڑک یہ صریح سب و دشنام کے لفظ لکھ دیئے ۔ اس خبیث بد دین (دہلوی) نے جو ہمارے عزت والے رسول دوجہاں بادشاہ عرش بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ **لعنتی کلمات** لکھے

انہوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا پھر ہم اسے اپنے سچّے پکّے اسلامی گروہ میں کیوں کر داخل کر سکتے ہیں۔" مختصراً

(کوکبۂ شہابیہ ص۳۰،۳۳)

پھر ۱۳۲۰ھ میں دیوبندیہ کی تکفیر قطعی کلامی کے گیارہ سال بعد ۱۳۳۱ھ میں جب دیوبندیہ نے براہِ مکر ایک فریبی سوال گڑھ کر بھیجا تو جواب میں امام اہلسنت قدس سرہٗ نے فرمایا

"صریح مقابل کنایہ ہے اسے ظہور کافی نہ کہ احتمال کا نافی۔ محققِ حیث اطلق نے فتح میں فرمایا ما غلب استعماله فی معنی بحیث یتبادر حقیقة او مجازا صریح فان لم یستعمل فی غیرہ فاولی بالصراحة۔ ہدایہ میں ارشاد ہوا انت طالق لا یفتقر الی النیة لانه صریح فیه لغلبة الاستعمال ولو نوی الطلاق عن وثاق لم یدین فی القضاء لانه خلاف الظاهر ویدین فیما بینه وبین اللہ تعالیٰ لانه نوی ما یحتمله۔ بہت فقہائے کرام کے نزدیک تکفیر میں بھی اسی قدر کافی ولہٰذا امثال اسماعیل دہلوی پر بحکم فقہائے کبار لزوم کفر میں شک نہیں جس کی تفصیل کوکبۂ شہابیہ سے روشن اور تحقیق اشتراط مفسر ہے یہی مسلک متکلمین اور یہی مختار و معتبر ہے"۔ (الموت الاحمر ص۵)

پھر چھ سال بعد ۱۳۳۷ھ میں دیوبندیہ نے "کوکبۂ شہابیہ" کی بحث فقہی اور "تمہید ایمان" کی

بحث کلامی کو جوڑ توڑ کر طلب تحقیق کے پردے میں وہی مکرر دوبارہ رچایا تو بفیض امامِ اہلسنت قدس سرہ ''الموت الاحمر'' میں حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مقام پر اسی فتوائے امام کی شرح میں فرمایا۔

''جو کلمہ اپنے صاف صریح متبین معنیٰ پر گستاخی و دشنام ہو ضرور اسے گالی ہی کہا جائے گا اور ضرور موجب ایذا ہو گا اگرچہ اپنے پہلو میں کوئی خفی بعید احتمال عدم دشنام رکھتا ہو مگر متعین ہرگز نہ ہو گا جب تک ہر ضعیف سا ضعیف بعید سا بعید احتمال بھی منتفی نہ ہو جائے یہ عدم تعین اس احتمال پر کہ شاید مراد قائل بعید وہ پہلوئے ابعد ہو صرف بطورِ متکلمین مقام احتیاط میں اسے تکفیر سے بچائے گا اس کے ارادہ پر ہم کو جزم نہ دے گا۔ نہ یہ کہ وہ گالی نہ رہے یا ایذا نہ دے بھلا اگر کوئی شخص جناب دہلوی و تھانوی صاحبان کو ایسا لفظ کہے تو کیا وہ اسے اچھا جان سکتے ہیں یا اس سے ایذا نہ پائیں گے کیا لفظ کان تک آتے ہی ذہن کو اپنے ظاہر متبادر معنیٰ کی طرف فوراً متوجہ نہیں کرتا اور جب وہ دشنام و قبیح ہیں تو کیا ایذا نہ دیں گے قطعاً دیں گے جس کا انکار نہ کرے گا مگر مکابر ــــــ تو واضح ہوا کہ گالی ہونا اور ایذا پانا نہ تعین پر موقوف نہ خاص معنی قبیح نیت قائل جاننے پر دلیل ـــ ــــــ جہاں نیت کا علم نہ ہو مجرد احتمال لفظ پر گستاخی و اذیت سے کیونکر خارج ہو جائے گا''۔ (الموت الاحمر ص ۳۲، ۳۳)

اس تمہید کو غور سے پڑھیے تفصیل درکار ہو تو کتب اصول و کلام کی طرف مراجعت کیجیے زیادہ استطاعت نہ ہو تو بنظر انصاف و بہ نگاہ عمیق "الموت الاحمر" ہی دیکھ لیجیے۔ فی الحال اپنے سوال و مقال پر جداگانہ نظر ارشادی لیجیے ـــــــــ آپ نے "الملفوظ" میں ارشاد امام

"بعینہٖ یہی تقویت الایمان میں لکھا"

کا مشارٌ الیہ لفظ ہی سمجھا۔ مفاد و مراد سمجھنا نہ لکھا اور پھر فرق قائلین نہ کیا کہ ظلمت وسوسہ کافور ہو کر انشراح صدر ہو جاتا ـــــــــ آپ پوچھتے ہیں اسماعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں کیا فرق ہے؟

جی وہی فرق ہے جو "المعتقد المنتقد، سیف الجبار، کوکبۂ شہابیہ، سل السیوف حتیٰ کہ تحقیق الفتویٰ ـــــــــ اور ـــــــــ المستند المعتمد، تمہید ایمان، وقعات السنان، الموت الاحمر" ـــــــــ سے ظاہر ہے۔

علامہ بدایونی کا دہلوی کو کافر نہ قرار دینا، امام اہلسنت کا دہلوی کے کفریات کی نسبت لزوم و تبین کی صراحت فرمانا اور علامہ خیرآبادی کا "تحقیق الفتویٰ" میں نیت و مراد دلی و قصد دلی کے الفاظ فرما کر لزوم و احتمال دکھا کر افضاء و تادّی کی تعبیر لا کر کفریۂ دہلوی کا لزوم و تبین آشکارا فرمانا ـــــــــ اور ـــــــــ عبارات دیوبندیہ پر دیوبندیہ کے رد و تکفیر میں "المستند و تمہید ایمان و وقعات السنان" وغیرہ کا اور ہی طرز پر آنا حتیٰ کہ عبارات دیوبندیہ کو صراحۃً صریح ناقابل تاویل و متعین فرمانا ـــــــــ عالم تو عالم ایک سوجھ بوجھ رکھنے والے طالب علم کو بھی عبارات دہلویہ اور عبارات دیوبندیہ میں فرق واضح باور کرا تا ہے

جی وہی فرق ہے جو کفریات دہلوی اور کفریات دیوبندیہ پر ردو مواخذہ وحکم میں حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کے فرق تعبیر سے ظاہر ہے کہ کفریات دہلوی پر **حکم کلمہ** بیان کرتے ہوئے فرمایا

"حضرات انبیاء اور سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلاۃ والسلام کی توہین وتنقیص کے کلمات اور ان کی شان میں بے ادبانہ بدگوئیوں اور گستاخیوں سے کتاب بھری ہوئی ہے ایسے کلمات بے شک کفر ہیں"۔ (اطیب البیان ص ۴۷۴)

اور وہیں جب کفریات دیوبندیہ پر دیوبندیہ کے کافر قطعی کلامی ہونے کو بیان کرنا ہوا تو کفریات دیوبندیہ کی یوں تعبیر فرمائی۔

"اسماعیل کے بعد وہابیہ کے اور دوسرے پیشواؤں نے شان انبیاء علیہم السلام میں **شدید گستاخیاں** کیں اور توہین کے **نہایت ناپاک کلمات** لکھے"۔ (اطیب البیان ص ۴۷۵)

آپ لکھتے ہیں کہ

"اسماعیل دہلوی کے وہ کون سے کفریہ جملے ہیں جن کی تاویل فاضلِ بریلوی نے کی ہے۔ (چمار سے بھی ذلیل) کفریہ قول بدتر از بول کی فاضل بریلوی نے کیا تاویل کی ہے (قول گاؤ وخرکی) فاضل بریلوی نے کیا تاویل کی ہے"۔

تو سنیئے! امام اہلسنت قدس سرہ جیسے وارث نبی، نائب رسول کا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ یہ منصب، نہ امام نے یہ کیا بلکہ دہلوی کے پیروؤں نے جو تاویلات کیں ان کا رد فرمایا ہے۔ دیکھیے "کوکبۂ شہابیہ" ص ۳۲

"وائے بے انصافی اگر کوئی تمہارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو۔ بس پاؤ تو کچا نگل جاؤ وہاں نہ تاویلیں نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر میں ڈالو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اس کی امامت و پیشوائی کا دم بھرو۔ ولی جانو امام مانو۔ جو اسے برا کہے اولٹی اسی سے دشمنی ٹھانو بدلگام کی بات میں سو سو طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلیں ڈھالو جیسے بنے اس کی بگڑی سنبھالو اس کی حمایت میں عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسِ پشت ڈالو۔ یہ کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسلام اسی کا نام ہے؟ ع اے راہ روپشت بمنزل ہشدار۔ مزہ یہ ہے کہ وہ خود تمہاری ساری بناوٹوں کا دربار جلا گیا۔ تقویۃ الایمان "یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولیے اور اوس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ"۔

نیر "کوکبۂ شہابیہ" ص۳۳ کا حاشیہ

"یہاں اس کے پیرؤں کی غایت معذرت وسخن سازی جو کچھ ہے یہ ہے کہ یہ کلام اس نے بقصد توہین نہ لکھا سوق سخن تاکید اخلاص کے لیے ہے مگر یہ بناوٹ اُسی قبیل سے ہے کہ ع لن یصلح العطاء ما افسدہ الدھر

قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر نہ ہوگا تو کیا وحی اترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا اور صریح لفظ شنیع و قبیح میں سوق کلام خاص بغرض توہین ہونا کس نے لازم کیا۔ کیا اللہ و رسول کو برا کہنا اُسی وقت کلمۂ کفر ہے جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے بُرا کہہ جائے کفر و کلمۂ کفر نہیں؟ علت وہی ہے کہ ان حضرات کے دلوں میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت نہیں ان کی بدگوئی کو ہلکا جانتے ہیں اس میں طرح طرح کی شاخیں نکالتے ہیں جیسے بنے اپنے امام کے کفریات سنبھالتے ہیں۔ شفا شریف صفحہ ۳۳ تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبھا الوجہ الثانی لاحق بہ فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد لہ ولکن تکلم فی جھتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر مما ھو فی حقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقیصۃ مثل ان یاتی بسفہ من القول او قبیح من الکلام و نوع من السب فی جھتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان ظھر بدلیل حالہ انہ لم یقصد سبہ اما لجھالۃ او ضجر او سکر او قلۃ ضبط لسانہ او تھور فی کلامہ فحکم ھذا حکم الوجہ الاول القتل من دون تلعثم اھ مختصراً یعنی اس کا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شانِ اقدس کرے دوسری صورت اسی کی طرح روشن و ظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص و تحقیر کا قصد کرے نہ اُس کا معتقد ہو مگر حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمۂ کفر بول اٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ یا بُری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگرچہ اُس کے حال سے ظاہر ہو کہ اُس نے مذمت و توہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشہ میں بک دیا یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہوا اس صورت کا حکم بعینہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف ۔ ۱۲ منہ“

جیساکہ علامہ فضل حق خیرآبادی، حضرت صدر الافاضل اور شیر بیشۂ سنت وغیرہم علمائے اہلسنت نے ”تحقیق الفتویٰ، اطیب البیان، جمال الایمان والایقان بتقدیس محبوب الرحمٰن“ وغیرہا کتب ردوہابیہ میں یہی کیا ہے

یہ تعبیر آپ نے بے سوچے سمجھے انجانے میں کی ہے یا سوچ سمجھ کر قصداً کسی دل کی دبی کا اشعار کیا ہے ؟ ـــــ رہی دہلوی کفریات میں من حیث اللفظ والاستعمال مع حیثیۃ القائل ـــ وہ گنجائش تاویل جس کی بنا پر امام اہلسنت قدس سرہ نے تکفیر دہلوی سے کف لسان فرمایا

وہ وہی گنجائش تاویل ہے جو علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہٗ کو ”المعتقد المنتقد“ میں دہلوی کی تکفیر قطعی کلامی سے مانع آئی ـــــ اور علامہ ممدوح نے اسے صرف مخالفِ اہلِ سنت کہنے پر اکتفا فرمایا جیساکہ اس کا بیان شافی ”تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل“ میں ہے وہی گنجائش تاویل ہے جو علامہ ممدوح کو ”سیف الجبار“ میں بھی دہلوی کی تکفیر قطعی کلامی سے مانع آئی اور موصوف نے بغرض رد نقل تکفیر پر اکتفا فرمایا اور دہلوی بکواسوں کو

صاف صراحۃً بے دینی اور خلاف عقیدۂ اہلسنت فرمایا جیساکہ اس کا بیان تفصیلی تقدیمِ "تحقیق جمیل" میں ہے

وہی گنجائش تاویل ہے جس کی بنا پر حضرت بابرکت گل بوستان علم و معرفت حضرت مولانا سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ مارہروی قدس سرہ نے روافض و خوارج کے علاوہ تکفیر وہابیہ ماضیہ میں عرب و عجم کے علمائے اہلسدنت کے درمیان اختلاف دکھلایا ——— کہ فرمایا

"جن **اکابر دین** نے عرب و عجم میں خوارج و روافض کو باوجود ان کے کلمہ گو ہونے اور ہمارے قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے کے گمراہ یا کافر کہا اور ان کے رد کو امر ضروری بتایا اور ان سے بغض رکھنے ان کی اہانت کرنے کو امر شرعی دینی مانا وہ سب حضرات مخالف ندوہ کے ہیں.

اور ندوہ ان کے مخالف ہے ——— اسی طرح وہ سب **حضرات حرمین شریفین** اور ہندوستان کے جو **وہابیہ** کو گمراہ یا **کافر** ٹھہرا کر ان کے رد میں مشغول ہوئے وہ سب ندوہ کے مخالف ہیں اور ندوہ ان کے مخالف ہے"۔ (رغم الہازل ص ۱۲)

اور پھر تکفیر وہابیہ کرنے والے علمائے اہلسنت کے حکم و فتویٰ سے وہابیہ کی تکفیر نہ کرنے والے بلکہ وہابیہ کو صرف گمراہ کہنے پر اکتفا کرنے والے علمائے اہلسنت پر کچھ الزام نہ مانا حتی کہ خاص بحث تکفیر دہلوی میں "تحقیق الفتوی" کا ذکر کیا مگر اس میں مذکور تکفیر کی نسبت **کلمات دہلوی** کی طرف کی۔ **دہلوی** کی طرف نہیں کی ——— کہ فرمایا

"مولوی اسماعیل کی کتاب "تقویۃ الایمان" وغیرہ کا حال تو یہ ہے کہ خاص دہلی میں خود مولوی اسماعیل کی حیات و زمانہ میں جناب مولانا مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی نے کتاب "تحقیق الفتوی" تصنیف فرمائی جس میں مولوی اسماعیل کے ان **کلمات کفریہ** کا **کفر** ثابت کیا۔" (رغم الھازل ص۲۲)

وہی گنجائش تاویل ہے جسے خود صاحب "تحقیق الفتوی" علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ نے خاص مقام بیان حکم میں "تاویلاتِ دور از کار" (سیف الجبار ص۶) سے تعبیر فرمایا

وہی گنجائش تاویل ہے جس کو علامہ خیرآبادی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ

"اگر قائل یہ تاویل کرے کہ میرا مقصد نفس ذات کے لحاظ سے امکان ذاتی ہے اور حقیقت انسانی کے اعتبار سے ممکن ہے کہ فقیر کو بادشاہ پر تسلط حاصل ہو جائے تو کوئی شخص اس تاویل کو قبول نہیں کرے گا کیونکہ عرف میں امکان ذاتی ہر گز متبادر نہیں ہے اور کسی کی سمجھ میں نہیں آتا، معنی متبادر خود اپنا کام کرتا ہے، تاویل اس کی تلافی نہیں کر سکتی"۔ (تحقیق الفتوی ص۱۵۵)

وہی گنجائش تاویل ہے جو حضرت صدر الافاضل کو دہلوی کے "چمار سے بھی زیادہ ذلیل" قول پر دہلوی اور اس کے **پیروؤں** کی تکفیر سے مانع آئی ـــ اور حضرت صدر الافاضل نے دہلوی اور اس کے پیروؤں کو "ظالم و بدنصیب" کہنے پر اکتفاء فرمایا جیسا کہ اطیب البیان ص۴۶۹ میں ہے۔

"کیا اس لفظ سے انبیاء کی توہین نہیں ہوتی ہے ـــــ ظالموں سے پوچھو یہ کہاں سے کہتے ہو۔ یہ بد نصیب مقبولان بارگاہ کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہتے ہیں۔"

وہی گنجائش تاویل ہے جو حضرت صدر الافاضل کو دہلوی کے "قول گاؤخر" پر دہلوی کی تکفیر سے مانع آئی اور اس مقام پر حضرت صدر الافاضل نے دہلوی کے قول کو کفری قول کہہ کر دہلوی کو بے دین اور بد دین کہنے پر اکتفا فرمایا جیسا کہ اطیب البیان ص۱۹۹ میں ہے

"اسماعیل نے "صراط مستقیم" میں کفری قول لکھا ـــ اس بے دین کو نہ سوجھا۔ دیندار اور بد دین میں یہ فرق ہے جو اسماعیل کی عبارت اور امام حجۃ الاسلام غزالی اور حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کی عبارتوں میں ظاہر ہے۔"

اگر آپ یہاں اپنا متمسک اسے ٹھہرائیں جو آخر "اطیب البیان" میں لکھا گیا کہ

"اسماعیل کی نسبت یہ مشہور تھا کہ اس نے اپنے تمام اقوال سے توبہ کر لی تھی۔"

تو اس پر سر دست اتنے ہی کلام کا جواب دیں کہ آپ نے اسے اپنے لیے نہ سہی حضرت صدر الافاضل کے لیے کیونکر مانا؟ ـــ جب کہ امام اہلسنت قدس سرہ کا کفریات دہلوی کی نسبت ظہور و تبین فرمانا آپ کو منظور نہ ہوا ـــــ یا اسے حضرت صدر الافاضل کے لیے بھی آپ نہیں مانتے اور ان پر بھی ایسا ہی اعتراض قائم کرتے ہیں؟ یا ایک سرکش طاغی کی طرح امام اہلسنت قدس سرہٗ کے علاوہ حضرت صدر الافاضل کی بھی تکفیر کے لیے

آپ پر تول رہے ہیں ؟

خاتم سخن در ہدایت خصوصی بہ روش اہل سنن

علمائے اسلام میں سے جس کسی نے جس کسی قائل کلمۂ کفر کی تکفیر سے اختلاف کیا اور اس کی عدم تکفیر کا قول کیا ہے مثلاً تبرائی روافض جو تبرائے ملعون کے قائل اور زعم امام معصوم صاحب وحی باطن کے مرتکب ہوئے وغیرہ ایسے ہر مقام پر تاویل و پہلوئے اسلام آپ جانتے ہیں ؟ اگر ہاں تو صاف ادعا تحریر کر دیجیے اور مقام اثبات میں بے شمار سوالات کے لیے تیار ہو جائیے — اور اگر نہیں جانتے تو ان ہزارہا ائمۂ دین و فقہائے محققین کی بارگاہ میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

کیا وہی خیال ملعون جو ایک سرکش طاغی امام اہلسنت قدس سرہٗ کی بارگاہ میں رکھتا ہے ؟ ہاں تو لکھ دیجیے تاکہ آپ کی مذہبی حالت آشکارا ہو جائے اور اماماں دین اساطین اسلام کی بارگاہوں میں آپ کی کفری جسارت عوام مسلمین پر بھی ظاہر و واضح ہو جائے اور اگر اس ناپاک جسارت سے ان حضرات کی بارگاہوں میں آپ اجتناب برتتے اور احتمال اسلام تک اپنی رسائی نہ ہونے سے ان حضرات کو عدم تکفیر پر مورد الزام نہیں ٹھہراتے بلکہ اسے اپنی کوتاہ فہمی اور اپنی نظر کا قصور جانتے ہیں بلکہ ان حضرات کی بارگاہ میں ایسی کفری ملعون جرأت و جسارت کے تصور سے بھی تھراتے ہیں تو امام اہلسنت قدس سرہ کی بارگاہ میں یہی روش سالم منقذ من الضلال موصل الی حسن المآل چلنے سے آپ کو کیا مانع ہے ؟ باآنکہ امام اہلسنت قدس سرہ تکفیر دہلوی سے اپنے کف لسان کے منشا کی صاف تصریح بھی فرما رہے ہیں کہ

"لزوم والتزام میں فرق ہے۔ اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات' اور قائل کو

کافر مان لینا اور بات — ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک

ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے"۔

(حاشیۂ کوکبۂ شہابیہ ص۶۱)

بلکہ "الموت الاحمر" ص۳۴ میں یہاں تک تصریح موجود کہ

"نیت نہ معلوم ہونے ہی کا تو سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ

مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ"۔

اور دہلوی کی تکفیر کرنے والے علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمتہ والرضوان بھی "تحقیق الفتویٰ" میں اپنی نفیس بحثوں سے کفریات دہلوی کا لزوم وتبین ہی آشکارا فرمارہے ہیں جیساکہ اس کا دافع ظلمات، کاشف شبہات بیان باصواب مع شہادات وتائیدات علمائے سلف' حجج خلف' کتاب مستطاب "کشف نوری" اور تصنیف لطیف "تحقیق جمیل" اور اس کی تقدیم نفیس نیز "لمعات ثلثہ" و "حکم شرعی بر ہفوات ادیبی" میں ہے

اشرفی صاحب! یہ آپ کے سو سوالوں کا ایک جواب ہے اور نہایت کاشف حجاب و دافع عجاب و باصواب ہے جو آپ کی طبع بے راہ روی کرے تو اسے کجی سے لگام دے کر صراط مستقیم یعنی اہلسنت کے مسلک قویم و قدیم پر چلائے گا — بشرطیکہ آپ چلنا چاہیں۔ قبول حق میں نہ شرمائیں ۔ ہلاکت اُخروی پر جسارت نہ کریں اپنی فانی و نقش بر آب آن بان سے دھوکہ کھا کر تسلیم حق وصواب کو این وآں پر نہ ٹالیں اور توفیق اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے — وہی مالک ہدایت وولی ارشاد ہے اسی کے لیے

ساری خوبیاں ہیں اور اس کی بے شمار رحمتیں برکتیں اور سلامتیاں ہوں اس کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کا ارشاد ہے لایزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ۔ اور حضور کے برگزیدہ آل واصحاب پر یہاں تک کہ حشر قائم ہو اور ہم جیسے غلامان سرکار گنہگاران بے شمار ان کی رحمت و رأفت سے وافر حصہ پائیں۔ الٰہی آمین

غلام رسول نوری

محرر نوری دارالافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدرالاسلام مانا پار بہریا

پوسٹ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور (یوپی) ۲۷۱۶۰۴

۲۵ر شوال المکرم ۱۴۲۲ھ